اسلام
اور جدید دور

محمد عاصم مجید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قاری محمد شاہد چشتی صاحب کے ذوقِ مطالعہ

کی نذر

خاکِ درِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

محمد عاصم حمید قادری

اسلام اور جدید دور

Marfat.com

Printed & Published By:

BOOK CORNER

Printers, Publishers & Booksellers
Main Bazar Jhelum, Pakistan
Tel: (92) 0544-624306 **Cell:** 0300-9570185
Email: info@bookcorner.com.pk

BOOK CORNER SHOWROOM

Opposite Iqbal Library, Book Street, Jhelum
Tel: (92) 0544-614977 **Cell:** 0333-5844622 / 0321-5440882
Email: showroom@bookcorner.com.pk

www.bookcorner.com.pk

Marfat.com

اِسلام اور جدید دَور

محمد عاصم مجید

بک کارنر پرنٹرز، پبلشرز اینڈ بک سیلرز مین بازار جہلم
شوروم: "بک کارنر شوروم" بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم

marfat.com
Marfat.com

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں!

نام کتاب: اسلام اور جدید دور

مصنف: محمد عاصم مجید

پروف ریڈنگ: قاری محمد حنیف

میر محمد یونس قاسمی

پروفیسر محمد فیضان

محمد محسن مجید

اشاعت: 2006ء

کمپوزنگ و پرنٹنگ: بک کارنر پرنٹرز، پبلشرز اینڈ بک سیلرز مین بازار جہلم

Tel: (92) 0544-624306 / 0544-614977
Cell: 0300-9570165 / 0333-5844622
Email: bookcornerjm@yahoo.co.in
Web: www.bookcorner.com.pk

قیمت: -/150 روپے

Other Countries: €12; $15 USA; £10 UK

marfat.com

Marfat.com

ھدیہ بحضور

میرے آئیڈیل

دُنیا کے سب سے بڑے لیڈر،

دُنیا کے سب سے بڑے سائنسدان اور دُنیا کے عظیم ترین اِنسان

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام

کہ جن کی کہی ہوئی باتوں پر ریسرچ کر کے آج جدید سائنس

نے ترقی کی وہ منازل طے کر ڈالیں جو آپ ﷺ

کے فرامین کے بغیر ناممکن تھی......!

marfat.com

Marfat.com

حق باھوؒ سچ باھوؒ

بفیضانِ نظر

سلطان العارفین
میرے پیرومرشد حضرت سخی سلطان باھوؒ

الف اللہ چنبے دی بوٹی مرشد من میرے وچ لائی ھو
نفی اثبات دا پانی ملیس ہر رگے ہر جائی ھو
اندر بوٹی مشک مچایا جاں پھلاں تے آئی ھو
جیوے مرشد کامل باھو جیں ایہ بوٹی لائی ھو

marfat.com

Marfat.com

اِنتساب

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِیْ صَغِیْرًا ○

محترمہ والدہ معظمہ

اور

محترم والد جناب الحاج عبدالمجید

کے نام

جن کی دعاؤں سے آج میں اس مقام پر پہنچا!

محمد عاصم مجید

marfat.com

Marfat.com

☆

حرفِ آغاز

نام لیوا یہ تیرا یوں تو بہت کم لکھتا ہے
جب بھی لکھتا ہے تو بادیدۂ نم لکھتا ہے
سینکڑوں بار میری سوچ وضو کرتی ہے
تب کہیں جا کے تیرا نام قلم لکھتا ہے

☆

marfat.com
Marfat.com

فہرست

تعارف وتبصرہ 11
مقدمہ 14
"اسلام اور جدید دور" پر ایک نظر 16
مؤلف وتالیف ایک طالبہ کی نظر میں 19
کچھ میری زبان میں 21

☆☆☆

وضو اور جدید سائنس 24
اچھا نام اور جدید سائنس 35
لگن، محنت، اسلام اور جدید سائنس 42
والدین کی اطاعت اور جدید سائنس 53
ان فی الصلوٰۃ شفاء اور جدید سائنس 59
مسائل روزہ اور جدید سائنس 66
قرآن اور جدید سائنس 76
مسواک اور جدید سائنس 84
اُستاد کا احترام اور جدید سائنس 93
طالب علمی میں ثابت قدمی اور جدید سائنس 97

marfat.com

Marfat.com

روزہ اور جدید سائنس 101
اصطلاحات نماز اور جدید سائنس 109
ماں کا دودھ اور جدید سائنس 116
حسد اور جدید سائنس 125
جھوٹ اور جدید سائنس 129
مومن کی نظر فراست اور جدید سائنس 133
بچوں کو محبت بھرا خط، اسلام اور جدید سائنس 138
نگاہوں کی حفاظت اور جدید سائنس 144
احمق کا سنت نبوی ﷺ میں احترام اور جدید سائنس 148
تربیت اولاد، والدین اور جدید سائنس 155
بچوں کو حسد و بغض سے بچانا اور جدید سائنس 162
مصافحہ اور جدید سائنس 166
کتابیات 174

☆☆☆

marfat.com

Marfat.com

تعارف و تبصرہ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ!

فامابعد! یہ کہ دین اسلام آخری دین ہدایت ہے اور جناب ختمی مرتبت حضرت رسالت مآب محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات والاصفات آخری پیغمبر ہدایت ہیں اور قیامت تک کے لئے آپ کا سلسلہ رشد و ہدایت قائم رہے گا۔ (انشاء اللہ)

"دین اسلام": [RELIGION-ISLAM] جو کہ آخری آسمانی دین ہدایت ہے اس کی تعلیمات و فیوضات و برکات جامعیت پر مبنی ہیں: کیوں نہ ہو ارشاد خداوندی ہے:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا! [الآیۃ]

ترجمہ: "[یہ کہ اے افرادِ نسلِ انسانی!] آج کے روز میں نے تم پر تمہارا [آخری] دین [ہدایت] مکمل کر دیا ہے۔ اور میں نے [دین حق کے اتمام کی صورت میں] تم پر اپنی نعمت کو تمام کر دیا ہے۔"

اور پھر آنحضرت رسالت مآب فخر دو عالم محمد رسول اللہ ﷺ نے جس طرح پیغمبرانہ عزم و ہمت سے دینِ اسلام اور قرآنی [QURANIC] انکشاف نظام و نظریہ خلافتِ الٰہیہ کے منصب کو پورا فرمایا وہ اسلام کی تاریخ ہی نہیں بلکہ تاریخ عالم کا ایک عدیم النظیر اور درخشندہ و تابندہ واقعہ ہے!

marfat.com

Marfat.com

آپ ﷺ کی وفات حسرت آیات کے بعد آپ ﷺ کے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس مقدس مشن [Mission] کو نہایت خلوص وعزم وہمت سے آگے بڑھایا اور دین اسلام کے مقدس پودے کو مقدس خون سے سینچ کر آبیاری کی اور بالآخر اسے نخل تناور میں تبدیل کر دیا یہ بھی ایک عدیم النظیر مقدس داستان ہے!

بہرکیف، دین اسلام [RELIGION-ISLAM] قیامت تک کے لئے ایک لازوال نعمت ہے!

''دینِ اسلام'' نے قرآنی نظمِ اجتماع کے باوصف افرادِ نسلِ انسانی کو اجتماعیت کی فکری وعملی لڑی میں پرو کر ایک بے مثال انقلاب بپا کیا ہے کہ جس کے افادات پر اور فکری وعملی تعلیمات پر اسلام کی تاریخ گواہ ہے! اور دنیائے انسانیت کو ملتِ واحد میں تبدیل کر کے تمام دنیوی تفاخر کو مٹا دیا اور سب کو بھائی بھائی بنا دیا!

ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب مرحوم نے کیا خوب فرمایا:

فرد قائم ربطِ ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں!
موج ہے دریا میں اور بیرونِ دریا کچھ نہیں!

مختصر یہ کہ اس موضوع پر کافی طبع آزمائی ہو چکی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہوتی چلی جائیں گی!

موجودہ دور میں جبکہ سائنسی ترقیات وایجادات اپنی گوناگوں اقسام کے باوصف بامِ عروج پر پہنچ چکی ہیں۔ یہ سوال معاً! ابھرآتا ہے کہ کیا مذہب [RELIGION] سائنس اور جدید دور کے تقاضوں پر پورا اتر سکتا ہے؟

تو اس سلسلے میں ہمارے عزیز محترم جناب محمد عاصم مجید صاحب دامت برکاتہم نے بھی بعنوان ''اسلام اور جدید دور'' [ISLAM AND MODERN AGE] کے عنوان سے ایک شاہکار کتاب ترتیب دی ہے کہ جو درج ذیل عنوانات پر مشتمل ہے:

۱۔ ''وضو اور سائنس''
۲۔ ''اچھا نام اور جدید سائنس''
۳۔ ''نماز اور جدید سائنس''

marfat.com

Marfat.com

۴۔ ''مسائلِ روزہ اور جدید سائنس''

۵۔ ''والدین اور جدید سائنس''

۶۔ ''مسواک اور جدید سائنس'' وغیرہ۔

عنوانات کے باوصف عزیز محترم جناب محمد عاصم مجید صاحب مدظلہٗ نے ماشاء اللہ تعالیٰ دینِ اسلام کی پاکیزہ تعلیمات اور بنیادی اخلاقی مسائل پر بہترین قلمی تبادلۂ خیال کیا ہے۔ ناچیز نے جستہ جستہ اوراق کتاب کو ملاحظہ کیا ہے ماشاء اللہ تعالیٰ نہایت عمدہ پایہ کی چیز ہے۔

محترم جناب محمد عاصم مجید صاحب مدظلہٗ کے خامۂ عنبر شمامۂ رقم میں سے ایک جواہر ریزہ موسومہ ''حرف حرف خوشبو'' کی صورت میں پیشتر ازیں قارئینِ کرام کی نظر سے گزر کر معروف و مقبول ہو چکی ہے اور ہمیں یہ کہتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے کہ آپ کی موجودہ کتاب ''اسلام اور جدید دور'' بمصداق:

نقاشِ نقشِ ثانی بہتر کشد ز اوّل!

پہلے اثرِ خامہ سے یقیناً بڑھ کر ہوگی۔ ماشاء اللہ! کتاب کی ضخامت مناسب اور زبان اور بیان نہایت عمدہ ہے اور پھر موضوع قارئین کرام کے مزاج کے موافق!

ہم بدرگاہِ قاضی الحاجات دستِ بہ دعا ہیں کہ عزیزم محمد عاصم مجید مدظلہٗ کا موجودہ جواہر ریزہ بھی آپ کی بارگاہ میں قبول ہو اور قارئین کرام میں دلچسپی کی نگاہ سے ملاحظہ کی جائے اور پروردگارِ عالم عزیزم کو آئندہ بھی ایسی خدمات کا موقع عنایت فرماتے رہیں گے!

والسلام

آپکا مخلص: راجہ طارق محمود نعمانی

ایڈووکیٹ ہائیکورٹ

سول لائن جہلم

marfat.com

Marfat.com

مقدمہ

اقبالؒ نے اپنی پُر حکمت شاعری کا موضوع ملتِ اسلامیہ کے نوجوان کو بنایا کہ نوجوان ہی فی الواقع ملت کا سرمایہ افتخار ہیں نوجوان اگر بے راہ روی، کج اخلاقی اور گمراہی کا شکار نہ ہوں اور خوش قسمتی سے ان میں قوم و ملت کی تڑپ ہو تو ہر طرح کے مقاصد تک رسائی آسان ہو جاتی ہے اور پھر ''منزل ما دور نیست'' والا معاملہ دکھائی دینے لگتا ہے مگر ملتِ بیضاء کے اکثر نوجوان دورِ جدید کی مادی زندگی کے مضر اثرات سے اپنا دامن بچا نہیں سکتے ان کی حس حمیت پر اوس پڑ گئی ہے اور خودی کے جوہر سے محروم ہیں اپنے دین کی اجلی، سنہری تعلیمات اور قابل نمونہ نقوش کی بجائے عاقبت نا اندیش اغیار کے طریقوں اور ان کی مشابہت میں پڑ کر صرف نام کے مسلمان ہی رہ گئے ہیں۔ یہ وہ نوجوان ہیں جن کے قلب سوز سے خالی اور روحیں احساس سے بیگانہ ہیں۔

قنوط و انحطاط کے ایسے ناگفتہ بہ دور میں عنفوان شباب کی دہلیز پر قدم رکھنے والے رومیِ کشمیر کے دیس کے محمد عاصم مجید کی دین دوستی اور اسلام کی آفاقی تعلیمات کے احقاق و اثبات ہائے پختہ، سنجیدہ اور متین افکار و نظریات سے مزین کتاب ''اسلام اور جدید دور'' کی اشاعت دردمند مسلمانوں کے لئے امید افزاء اور حیرت انگیز ہے کہ ابھی سارے نوجوان مغربی زندگی کی نذر نہیں ہوئے اور بھارت نوازی کی بھینٹ نہیں چڑھے اور یقین ہوا کہ:

''ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی''

انشاء اللہ ایسے پُرعزم اور متین فکر نوجوان ہی اسلام کی عظمت رفتہ کے لوٹانے کا سامان کریں گے۔

Marfat.com

زیر نظر کتاب میں اسلامی عبادات واخلاقیات اور تعلیمات کے نتائج وثمرات اور فوائد وعواقب کی نوجوان مصنف نے سائنسی توجیہات اور تشریحات نیز اسلامی اور مغربی مفکرین کے نظریات اور فرمودات سے تائید پیش کی ہے کہ اسلام کی ہر تعلیم دنیوی اور اخروی اعتبار سے انسانوں کے لئے فائدہ مند ہے اور اس سے دوری سخت نقصان کا سبب ہے عبادات کے حوالے سے ان کی تحقیق کا نچوڑ یہ ہے کہ ان کا باقاعدہ انتظام، اہتمام، التزام اور دوام صحت کا ضامن اور اخروی سعادتوں کا باعث ہے۔

انھوں نے اخلاقیات کے حوالے سے بطور خاص بچوں اور طلباء کو موضوع بنایا ہے کہ عمر کے اسی حصے میں سنورنے اور بگڑنے کی شروعات ہوتی ہیں۔ فاضل مصنف نے عملاً ان کی اصلاح کی تجاویز پیش کی ہیں اور طلباء کی تعلیمی دلچسپی وثابت قدمی کے لئے بھی قابل عمل حل رکھا ہے۔

آج کا معاشرہ استاد کے ادب واحترام کی خوبی سے ناشناس ہے انھوں نے اس خوبی کو بھی اجاگر کرنے کی سعی کی ہے اور ذرائع علم میں استاد کا مقام واضح کیا ہے جواں سال مصنف سائنس اور کمپیوٹر کے طالب علم ہیں اور گزشتہ چند سالوں سے دینیات کا گہرا مطالعہ کر رہے ہیں اور وہ دور جدید کی ایجادات اور انکشافات کو اسلامی تعلیمات کی کسوٹی پر پرکھ رہے ہیں اور مسلمانوں میں یہ احساس پیدا کر رہے ہیں کہ بجائے احساس محرومی کے احساس یقین پیدا کریں کیونکہ یہ ساری ڈویلپمنٹ دین متین کی مرہونِ منت ہے۔ محمد عاصم اپنے تازہ بہ تازہ مطالعہ اور نوع بہ نوع خیالات سے مکمل مستفید کرا رہے ہیں۔

اور امید ہے کہ ان کی ایسی مزید کتب منصۂ شہود پر آئیں گی۔ فقیر ان کی درازیٔ عمر، متانتِ فکر، قلم کی جولانی اور عزت ووقار نیز نیک نامی میں ڈھیروں برکتوں کے لئے دعا گو ہے۔ (آمین بجاہ سید المرسلین)

استاد العلماء

حضرت علامہ مولانا قاری محمد حنیف جلالپوری نعیمی

صدر نعیمیہ ٹرسٹ جلالپور جٹاں

marfat.com

Marfat.com

''اسلام اور جدید دور'' پر ایک نظر

انسانی زندگی میں روح کی اہمیت مسلمہ ہے اور روح کا سکون اسلامی تعلیمات میں پوشیدہ ہے۔ زندگی کی بے راہ روی اور گناہوں کا مرض انسان کو دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے۔

حضرت شبلی نے ایک حکیم صاحب سے کہا کہ مجھے گناہوں کا مرض ہے۔ اگر اس کی دوا آپ کے پاس ہو تو مجھے عنایت فرمایئے۔ یہ باتیں ہو رہی تھیں اور سامنے میدان میں ایک شخص تنکے چننے میں مصروف تھا۔ اس نے سر اٹھا کر کہا:

''جو تجھ سے لو لگاتے ہیں وہ تنکے چنتے ہیں۔''

شبلی! یہاں آؤ میں اس کی دوا بتاتا ہوں:

''حیا کے پھول، صبر و شکر کے پھل، عجز و نیاز کی جڑ، غم کی کونپل، سچائی کے درخت کے پتے، ادب کی چھال، حسن اخلاق کے بیج یہ سب لے کر ریاضت کے ہاون دستہ میں کوٹنا شروع کر دو اور اشک پشیمانی کا عرق ان میں ملاتے رہو۔ ان سب کو دل کی دیگچی میں بھر کر شوق کے چولہے پر پکاؤ، جب سب پک کر تیار ہو جائے تو صفائے قلب کی صافی میں چھان لینا اور شیریں زبان کی شکر ملا کر محبت کی تیز آنچ دینا۔ جس وقت تیار ہو کر اترے تو اس کو خوف خدا کی ہوا سے ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا۔''

حضرت شبلی نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو وہ دیوانہ غائب ہو چکا تھا۔

وہ جو بیچتے تھے دوائے دل
وہ دکان اپنی بڑھا گئے

Marfat.com

زیرِ نظر کتاب "اسلام اور جدید دور" کے مصنف محمد عاصم مجید بھی ایک ایسا دیوانہ ہے۔ جو عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے سرشار دینِ اسلام سے محبت کرنے والا ہے اور اس کا عملی زندگی میں نفاذ چاہتا ہے اور اپنی صدا اس خوف زدہ معاشرے میں بلند کرتا نظر آتا ہے۔

نوعمری میں ہی محمد عاصم مجید کو مطالعہ کی جولت پڑی ہے۔ یہ کتاب اسی ذوق مطالعہ کا نتیجہ ہے۔ کتاب کے عنوانات اور تفصیلات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ محمد عاصم مجید نے اسلامی مفکرین کے ساتھ ساتھ مستشرقین کی تحقیق سے بھی استفادہ کیا ہے۔ بڑی محبت اور عرق ریزی سے اپنے پیغام کو معاشرے کے نوجوان طبقہ میں پہنچانے کی کامیاب کوشش کی ہے:

"وضو اور جدید سائنس"

"اچھا نام اور جدید سائنس"

"نماز اور جدید سائنس"

"مسائل روزہ اور جدید سائنس"

"والدین اور جدید سائنس"

"مسواک اور جدید سائنس"

جیسے ابواب خاصے کی چیز ہیں اور ہماری شخصیت وکردار پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

کتاب کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ محمد عاصم مجید اپنے معاشرے کے نوجوان طبقہ کو کردار کی بلندی پر دیکھنا چاہتے ہیں۔

اچھا نام انسانی زندگی پر اچھے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اور برا نام برے اثرات۔ اسحٰق بن نصر عبدالرزاق معمر زہری ابن مسیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد (یعنی معمر زہری کے دادا) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے پوچھا:

"تمہارا نام کیا ہے؟" کہا: "حزن" (پتھریلی زمین)

آپ نے فرمایا:

"تو سہل ہے۔"

نرم زمین ہے (یعنی حزن کو بدل کر سہل کر دے۔)

marfat.com

Marfat.com

انہوں نے کہا کہ میں اس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے۔ ابن مسیّب کا بیان ہے کہ اس کے بعد ہمارے خاندان میں سختی برابر رہی۔ ''صحیح بخاری''

محمد عاصم مجید نے ثابت کیا ہے کہ مضافات میں رہ کر بھی مرکزیت جیسا کام کیا جا سکتا ہے۔ عاصم مجید کی عمر کے لڑکے ابھی کھیل کود میں مشغول رہتے ہیں۔ مگر اس نوعمر مصنف پر خدا کا فضل ہے کہ نامساعد حالات کے باوجود معاشرے کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا ہے۔

محمد عاصم مجید کی سطر سطر سے عشقِ رسول ﷺ ٹپکتا نظر آتا ہے۔ یہ دینی ماحول اسے اپنے والدین اور اساتذہ کی طرف سے ملا ہے۔ جسے اس نے سنبھال کر اپنا علمی سفر جاری رکھا ہوا ہے۔ آنے والے دنوں میں محمد عاصم مجید ایک اچھا نثر نگار بن کر ادبی دنیا میں نام پیدا کرے گا۔

''اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ''

پروفیسر محمد فیضان
گورنمنٹ ڈگری کالج برنالہ

marfat.com

Marfat.com

مؤلف وتالیف ایک طالبہ کی نظر میں

اکو تیری اوٹ پناہ خدایا ہور نہیں کجھ بجھدا
جس دیوے نوں آپے بالیں اوکد کسے تیں بجھدا

محترم مصنف نے جس دانشمندی سے جدید دور کے حالات و واقعات اور مختلف مسائل کا احاطہ اسلام کے نقطہ نظر سے اس کتاب میں کیا ہے۔ وہ قابل صد ستائش ہے۔ مصنف نے ہر موضوع کو مختصر مگر جامع انداز میں بیان کیا ہے۔ مشکل تصوارات اور نقاط کی تشریح سادہ اور قابل فہم انداز میں کر کے صاحب تالیف نے ہر بات کو خاص و عام کے لئے قابل سمجھ بنا دیا ہے۔

مصنف نے گہرے مشاہدے، مطالعہ و تحقیق کے بعد جدید دور کے حالات اور مسائل کو اسلامی تعلیمات کی رو سے اس جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ کہ اس کی وسعت دل و دماغ کے پردے کھول کر روح کو سیراب کر جاتی ہے۔

نوجوان مصنف نے مستشرقین کی سروے رپورٹس جن میں امریکہ، آسٹریلیا، کینیڈا، انگلینڈ، جرمن کے ماہر ڈاکٹرز کے علاوہ پاکستان کے مایہ ناز اور مسلم امہ کے ممتاز ڈاکٹرز اور حکماء کے اقوال کو مرتب کیا ہے۔ محمد عاصم مجید نے علمی، سائنسی اور تحقیقی طور پر جدید دور کو مدنظر رکھ کر ثابت کیا ہے کہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہی نہیں بلکہ سرمایہ حیات بھی ہے۔ اور تمام مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے چاہے کوئی ڈاکٹر، انجینئر، پروفیسر، اسکالر، جرنیل، سائنسدان یا سیاستدان ہو وہ حضور ﷺ کے فرامین سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ دوسرے مذاہب کے لوگ اسلام کی روشنی سے منور ہو کر دائرہ اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اس لحاظ سے بھی نوجوان مصنف کی یہ کاوش قابل ستائش ہے۔ محمد عاصم مجید نے

Marfat.com

اپنی کتاب ''اسلام اور جدید دور'' میں اپنے تمام موضوعات کو اسلام اور جدید سائنس کے بالکل پیش نظر اور آقا ﷺ کے اقوال کی روشنی اور موجودہ دور کے سائنسدانوں اور اسکالروں کی تحقیقات کو جس انداز میں پیش کیا ہے۔ وہ ایک نہایت مشکل کام ہے۔ مگر نوجوان مصنف نے بڑے احسن طریقے سے سرانجام دیا ہے۔ کتاب ہٰذا کے مصنف و محقق عزیز القدر محمد عاصم مجید نے نوعمری میں اس کتاب کو بڑی محنت، تحقیق اور دورِ جدید کے تقاضوں کے عین مطابق لکھ کر عالم اسلام میں ایک اور سنہری باب کا اضافہ کیا ہے۔

اس کتاب میں آپ کو آقا ﷺ کی سچی محبت نظر آئے گی۔ کتاب کی افادیت خود بخود قاری کے دل کو چھولے گی۔ کیونکہ

مشک انست کہ خود بوید نہ کہ عطار گوید

یعنی خوشبو تو حقیقت میں وہی ہوتی ہے۔ جو خود ہی مہک دے نہ کہ عطار بتائے کہ یہ خوشبو ہے۔ عزیز القدر کی پہلی تحریر ''حرف حرف خوشبو'' منظر عام پر آچکی ہے۔ جسے پڑھ کر واقعتاً محسوس ہوتا ہے۔ کہ انسان کی روح مہک اٹھی ہے۔ اور انشاء اللہ اس تصنیف ''اسلام اور جدید دور'' کو پڑھ کر بندہ مومن اسلام کی سچائیوں اور گہرائیوں میں ڈوب کر ضرور سرشار ہو گا۔ خداوند قدوس جن لوگوں کو چاہتا ہے۔ لوگوں کی ہدایت کے لئے معمور فرماتا ہے۔

محترم مصنف محمد عاصم مجید کو بھی خدا نے یہ سعادت بخشی ہے۔ میری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فاضل نوجوان کی قلم کو مسلمانوں کی بھلائی کے لئے رواں رکھے، اور اس تصنیف کو ہر پڑھنے سننے والے کے لئے باعثِ ہدایت و عمل بنائے۔ (آمین یارب العالمین)

محترم قارئین! آئیں اور نوعمر مصنف نے عشق رسول ﷺ میں جو گلستان خوبصورت اور حسین پھولوں سے سجا رکھا ہے۔ اس کی مہک سے جسم و روح منور اور معطر کریں۔

اختر جان بنت صوبیدار (ر) محمد اعظم

ایم اے (پارٹ ون)

آزاد جموں و کشمیر یونیورسٹی مظفر آباد

marfat.com

Marfat.com

کچھ میری زبان میں

میرے ہاتھوں سے اور میرے ہونٹوں سے خوشبو جاتی نہیں
کہ میں نے اسم محمد ﷺ کو لکھا بہت اور چوما بہت

یوں تو میری عمر بائیس سال کے لگ بھگ ہے۔ لیکن مجھ سے اگر کوئی پوچھے
میری عمر کتنی ہے؟ تو میں کہوں گا کہ چودہ دن جو میں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں گزار
یہی لمحات میری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ میں اس وقت پیارے آقا ﷺ کے روضہ اقدس
حاضر آپ کے قدمین شریفین کی جانب باب جبرائیل کے پاس بیٹھا ہوا ہوں۔

"اسلام اور جدید دور" نہ تو اسلام پر پہلی کتاب ہے اور نہ ہی اس باب کی آخر
کڑی ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات اور نبی پاک دو جہانوں کی افضل ترین شخصیـ
ہیں۔ اس کتاب میں آپ کو اسلام اور جدید سائنس کے موضوعات پر اور جدید دور کے تا
بہ تازہ حالات و واقعات کا تجزیہ ملے گا۔ احقر نے ان باتوں کو جدید دور میں اور جدید سائنـ
کی روشنی میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ جو جو باتیں جدید سائنس آج کہہ رہی ہے
وہ میرے آئیڈیل سپر مین ان دی ورلڈ حضرت محمد ﷺ نے یہی باتیں چودہ سو اٹھائیس سا
پہلے ہی بتا دی ہیں۔ اسلام اور حضرت محمد ﷺ پر نہ صرف مسلم مصنفین بلکہ غیر مسلموں نے بھ
تحقیق کر کے لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

چند ایک غیر مسلم مصنفین کے (comments) یہ ہیں۔

برناڈ شا کہتا ہے۔

have always held the religion of MUHAMMAD in
he highest esteem because of its wonderful Vitaliy.

marfat.com

Marfat.com

کچھ میری زبان میں

میرے ہاتھوں سے اور میرے ہونٹوں سے خوشبو جاتی نہیں
کہ میں نے اسم محمد ﷺ کو لکھا بہت اور چوما بہت

یوں تو میری عمر بائیس سال کے لگ بھگ ہے۔ لیکن مجھ سے اگر کوئی پوچھے کہ میری عمر کتنی ہے؟ تو میں کہوں گا کہ چودہ دن جو میں نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں گزارے یہی لمحات میری زندگی کا سرمایہ ہیں۔ میں اس وقت پیارے آقا ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر آپ کے قدمین شریفین کی جانب باب جبرائیل کے پاس بیٹھا ہوا ہوں۔

''اسلام اور جدید دور'' نہ تو اسلام پر پہلی کتاب ہے اور نہ ہی اس باب کی آخری کڑی ہے۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات اور نبی پاک دو جہانوں کی افضل ترین شخصیت ہیں۔ اس کتاب میں آپ کو اسلام اور جدید سائنس کے موضوعات پر اور جدید دور کے تازہ بہ تازہ حالات و واقعات کا تجزیہ ملے گا۔ احقر نے ان باتوں کو جدید دور میں اور جدید سائنس کی روشنی میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ جو جو باتیں جدید سائنس آج کہہ رہی ہے۔ وہ میرے آئیڈیل سپر مین ان دی ورلڈ حضرت محمد ﷺ نے یہی باتیں چودہ سو اٹھائیس سال پہلے ہی بتا دی ہیں۔ اسلام اور حضرت محمد ﷺ پر نہ صرف مسلم مصنفین بلکہ غیر مسلموں نے بھی تحقیق کر کے لکھنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

چند ایک غیر مسلم مصنفین کے (comments) یہ ہیں۔

برناڈ شا کہتا ہے۔

I have always held the religion of MUHAMMAD in the highest esteem because of its wonderful Vitaliy.

Marfat.com

It is the only religion which appears to me to possess that assimilating capability to the changing phases of existance which can make itself appeal of every age. The world much doubtless attack high value to the prediction of great man like me. I have. prophasied about the faith of Muhammad that it would be acceptable to the EUROPE of tomorrow, as it is beginning to the exaptable to the EUROPE of today. (THE LAST LAW GIVER-P-67-68)

اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے۔ Lance Lot اپنی کتاب "The Sphare" میں اس بات کا اعتراف یوں کرتے ہیں۔

"As a religion the Muhammad Religion, It must confessed, is more suited to Afica than is the Christian religion; indeed, I would say that it is more suited to the world as a whole."

ترجمہ: "مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ مذہب اسلام افریقہ کے لئے بلکہ میں یہ کہوں گا کہ ساری دنیا کے لئے عیسائیت کے مقابلے میں زیادہ مناسب مذہب ہے۔"

ایک اور جگہ پر جرمنی کے مایہ ناز مفکر اور ادیب گوئٹے Goithe نے قرآن کا مطالعہ کیا اور پکار اٹھا۔

"اگر یہی اسلام ہے تو ہم میں سے ہر عقل مند آدمی مسلمان ہے۔"

Edmund Burk اپنی کتاب IMPEACHMENT OF WARREN HASTINGS, میں رقمطراز ہے۔

"The Muhammad Law which is (building) on all from the crowned head to the meanest subject is a law

Marfat.com

nterwoven with a system of the wisest, The most earned and the most enlightened jurisprudence that ever existed in the world.

ترجمہ: "اسلامی قانون جو ایک تاجور شہنشاہ سے لے کر ادنیٰ مزدور پر یکساں لاگو ہے۔ ایسا قانون ہے کہ دنیا نے کبھی ایسا منصفانہ، عقلمندانہ، عالمانہ، فاضلانہ اور مہذبانہ قانون آج تک نہیں دیکھا۔"

ایس ایس لیڈر (Leader) اپنی کتاب "IMPEACHMENT OF WARREN HASTINGS" میں اسلام نے جو عزت و توقیر عورت کو بخشی ہے۔ اس پر رقمطراز ہے۔

That Muhammad's Reforms enhanced the status of women in general is universally admitted.

ترجمہ: "اس بات کو دنیا تسلیم کر چکی ہے۔ کہ محمد ﷺ کی اصلاحات میں عورت کا رتبہ بلند کیا ہے۔"

آخر میں اپنے معزز قارئین سے درخواست کرتا ہوں کہ کتاب سے متعلق مجھے اپنی گراں قدر آراء سے ضرور نوازیے گا۔ مجھے آپ کے قیمتی مشوروں کا شدت سے انتظار رہے گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت ان سب احباب کو "جنھوں نے اس نیک کام میں میری معاونت کی" کو دنیا و آخرت میں کامیاب کرے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقے جزائے خیر عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم

دعا گو!

محمد عاصم مجید

marfat.com

Marfat.com

interwoven with a system of the wisest, The most learned and the most enlightened jurisprudence that ever existed in the world.

ترجمہ: ''اسلامی قانون جو ایک تاجور شہنشاہ سے لے کر ادنیٰ مزدور پر یکساں لاگو ہے۔ ایسا قانون ہے کہ دنیا نے کبھی ایسا منصفانہ، عقلمندانہ، عالمانہ، فاضلانہ اور مہذبانہ قانون آج تک نہیں دیکھا۔''

ایس ایس لیڈر (Leader) اپنی کتاب "IMPEACHMENT OF WARREN HASTINGS" میں اسلام نے جو عزت و توقیر عورت کو بخشی ہے۔ اس پر رقمطراز ہے۔

That Muhammad`s Reforms enhanced the status of women in general is universally admitted.

ترجمہ: ''اس بات کو دنیا تسلیم کر چکی ہے۔ کہ محمد ﷺ کی اصلاحات میں عورت کا رتبہ بلند کیا ہے۔''

آخر میں اپنے معزز قارئین سے درخواست کرتا ہوں کہ کتاب سے متعلق مجھے اپنی گراں قدر آراء سے ضرور نوازیے گا۔ مجھے آپ کے قیمتی مشوروں کا شدت سے انتظار رہے گا۔ میری دعا ہے کہ اللہ ربّ العزت ان سب احباب کو' جنھوں نے اس نیک کام میں میری معاونت کی'' کو دنیا و آخرت میں کامیاب کرے۔ آمین!

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے محبوب کریم ﷺ کے صدقے جزائے خیر عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم

دعا گو!

محمد عاصم مجید

Marfat.com

وضو اور جدید سائنس

اللہ رب العزت نے قرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز ادا کرنے کے لیئے اٹھو تو (پہلے) اپنے چہرے اور اپنے بازو کہنیوں تک دھولو اور اپنے سروں پر مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھولو۔ اور اگر تم جنبی ہو تو (سارا بدن) پاک کرلو اور اگر تم بیمار یا سفر پر ہو یا تم میں سے کوئی قضاء حاجت کے بعد آئے یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو۔ پھر تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو یعنی اپنے چہروں اور اپنے بازوؤں پر اس سے مسح کرلو۔()

آپ نے دیکھا کہ صلوٰۃ سے قبل کسطرح رب کائنات نے وضو غسل یا پھر تیمم کا حکم دیا ہے۔

انسانی جسم کو ایک میکانی نظام (Mechanical System) سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ اس سسٹم کے اندر تمام پرزے اپنے اپنے کام سرانجام دینے میں مصروف عمل ہیں اصل بات یہ ہے کہ اس (Mechanical System) کی ٹیوننگ بھی تو بہت ضروری ہے اور یہ ٹیوننگ ہے خشوع وخضوع سے کیا جانے والا ''وضو''۔

وضو ہی اس میکانی نظام کے تمام پرزوں کی لائف ٹائم گارنٹی کا ضامن ہے کیونکہ وضو کے اندر بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں جن کی بنا پر جدید سائنس Modern Science نے وضو کو انسانی صحت وتندرستی کا ضامن قرار دیا ہے۔ بلکہ یوں کہنا غلط نہ ہوگا کہ مسلم امہ کو جس عمل کا حکم صدیوں پہلے دیا گیا آج جدید سائنس نے اس کے چہرے پر مہر تصدیق ثبت کردی ہے۔

حکیم سید محمد کمال الدین حسین ہمدانی صدر شعبہ طب وجراحت مسلم یونیورسٹی علی گڑھ جو اسی جامعہ سے شعبہ دینیات میں ڈاکٹریٹ بھی کرچکے ہیں وضو کی طبی افادیت کے

marfat.com

Marfat.com

بارے میں لکھتے ہیں:

"وضو کے ذریعہ انسان کے وہ اعضاء جو کھلے رہتے ہیں مثلاً ہاتھ منہ آنکھیں اور چہرہ دھل کر صاف ہو جاتے ہیں یہ اعضاء ہمہ وقت کھلے رہنے اور ان دنیوی امور میں مشغول رہنے کی وجہ سے مختلف قسم کی گندگیوں اور اجرام خبیثہ سے ملوث ہو جاتے ہیں اور اکثر متعدی امراض پیدا کرنے کا سبب بن سکتے ہیں وضو کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ تکان یا خواب کے باعث جو گرانی اور اضمحلال طبیعت انسانی میں پیدا ہوتا ہے وہ وضو کے بعد دفع ہو جاتا ہے انسان کے دل و دماغ میں تازگی پیدا ہو جاتی ہے اس لئے کہ وضو عصبی مراکز میں تحریک پیدا کرتا ہے"۔

ترک ڈاکٹر ہلوک نور باقی نے "وضو اچھی صحت کا بہترین نسخہ" کے تحت وضو کی طبی افادیت تفصیل سے بیان کی ہے۔ پہلے انہوں نے نظام دوران خون (Circulatory System) پر وضو کے اثرات کا جائزہ لیا پھر لمفٹک سسٹم (Lymphatic System) پر وضو کے ذریعے مرتب ہونے والے اثر پر بحث کی ہے جو متعدی بیماریوں سے محفوظ رکھنے کا نظام ہے اور آخر میں وضو اور جسمانی برق سکونی (Static Electricity Of The Body) پر سائنسی نقطہ نظر سے گفتگو کی ہے۔ راقم ڈاکٹر صاحب کے مطابق جس طرح وضو کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد جسم میں تحفظ دینے والے نظام کو تقویت پہنچانا ہے اس کی وجوہ یہ ہیں۔

1) جسم کو تحفظ دینے والے (Lymphatic System) کے صحیح طور پر عمل پیرا ہونے کے لیے ضروری ہے کہ جسم کے کسی چھوٹے سے حصے کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔ وضو اس امر کی ضمانت مہیا کرتا ہے۔

2) جسم کو تحفظ دینے والے نظام کو تحریک دینے کے لیے مرکزی مقام دو جگہ ہے جو ناک کے پیچھے اور نتھنوں میں ہوتا ہے اور ان مقامات کو دھونا وضو میں بطور خاص شامل ہے۔

3) گردن کے دونوں طرف وضو کے ذریعے تحریک پیدا کرنا تحفظ دینے والے (Lyphatic System) کو بروئے کار لانے میں بے حد اہم ہے۔

marfat.com

Marfat.com

ڈاکٹر حسن غزنوی اور وضو: شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی جدہ (سعودی عرب) کے میڈیکل کالج سے منسلک ڈاکٹر حسن غزنوی اپنے ایک مقالے بعنوان (Islam and Medicine) میں لکھتے ہیں۔

A Pre-requisite of prayers yet one of the most hygenic procedure as it usually keeps the exposed parts of our boy clean and also the parts of entry like mouth and nose thus avoiding infection

دونوں ہاتھ دھونا: سنت رسول ﷺ ہے کہ وضو کو دونوں ہاتھ گٹوں تک تین بار دھو کر شروع کیا جائے اس کے انسانی جسم کو بے شمار فوائد ہیں۔ ہم دن بھر تمام کام تقریباً اپنے ہاتھوں سے ہی کرتے ہیں۔ بہت سے جراثیم اور مختلف قسم کے کیمیکلز جو کہ ہر وقت بیماریاں پھیلانے میں مصروف عمل ہیں، ہمارے ہاتھوں سے لگ جاتے ہیں۔ پہلی بار ہاتھوں پر پانی ڈال کر مٹی اور جراثیموں کو نرم کریں دوسری بار پھر پانی ڈالیں تاکہ نرم کی ہوئی مٹی اور جراثیم ہاتھوں سے اتر جائیں۔ تیسری بار پانی ڈالیں تو ساتھ خلال کی بھی ترغیب دی۔ خلال دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کی خالی جگہوں کو آپس میں ملا کر دھونا خلال ہے تاکہ جو جراثیم اور مٹی انگلیوں کے درمیان لگی ہوئی ہے خلال کرنے سے صاف ہو جائے۔ اگر بغیر ہاتھ دھوئے وضو کیا تو بہت سی بیماریاں لگ سکتی ہیں۔

امریکہ کے پروفیسر شاہد اطہر ایم ڈی نے ہاتھ دھونے سے متعلق بجا لکھا ہے۔

Hand washing is being emphasized more and mire in hospitals now in order to prevent spread of germs, However non-muslims did not know that hand washing is so important.It has been ordered in Quran 1400 years ago.

خواجہ شمس الدین کے مطابق جب ہم وضو کے لئے ہاتھوں کو دھوتے ہیں تو انگلیوں کے پوروں سے نکلنے والی شعاعیں ایک ایسا حلقہ بنا لیتی ہیں جس کے نتیجے میں

Marfat.com

ہمارے اندر دور کرنے والا برقی نظام تیز ہو جاتا ہے اور برقی رو ایک حد تک ہاتھوں میں سمٹ آتی ہے۔اس عمل سے ہاتھ خوبصورت ہو جاتے ہیں۔صحیح طریقہ پر وضو کرنے سے انگلیوں میں ایسی لچک پیدا ہو جاتی ہے جس سے آدمی کے اندر تخلیقی صلاحیتوں کو کاغذ یا کینوس پر منتقل کرنے کی خفتہ صلاحیتیں بیدار ہو جاتی ہیں۔

کلی کرنا،ناک میں پانی ڈالنا اور چہرہ دھونا:وضو کرتے ہوئے تین بار کلی کرنا سنت ہے تین بار کلی کرنے سے دانتوں میں پھنسے ہوئے کھانے کے ذرات جو کہ دہن کے ذریعے معدہ میں جا کر ہمارے اندرونی نظام میں ہلچل مچا دیتے ہیں منہ سے خارج ہو جاتے ہیں۔کلی کرنے سے ٹانسلز اور بے شمار گلے کے امراض سے بچا جا سکتا ہے۔کلی کرتے وقت غرارہ کرنے کی بھی بہت حکمت ہے گلے میں بار بار پانی پہنچانے سے آدمی گلے کے کینسر سے محفوظ رہتا ہے۔

ناک میں پانی:

کلی کے بعد وضو میں تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا ہے اور بائیں ہاتھ کی چھنگلیا سے ناک کو صاف کرنا ہے۔

ناک انسانی جسم کا ایک نہایت ہی اہم اور توجہ طلب عضو ہے آواز کی گہرائی' دلکشی اور میانہ پن اسی ناک کی بدولت ہے۔

ناک کے اندر ایک خوردبینی جھاڑو (Microscopic Brush) ہوتا ہے جس کے اندر غیر مرئی (Invisible/Non Descreptive) روئیں ہوتی ہیں جو ہوا کے ذریعے اندر پہنچنے والے خوردبینی جراثیموں کو اپنے مخصوص مشینی انداز میں (Machanical Style) پکڑ کر ہلاک کر دیتے ہیں علاوہ ازیں اس اہم ترین دماغی نظام جسے سائنس کی زبان میں (Lysozium System) کہتے ہیں' بھی ان ہی غیر مرئی رووں کے ذمہ کرم ہے۔اس نظام کے ذریعے یہ آنکھوں کو ایک خاص قسم کی خطرناک انفیکشن سے محفوظ رکھتے ہیں۔جب نمازی وضو کرتے ہوئے ناک کے اندر پانی ڈالتا ہے تو اس وقت پانی کے اندر کام کرنے والی برقی رو (Electric Ray) ناک کے

marfat.com

Marfat.com

اندرونی ان غیر مرئی رووں کو تقویت پہنچاتی ہے جس کے نتیجے میں نمازی بے شمار پیچیدہ امراض سے محفوظ رہتا ہے۔

"حکیم محمد اسلم شاہین' علامہ ترابی کے ایک مضمون کا حوالہ دیتے ہوئے نقل فرماتے ہیں کہ دماغ کے وائرس سے بچنے کے لیے ناک میں پانی لینے سے بہتر کوئی اور تدبیر نہیں کیونکہ بعض اوقات جب خطرناک امراض کے کرم (خوردبینی جراثیم) دماغ کی طرف صعود کر جاتے ہیں تو اس وقت مریض کو کتنی ہی طاقتور (High Potency) دوائیں کیوں نہ استعمال کروائی جائیں سب ان جراثیموں کو ہلاک کرنے میں ناکام رہتی ہیں مگر حیرت کا مقام ہے کہ پانی کا ایک قطرہ ان کا یقینی قاتل اور دافع ضرر ثابت ہوتا ہے"۔

چہرہ دھونا:

لمبائی میں عموماً بالوں کے اگنے والی جگہ سے لے کر ٹھوڑی کے کنارے تک اور چوڑائی میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک کا سارا رقبہ چہرہ کہلاتا ہے۔ وضو کرتے ہوئے ایک بار چہرہ دھونا فرض اور تین بار دھونا سنت ہے۔

دن بھر کام کاج کرتے رہنے سے فضا میں موجود آلودگی ہمارے منہ پر حملہ آور ہوتی ہے۔ ڈاکٹر اس سے بچاؤ کی تدبیر یہ بتاتے ہیں کہ دن بھر میں جتنی بار ہو سکے منہ کو دھوئیں مگر قربان جائیں میرے آقا ﷺ نے صدیوں پہلے وضو کا طریقہ بتا کر تمام سائنسدانوں کو حیران کر دیا۔

لیڈی بیچر کا انکشاف:

امریکن کونسل فار بیوٹی (Ameriacan Council for Beauty) کی سرکردہ رکن لیڈی بیچر نے ایک عجیب و غریب انکشاف کیا کہ "مسلمانوں کو کسی قسم کے کیمیائی لوشن کی ضرورت نہیں کیونکہ ان کے اسلامی وضو سے چہرے کا ایسا غسل ہو جاتا ہے کہ چہرہ کئی امراض سے محفوظ رہتا ہے"۔

وضو کرتے وقت بھنوؤں کا تر رہنا بھی کسی حکمت سے خالی نہیں۔ جدید سائنس

marfat.com

Marfat.com

کہتی ہے کہ "اگر وقفے وقفے سے عضووں کو یہ نمی باہم پہنچائی جاتی رہے تو آنکھوں کو اسی خطرناک بیماری سے بچایا جاسکتا ہے جس سے آنکھوں کی رطوبت زجاجیہ کم ہوتے ہوتے بالآخر ختم ہو کر رہ جاتی ہے اور آدمی رفتہ رفتہ بصارت سے محروم ہو کر رہ جاتا ہے"۔

مگر ایک مسلمان کیونکر بصارت سے محروم ہوگا!!!

:EYE-WATER-HEALTH

ایک یورپین ڈاکٹر اپنے مضمون آنکھیں، پانی، صحت میں رقم طراز ہے کہ

"Wash your eyes repeatedly every day, otherwise you would have to face several dangerous diseases".

ترجمہ: چہرے پر بے شمار کریمیں لگا لگا کر اپنے حسن کو دوبالا کرنا اور چہرے کو بیوٹی پارلر پر جا کر پالش کروانا آجکل ایک فیشن بن چکا ہے۔ چہرے پر جھریوں کا علاج سائنسدان آج بھی دریافت کرنے سے قاصر ہیں مگر آؤ میں تمہیں چہرے سے جھریوں کا علاج اور تمہارے چہروں کو روشن اور خوبصورت بنانے کا نسخہ بتاتا ہوں۔ وضو کرو! وضو کرو! اور وضو کرو! یہ سب سے اعلیٰ طریقہ حسن ہے۔

ڈیل کارنیگی کے انکشافات:

مشہور مغربی مفکر اور ماہر حفظان صحت جناب ڈیل کارنیگی "زندہ رہنا سیکھیے" میں فیشن پر تحقیق کرتے ہیں ملاحظہ کریں۔

"میری زندگی فطرت کے مسلسل مطالعہ میں گزری ہے میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ حقیقت میں ہم تو فطرت سے قریب رہتے ہوئے بھی فطرت سے دور ہوتے جارہے ہیں۔ میں نے ماڈرن فیشن پر تحقیق کی تو پتا چلا کہ فیشن اور رواج کی دنیا نے تو ہمیں دھوکا اور فریب کے سوا کچھ دیا ہی نہیں۔ یہ تو نرا سراب ہے"۔

ڈیل کارنیگی مزید کہتے ہیں کہ میک اپ عموماً حسن نسواں کی خاطر کیا جاتا ہے

marfat.com

Marfat.com

لیکن میرے تجربات شاہد ہیں کہ حسن نسواں کو جتنا نقصان اس میک اپ نے دیا ہے شاید ہی کسی اور چیز نے دیا ہو۔ مانا کہ جنگلوں نے حالات و ماحول کو تہ و بالا کر کے رکھ دیا ہے لیکن جہاں تک میرا خیال ہے ان کا نقصان معاشرے کے لیے کم ہے لیکن میک اپ کا نقصان اس سے کہیں زیادہ ہے۔ کیونکہ دیگر تباہ کاریوں سے بیک وقت پوری دنیا متاثر نہیں ہوتی اور نہ ہی یہ تسلسل سے جاری رہتی ہے لیکن فیشن کی تباہ کاریوں سے تو دنیا کا گوشہ گوشہ متاثر ہو رہا ہے۔ ہر روز اس پر اربوں روپیہ بھینٹ چڑھایا جاتا ہے۔ بلکہ ان پیسوں کے عوض طرح طرح کی جلدی بیماریوں کو خرید فرمایا جا رہا ہے۔

جدید سائنس نے یہ انکشاف کیا ہے کہ میک اپ کے سامان میں ایسے ایسے خطرناک کیمیائی اجزا استعمال کیے جاتے ہیں جو کئی ایک امراض کا سبب بنتے ہیں۔ چند ایک درج ذیل ہیں:

1- چہرے کے مہاسے (Acne Vaugaries)

2- چہرے پر سیاہ دانے (Black Head)

3- لیس دار تھیلی نما مہاسے (Cyst)

4- کیل اور چھائیاں (Ance Rosacea)

5- ناک پر دانوں کا بگاڑ (Rihnophyma)

6- عام پھوڑے پھنسیاں (Follicultis)

7- پھپھوندی سے پیدا ہونے والے امراض (Fungal Ingections)

قارئین آپ نے دیکھا کہ بناؤ سنگھار کا کتنا نقصان ہے یہ میک اپ بہت زہریلا ہے جس سے مذکورہ امراض لاحق ہو رہے ہیں آج کا جدید طبقہ بھی سادگی کی طرف واپس آ رہا ہے۔

وضو میں چہرے کو دھونے سے نہ صرف مذکورہ بیماریوں سے بچا جا سکتا ہے بلکہ وضو سے چہرہ دلکش اور خوبصورت بھی ہو جاتا ہے اسی لیے نمازیوں کے چہرے پر چمک دمک ہوتی ہے۔

marfat.com

Marfat.com

داڑھی کا خلال:

چونکہ داڑھی گھنی اور گنجان ہوتی ہے اس لیے شرعی حکم یہ ہے کہ اس کی جڑ تک پانی پہنچایا جائے۔ ایسا کرنے سے بالوں کی جڑیں مضبوط ہوں گی۔

عام جراثیم (Common Germs) اور چھوتی امراض کے جراثیم (Contagious Germs) ختم ہو جاتے ہیں اور پانی کے ذریعے بہ جاتے ہیں اگر داڑھی کا خلال نہ کیا جائے تو جوؤں (Lices) کا خطرہ لاحق رہتا ہے۔

مزید یہ کہ اگر داڑھی کا خلال نہ کیا جائے تو وہ گردن کے پٹھوں (Muscles Of Neck) تھائی رائیڈ گلینڈز (Thytoid Glands) اور گلے کے امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ (ریسرچ ڈاکٹر پروفیسر جارج ایل۔ بحوالہ سائنسی دنیا)

ہاتھ کہنیوں تک دھونا: دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت ایک بار دھونا وضو میں فرض ہے اور تین بار دھونا سنت ہے۔ جسم کا یہ حصہ کپڑے سے تقریباً ہر وقت ڈھکا رہتا ہے۔ آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ اگر ان کہنیوں کو ہوا اور پانی نہ لگے تو بے شمار امراض لاحق ہو سکتے ہیں۔ اس حصے میں جسم کی بے شمار شریانیں (Artries) اور وریدیں (Veins) ہوتی ہیں انھیں جگہوں سے نبض کی رفتار (Blood Pressure) اور فشار خون (Pulse) وغیرہ معلوم کیا جاتا ہے۔ اس حصے کو دھونے اور مساج کرنے سے انسانی جسم میں مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

مسح کرنا:

چوتھائی سر کا مسح کرنا وضو میں فرض ہے اور ایک بار سارے سر کا مسح کرنا سنت ہے۔ دوران وضو جب سر اور گردن کی پشت کا مسح کیا جاتا ہے تو پورے جسم کو ایک مخصوص توانائی میسر آتی ہے۔ اس توانائی کا تعلق ریڑھ کی ہڈی کے اندر حرام مغز اور تمام جسمانی جوڑوں سے ہوتا ہے۔ دراصل مسح کے ہاتھوں کے ذریعے خارج ہونے والی برقی رو شہ رگ (Jugular Vein) میں ذخیرہ ہو جاتی ہے پھر ریڑھ کی ہڈی کو اپنی گزرگاہ بناتے ہوئے پورے اعصابی

marfat.com

Marfat.com

نظام میں پھیل جاتی ہے۔جس سے جسم کا تمام تر اعصابی نظام (Nervos System) متحرک ہو جاتا ہے یعنی اعصاب (Neves) جو کسی وجہ سے ساکن ہو چکے تھے' تقویت ملنے سے دوبارہ کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔چونکہ جسم کے تمام کل پرزوں کام انہیں اعصاب (Neves) کے مرہون منت ہے۔گویا تمام اعضائے بدن چوکس (Alert) ہو جاتے ہیں۔

کانوں کا مسح کرنے سے کانوں کے اندر اور باہر لگی ہوئی میل اور دھول صاف ہو جاتی ہے اور کان تمام تر آلودگی سے پاک ہو جاتا ہے۔

پاؤں دھونا:

ٹخنوں سمیت دونوں پاؤں ایک بار دھونا فرض اور تین بار دھونا سنت ہے۔پاؤں جسم کا وہ حصہ ہوتا ہے جو چلتے ہوئے وائرس' بیکٹیریا اور دوسرے بہت سے جراثیم سے آلودہ ہوتا ہے۔

خواجہ شمس الدین عظیمی رقمطراز ہیں کہ دماغ اطلاعات قبول کرتا ہے اور یہ اطلاعات لہروں کے ذریعے منتقل ہوتی ہے۔اطلاع کی ہر لہر ایک وجود رکھتی ہے۔وجود کا مطلب متحرک رہنا ہے۔قانون یہ ہے کہ روشنی ہو یا پانی اس کے لیے بہاؤ ضروری ہے اور بہاؤ کے لیے ضروری ہے کہ اس کا کوئی مظہر بنے اور وہ خرچ ہو۔جب کوئی بندہ پیر دھوتا ہے تو زائد روشنیوں کا ہجوم (Poison) پیروں کے ذریعے ارتھ (Earth) ہو جاتا ہے اور جسم انسانی زہریلے مادوں سے محفوظ رہتا ہے۔

آج سائنسدانوں نے تجربات سے یہ بات ثابت کی ہے کہ جو لوگ پاؤں دھوتے ہیں اور انگلیوں کا خلال کرتے ہیں وہ ڈیپریشن (Depression) 'بے چینی' بے سکونی' دماغی خشکی' نیند کی کمی اور اعصابی تھکن وغیرہ سے بہت حد تک محفوظ رہتے ہیں۔مگر میرے اور آپ کے آقا ﷺ اور دنیا کے سب سے عظیم سائنسدان یہ بات صدیوں پہلے بتا چکے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

وضو اور جسم کا مدافعتی نظام ایک عجیب انکشاف:

جسم کے اندر گردش کرنے والے خون کو "زندگی کا دریا" بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اسی پر زندگی کا دارومدار ہوتا ہے۔ خون جسم کے خلیوں اور بافتوں کی نشوونما اور مرمت کے لیے غذا کی طاقت پہنچاتا ہے اور خلیوں سے فاضل مادے لے کر پھیپھڑوں سے سانس کے ذریعے اور جلد سے پسینے کی شکل میں جسم سے نکال باہر کرتا ہے۔

انسانی خون کے اندر سرخ جسیمے یعنی (R.B.C Red Blood Cells) اور سفید جسیمے (W.B.C White Blood Cells) موجود ہوتے ہیں میڈیکل والے (R.B.C) کو Red Corpuscles اور W.B.C کو White Corpuscles کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔ ہمارے خون کا 1/10 حصہ سرخ جسیموں (R.B.C) پر مشتمل ہوتا ہے (R.B.C) جسامت میں اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ایک قطرہ خون میں ان کی تعداد پچیس کروڑ کے لگ بھگ ہو جاتی ہے۔

(R.B.C) میں ایک مادہ پایا جاتا ہے جسے (Hemoglobin) ہیموگلوبن کہتے ہیں۔ خون کے اندر پائے جانے والے دوسری قسم کے جسیمے (W.B.C) ہیں ان کو White Corpuscles کے علاوہ Leicocyte یا Lymphocyte وغیرہ نام دیے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد سرخ جسیموں (Red Corpuscles) کے مقابلہ میں بہت ہی کم ہے۔ یعنی آٹھ سو R.B.C کے مقابلے میں ایک عدد W.B.C ہوتا ہے۔ سفید جسیموں کی کوئی مخصوص شکل نہیں ہوتی بلکہ یہ اپنی شکلیں بدل بدل کر ادھر ادھر حرکت کرتے رہتے ہیں اور جسم کے دور دراز مقامات تک جا پہنچتے ہیں اور جسم میں ہر جگہ تقریباً دس مرتبہ یومیہ جاتے ہیں اگر راستے میں کسی بیماری کے جراثیم سے مڈھ بھیڑ ہو جائے تو فوراً اسے تباہ کر دیتے ہیں۔ سفید جسیموں کو گردش میں رکھنے والا نظام (Vessel System) اس نظام سے دس گنا پتلا ہوتا ہے جو سرخ جسیموں کو محو گردش رکھتا ہے۔ بیماری کے جراثیموں کو ہلاک کرنے کے لیے سفید جسیمے ان کو نگل لیتے ہیں۔ جب جراثیم ان

marfat.com

Marfat.com

اچھا نام اور جدید سائنس

لوگو تم قیامت میں اپنے اور باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے پس تم اپنا نام اچھا رکھا کرو۔ (ابوداؤد)

جس نام میں عبدیت اور خدا کی تعریف کا ظہور ہوتا ہے وہ نام اللہ کو بہت پیارا ہے۔ (بخاری)

حضرت ابو وہیب ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پیغمبروں کے نام پر نام رکھا کرو اور اللہ تعالی کے نزدیک زیادہ پیارا نام عبداللہ اور عبدالرحمن ہے اور سب سے سچا نام حارث اور ہمام ہے۔ (ابوداؤد و نسائی)

نام اور سائنسی انکشافات:

NAME AND SCIENTIFIC DISCLOUSURE:

جدید سائنس نے اچھے ناموں کو پسند کیا ہے۔ ان کی پسند دراصل ناموں کے الفاظ اور پھر ان کے اثرات کی وجہ سے ہے۔

پیرا سائکالوجی کے ماہر پروفیسر ہیرل ماسٹر نے اپنی حالیہ تحقیق میں انکشاف کیا ہے کہ نام زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں حتیٰ نام کے الفاظ کا ترجمہ بھی اپنے فوائد اور اثرات بدل دیتا ہے۔ پروفیسر کے مطابق "میں نے رحیم اور پرویز کا موازنہ کیا تو رحیم سے سبز اور سفید روشنی نکلتی ہوئی نظر آئی اور پرویز سے سیاہ اور نسواری رنگ کی روشنی مترشح ہو رہی تھی۔"

یہی کیفیت تعویذ کے فوائد اور اس کے الفاظ کی ہے۔ طاقت دراصل الفاظ میں ہے چاہے وہ نام کی شکل میں ہو یا وہی نام تعویذ کی شکل میں ہو۔

اور اعمال ناموں کو مبارک یا بدبنا دیتے ہیں۔ فرعون یا نمرود کچھ الفاظ کا مجموعہ

marfat.com

Marfat.com

ہے لیکن انکی تاریک لہریں سننے والے کے اندر نفرت اور ظلمت پیدا کر دیتے ہیں اور عجیب و غریب اثرات چھوڑتے ہیں۔

الفاظ کا ایک حیرت انگیز واقعہ:

بندہ کے پاس ایک صاحب علاج کی غرض سے آئے۔ گفتگو کے دوران انہوں نے اپنا ذاتی واقعہ بیان کیا کہ میرے گدھے کے پیٹ کے قریب گہرا زخم ہو گیا، بہت علاج کرائے لیکن افاقہ نہ ہوا۔ حتیٰ کہ اس میں کیڑے پڑ گئے۔ ایک صاحب نے اپنا تجربہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا گدھا تندرست ہو جائے، کیڑے ختم ہو جائیں اور زخم مندمل ہو جائے تو تین پکے سودخوروں کے نام کاغذ پر لکھ کر تعویذ کی طرح گدھے کے گلے میں باندھ دو۔

پہلے تو مجھے حیرانگی ہوئی کہ اس سے کیا ہوگا لیکن اس کے اصرار پر میں نے اپنے علاقے کے تین سودخوروں کے نام کاغذ پر لکھ کر گدھے کے گلے میں لٹکا دیئے۔

آپ حیران ہونگے کہ صرف تین دن کے اندر اندر میرا گدھا ہر لحاظ سے تندرست ہو گیا، کیڑے مر گئے اور زخم بھر گئے۔

کیا بداعمالی انسان کو زہریلا بنا دیتی ہے؟

کیا بداعمالی سے بقول قرآن پاک کہ انسان جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے؟

کیا سودخوری نے ان کو اتنا مکروہ بنا دیا ہے کہ ان کا نام بھی زہر آلود ہے؟

کیا اس کی مثال ویسی تو نہیں کہ زہر کو زہر مارتی ہے؟

کیا آپ کو معلوم ہے کہ کینسر، ناسور، گلے سڑے زخموں کے لئے زہریلی ادویات، سپرے یا مرہم استعمال کرنے سے یہ بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں۔ تو پھر اس تعویذ سے کیا نتیجہ اخذ کریں گے؟

صلائے عام ہے یاران نکتہ داں کے لئے

الفاظ کی طاقت کے ضمن میں مغربی ماہرین نے بہت تحقیق کی ہے۔ ان کی تحقیق کا بغور مطالعہ فرمائیں۔

marfat.com

Marfat.com

مغربی ماہرین کی روحانی تحقیقات:

مغربی دانشوروں کا خیال ہے کہ انسان کے جسم سے مختلف رنگ کی شعائیں نکلتی ہیں جو جسم کے اردگرد ایک ہالہ سا بناتی ہیں۔ یہ شعائیں ہر آدمی خارج کرتا ہے۔ خواہ وہ نیک ہو یا بد، فرق یہ ہے کہ نیک و بد کی شعاؤں کا رنگ حسب کردار مختلف ہوتا ہے۔ موت سے عین پہلے یہ اور نیلگوں مائل بہ سیاہی ہو جاتا ہے۔ ایک نظریہ یہ ہے کہ ہر انسان اپنے اعمال کے مطابق ایک ماحول یا Atmosphere اپنے اردگرد بنا لیتا ہے۔ بدکار کا ماحول دیوار کی طرح سخت ہوتا ہے جس سے نہ کوئی فریاد یا دعا باہر جا سکتی ہے اور نہ کاسمک ورلڈ کے عمدہ اثرات اندر آ سکتے ہیں۔ ایسا آدمی خفیہ طاقتوں کی امداد سے محروم ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ قرآن حکیم کے ''حجاب، غشاوہ (پردہ) ستر (دیوار) اور غلف (غلاف) سے مراد یہی ماحول ہو۔''

ڈاکٹر کرنگٹن کا خیال یہ ہے:

AURA IS AN INVISIBLE MAGNETIC RÁDIATION FROM THE HUMAN BODDY WHICH EITHER ATTRACTS OR REPELS.

ترجمہ:

اورا غیر مرئی مقناطیسی روشنی ہے جو انسانی جسم سے خارج ہوتی ہے۔ یہ یا تو دوسروں کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور یا پرے دھکیل دیتی ہے۔

اس قسم کی شعاعوں سے انکار نا ممکن ہے کیونکہ بعض افراد کی طرف کھنچا اور بعض سے دور بھاگنا ہمارا روزانہ کا تجربہ ہے۔ یہ شعاعیں، جسم خاکی اور جسم لطیف دونوں سے خارج ہوتی ہیں۔ نیک کردار لوگ پرسنیلٹی یعنی جسم لطیف کی شعاعوں سے دنیا کو کھینچتے ہیں اور دنیا عقیدت، ایمان اور تنظیم کے تحائف لے کر ان کے ہاں جاتی ہے۔ دوسری طرف جسمانی شعاعیں بعض سفلی جذبات میں تو ہیجان پیدا کر سکتی ہیں لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں کر سکتیں۔

marfat.com

Marfat.com

کاسمک ورلڈ:

کاسمک ورلڈ ایک ایسی دنیا ہے جہاں سے روحیں آتی اور واپس جاتی ہیں۔ جن اور فرشتے یہیں رہتے ہیں۔ اس کے تین طبقے بتائے جاتے ہیں۔ نچلے طبقے میں گنہگار اپنے اعمال کی سزا بھگت رہے ہیں۔ دوسرے طبقے میں بلند مرتبہ انبیاء اور اولیاء رہتے ہیں۔

فلسفہ دُعا و عبادت:

دعا و عبادت کی حقیقت کو سمجھنے کے لئے دو چیزوں کی تشریح ضروری ہے۔

اول: الفاظ:

ماہرین روحانیات کے ہاں ہر حرف کا ایک خاص رنگ، اور اس میں ایک خاص طاقت ہوتی ہے۔ غیب بینوں (CLAIRVOYANTS) نے حروف کو لکھ کر تیسری آنکھ سے دیکھا تو انھیں "الف" کا رنگ سرخ، "ب" کا نیلا، "د" کا سبز اور "س" کا رنگ زرد نظر آیا۔ پھر ان کے اثرات کا جائزہ لیا تو بعض الفاظ کے پڑھنے سے بیماریاں جاتی رہیں۔ بعض سے بچھو کے ڈنگ کی تکلیف غائب ہو گئی اور بعض سے سانپ تک پکڑ لئے گئے۔ انبیاء اور اولیاء کی روحانی قوت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کے کلمات میں حیرت انگیز طاقت پائی جاتی ہے، اتنی طاقت کہ ایک صاحب دل ان سے خطرناک امراض و آلام تک دور کر سکتا ہے۔ آسمانوں میں خدا کے بعد سب سے بڑی طاقت حضرت جبریل علیہ السلام ہیں۔ وحی جبریل کے ذریعے کلام الٰہی ہے اور اسی لئے صحائف الہامی کا ہر لفظ قوت کا ایک خزانہ ہوتا ہے، یوں کہہ لیجئے کہ الہامی الفاظ HIGHLY ENERGISED ہیں۔

تعویذ کی طاقت کا راز بھی یہی ہے۔

A talisman or an amulet strongly charged with magnatism for a particular purpose by some one who possesses strong magnetic power may be of invaluable help

marfat.com

Marfat.com

ترجمہ:

ایک تعویذ یا ٹوٹکہ، جس میں کوئی زبردست مقناطیسی شخصیت کسی خاص مقصد کے لئے مقناطیسی طاقت بھر دے، بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

پادری لیڈ بیٹر یورپ کے مشہور دانشور میں سے تھے۔ ان کی وفات غالباً 1935ء میں ہوئی۔ یہ جسم لطیف میں دور دور تک پرواز کرتے اور مخفی اشیاء کو دیکھ سکتے تھے۔

وہ اپنی کتاب The Masters and the path میں لکھتے ہیں:

Each word as it is uttered mades a little form in etheric matter. The word hate for instance produces a horrible form so much so that having seen it shape I never used the word. When I saw the form it gave me a feeling of acute discomfort. (p_ 136)

ترجمہ:

ہر لفظ ایتھر میں ایک خاص شکل اختیار کر لیتا ہے مثلاً لفظ نفرت اس قدر بھیانک صورت میں بدل جاتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یہ صورت دیکھ لی، اوراس کے بعد مجھے یہ لفظ استعمال کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوئی۔ اس منظر سے مجھے انتہائی ذہنی کوفت ہوئی تھی۔

اس کتاب میں اسی قسم کے دو اور واقعات بھی درج ہیں:

(۱) ایک محفل میں چند احباب گفتگو میں مصروف تھے اور میں ذرا دور بیٹھ کر ان کے اجسام لطیفہ کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ ایک نے کسی بات پر زور سے قہقہہ لگایا، ساتھ ہی کوئی پھبتی کس دی، اور معاً اس کے جسم لطیف پر گہرے نسواری رنگ کا ایک ایسا جالہ تن گیا، جسے دیکھ کر انتہائی کراہت پیدا ہوئی۔

(۲) پادری لیڈ بیٹر نے ایک آدمی کے جسم لطیف پر بے شمار پھوڑے اور ناسور دیکھے جن سے پیپ کے چشمے رواں تھے۔ پادری اس آدمی کو اپنے ہاں لے گیا۔ زبور کی چند آیات اسے پڑھنے کو دیں اور تقریباً دو ماہ کے بعد اس کا جسم لطیف بالکل صاف ہو گیا۔

marfat.com

Marfat.com

الہامی الفاظ اور اسمائے الٰہی میں اتنی طاقت ہے کہ ان کے ورد سے ہماری پریشانیاں اور بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ مسلمان اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ وہ ان کے پاس اللہ کے ننانوے صفاتی نام، مثلاً رحیم، کریم، غفور، خبیر وغیرہ موجود ہیں۔ جنھیں حسب حاجت پکارا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ سہولت دیگر مذاہب میں موجود نہیں۔ عیسائیوں کے پاس صرف گاڈ ہے اور ہندوؤں کے پاس صرف ''اوم یا رام''۔ الفاظ کی یہ طاقت اصل حروف میں ہوتی ہے۔ اگر کسی لفظ کا ترجمہ کر دیا جائے تو وہ بات نہیں رہتی اور اثر بدل جاتا ہے۔ جو طاقت ''یا رحیم'' میں ہے وہ ''یا مہربان'' میں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں ذاتی طور پر نماز کو اردو میں پڑھنے کے خلاف ہوں کیونکہ قوت کا جو خزانہ الہامی الفاظ اور حضور ﷺ کی تجویز کردہ دعاؤں میں ہے۔ وہ ہمارے الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔

ہر لفظ ایک یونٹ یا آئٹم ہے جسے اندرونی جذبات کی بجلیاں برقاتی ہیں اور اس کے اثرات اس عالم خاکی اور عالم لطیف (کاسمک یا آسٹرل ورلڈ) دونوں میں نمودار ہوتے ہیں۔ اس کی ہلکی سی ایک مثال گالی ہے۔ گالی کسی تلوار یا توپ کا نام نہیں بلکہ یہ چند الفاظ کا مجموعہ ہے۔ لیکن منہ سے نکلتے ہی مخاطب کے تن بدن میں آگ لگا دیتی ہے، یہ آگ کہاں سے آتی ہے؟ الفاظ کے اس مجموعہ سے:

اس کی ایک اور مثال وہ کراہ یا چیخ ہے، جو کسی دکھیا کے منہ سے نکل کر، تمام ماحول کو بے چین کر دیتی ہے، یا وہ تقریر ہے جو کوئی آتش بیان جرنیل، بے ہمت فوج کے سامنے جھاڑتا ہے اور ہر سپاہی مین اس قدر آگ بھر دیتا ہے کہ وہ موت کے سیلابوں اور طوفانوں سے بھی نہیں بجھ سکتی۔

بائبل میں درج ہے:

By the word of the Lord were the heavens made.

ترجمہ:

خدا کے ایک لفظ سے آسمان پیدا ہوئے۔

بائبل میں آغاز آفرینش کا بیان یوں درج ہے:

marfat.com

Marfat.com

"شروع میں اللہ نے زمین و آسمان پیدا کیے، اس وقت زمین ویران اور سنسان تھی، سمندروں پہ اندھیرا چھایا ہوا تھا، اور اللہ کا تخت پانیوں پر تیر رہا تھا۔

پھر:

God said let there be light and there was light.

ترجمہ:

"خدا نے کہا کہ اجالا ہو جائے اور فوراً اجالا ہو گیا۔"

(پیدائش ۱:۳)

تو یہ تھے اللہ کے وہ الفاظ جن سے کروڑوں آفتاب و ماہتاب وجود میں آئے اور کائنات کے در و دیوار تجلیوں سے چمک اٹھے۔ (اسلام اور عصر رواں۔ من کی دنیا)

marfat.com

Marfat.com

لگن، محنت، اسلام اور جدید سائنس

محنت اور لگن دینی و دنیوی اسلامی شعار کا حصہ ہے، ضمن میں مندرجہ ذیل واقعات وضاحت کریں گے۔

طارق بن زیاد کا عمل:

کام کی لگن محنت، اور اختتام کو برقرار رکھنے کے لئے طارق بن زیاد نے اندلس کے مقام پر کشتیاں جلا کر مندرجہ ذیل تقریر کی جس کا لفظ لفظ عزم، ارادہ اور حریت حتیٰ کہ لگن انتھک محنت کا درس دیتا ہے۔

''میرے دوستو! سمندر تمہارے عقب میں اور دشمن تمہارے سامنے ہے آج انسانیت کی نظریں تمہارے اوپر لگی ہیں۔ چاہو تو اسلام اور مسلمانوں کی شکست کا ذریعہ تم بن سکتے ہو اور چاہو تو عالم میں اسلام کے پرچم کو تم بلند کر سکتے ہو۔

یاد رکھو! تمہاری ماؤں نے تمہیں آج کے دن کے لئے جنا تھا۔ ماؤں کی کوکھ کی لاج رکھو اور اس حلال خون کی حرمت کی پاسداری تمہارے ذمہ ہے جو پہلے دن تمہارے لئے لازم کی گئی تھی۔

''دشمن آج تمہیں صفحۂ ہستی سے ختم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن دشمن پر ٹوٹ جاؤ، واپسی کے تمام راستے مخدوش ہو چکے ہیں۔'' (حوالہ مسلمان فاتحین)

مذکورالفاظ میں عزم ایک للکار دشمن کے لئے ایسا توڑ بنی کہ اسلام کو سربلندی ہوئی اور دشمن کو شکست ہوئی۔

marfat.com

Marfat.com

ابنِ جبیر کا تجزیہ:

میں یمن کے شہر صنعاء میں تھا کہ میں نے محسوس کیا کہ وہاں کا ہر شہری بہت کوشش اور محنت میں سبقت لے جانے کی کوشش میں ہے اور یہی کوشش اس کی کامیابی کا ذریعہ تھی۔ وہ اپنے ہر کام میں ایسا کامیاب کہ کبھی ناکام نہیں۔

جرمن کے عظیم شاعر گوئٹے کا کہنا ہے:

''جہاں بھی تو ہے پوری طرح وہیں ہو۔''

یہ ایک بہت بڑا منتر ہے کہ کام کرو صرف ایک بار (ایک بار میں ہی) کرو جو کام ہاتھ میں ہے اس میں اپنی ساری شخصیت کو مرکوز کر دو۔ نتیجہ کیا ہوگا، یہ مت سوچتے رہو۔ کام ختم کرنے پر کچھ بھی ہو، پچھتاوا نہ کریں۔

اپنی قوتوں کو یکسو نہ کریں۔

ایک عظیم مفکر کا قول ہے کہ

''نوجوانوں کے کاروبار میں ناکام ہونے کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے دل کو یکسو نہیں کر پاتے۔''

کیا ہر ایک شخص جو بڑا بنا ہے ہر ایک شخص جو کامیاب ہوا ہے، اس نے اپنی قوتوں کو ایک خاص طرف محدود نہیں کیا، اس سے کوئی فائدہ نہیں کہ مکمل طور پر توجہ دیئے بغیر کام کریں۔ مناسب یہ ہے کہ ایک کام پوری توجہ سے کریں۔ وہ کام جو آپ کے اس لمحے کی ضرورت ہے آج کے بے حد مرکوز زمانے میں جو اپنی کوششوں کو بکھیرتا ہے وہ کامیاب ہونے کی امید نہیں کر سکتا۔ ذہنی چنچل پن کئی ناکامیوں کا باعث ہے۔ کمزور عزم، ڈگمگاتی توجہ، ان کے لئے بیسویں صدی میں کوئی مقام نہیں ہے۔ ایسی محنت جو غلط سمت میں کی جائے۔ صرف اپنی قوت کار کو برباد کرنا ہی ہے یہ بھی ہوسکتا ہے کہ انسان ہمیشہ کام کرتا رہے، پھر بھی زندگی میں آگے نہ بڑھے۔ ایک بچے نے اپنے کھلونے کے انجن کے بارے میں کہا:

''یہ ایک گاڑی کی طرح بھاپ نکالتا ہے یہ انجن کی طرح سیٹی دیتا ہے، لیکن یہ

marfat.com

Marfat.com

جاتا کہیں نہیں ہے۔"

گائے پر نظر جماؤ:۔

کسان نے اپنے نئے نوکر سے کہا:۔

"دیکھو، سنو، اس طرح کام نہیں چلے گا، تمہارا ہل ٹیڑھا چلتا ہے۔ ان لکیروں پر پیدا فصل کسی کام کی نہیں ہوگی۔ اپنی آنکھیں کھیت کے پار کسی چیز پر جمائے رکھو اور اطرف چلتے جاؤ۔ دیکھو وہ گائے کھیت کے پار کھڑی ہے، ہل چلانا شروع کرو، اور آنکھیں اس پر جمائے رکھو تو تمہارا ہل سیدھی لکیر پر چلے گا۔"

"بہت اچھا جناب!"

دس منٹ بعد جب کسان لوٹا تو ہل سارے کھیت میں چکر میں گھوم رہا تھا۔

"ارے رکو رکو!"

پیٹرک وہیں سے بولا:۔

"جناب میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں نے آپ کے کہنے کے مطابق ہی کام کیا ہے۔ میں تو گائے پر آنکھیں جمائے سے سیدھا جانا چاہتا ہوں۔ لیکن گائے تو کہیں ایک جگہ ٹھہرتی ہی نہیں۔"

گھومتا پھرتا مقصد! اس کے پیچھے ادھر اُدھر بھٹکتے پھرنا، زندگی کا بلا مقصد، بے سوچے سمجھے اور احمقانہ نظام، یہ اور کیا ہے سوائے ناکامی کو دعوت دینے کے؟

جو ناکام ہوتے ہیں اور جو کامیاب ہوتے ہین۔ ان کے درمیان کا یہ بڑا فرق اس وجہ سے نہیں ہے کہ ان میں سے ہر ایک نے کتنا کام کیا ہے۔ اصلی وجہ یہ ہے کہ عقلندی سے کتنا کام کیا ہے۔ ایک شخص جس میں عقل کی صرف ایک اکائی ہے۔ لیکن وہ ایک جامع مقصد پر اپنی قوتوں کو مرکوز کر دیتا ہے وہ اس شخص سے زیادہ کامیابی سے کام کرتا ہے جس میں عقل کی اکائیاں تو دس ہیں، لیکن جو اپنی قوتوں کو بکھیرتا پھرتا ہے اور اسے کبھی یہ معلوم نہیں ہوتا کہ اب آگے کیا کرنا ہے ایسے شخص کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا، جس کا کوئی جامع مقصد ہوتا ہے اور جو اس میں تن من دھن سے پوری شخصیت سے لگ جاتا ہے بڑی سے بڑی تعلیم،

marfat.com

Marfat.com

محنت ارادی اس کا مقابلہ کرنے کے قابل نہیں ہے۔ بلا مقصد زندگی ضروری ہی ناکام ہوگی۔

کنارڈ وہائٹ سٹار کمپنی کے جہاز کیا کرتے ہیں؟

ایک مشہور ڈرامہ نگار کا کہنا ہے کہ

''یہ ٹھیک ہے کہ کچھ ایسی کشتیاں بھی قسمت سے ساحل پر آلگتی ہیں۔ جنہیں اچھی طرح ٹھیک سمت میں نہیں چلایا گیا۔ تو بھی مجموعی طور پر جو شخص بے دلی سے ادھر سے ادھر جاتا رہتا ہے۔ ملاحوں کی زبان میں جمائی لیتا رہتا ہے، پہلے اس راستے سے جاتا ہے پھر اس سے یہ بالکل طے ہے کہ وہ زندگی کے سفر کے نصف مکمل ہونے سے پہلے ہی اٹھا کر پھینک دیا جائے گا۔ اگر ہم کسی فیکٹری میں جائیں جہاں کے قطب نما تیار کیے جاتے ہیں تو ہم دیکھیں گے کہ سوئیاں جب تک مقناطیسی نہیں کر دی جاتی ہیں تو ان میں خاص قوت آجاتی ہے اس لحہ ان کا منہ صرف شمال کی طرف رہتا ہے اور اس کے بعد وہ ہمیشہ سچائی سے اسی سمت کی طرف اشارہ کرتی رہتی ہیں۔ کوئی بھی شخص کبھی بھی کسی ایک سمت کی طرف مستقل طور سے چہرہ اٹھائے ہوئے نہیں رہ سکتا، جب تک کہ وہ کسی مثالی زندگی کا انتخاب نہیں کر لیتا۔ بغیر کسی زندگی کے منصوبے کے کام کرنا ایسی ہی بے وقوفی ہے جیسا کہ بغیر سمت نما آلے کے سمندر میں جانا۔ جس جہاز کا پتوار ٹوٹ جاتا ہے چاہے اس کا انجن بھاپ سے بھرا ہوا اور چاہے وہ دارا وقت تیرتا رہے وہ کسی بھی بندرگاہ پر پہنچتے ہیں اور جب طوفان اٹھ رہا ہوتا ہے اور کہر چھا جاتا ہے۔ تب بھی وہ چلتے جاتے ہیں۔ ان کے سامنے صرف ایک مقصد ہوتا ہے اور وہ ہے بندرگاہ، جہاں انہوں نے پہنچنا ہے وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے کہ موسم کیسا ہے۔ کون سی رکاوٹ ان کے مقابلے میں آتی ہے برعکس حالات میں بھی ان کے جہازوں کے بندرگاہوں پر پہنچنے کی پیشنگوئی کی جاسکتی ہے۔ بوسٹن کے لئے چلا ہوا ان کا جہاز کبھی بھی نیویارک نہیں پہنچا۔ نوجوان کسی ایک سب سے اچھے لگنے والے مقصد کے بارے مرکوز ہو سکتے ہیں۔ پوری طرح سے ان کو مکمل کرنے میں لگے رہنا۔ اندھا ہو کر اس پیشے یا کام میں محویت جو کہ کچھ دیر کے لئے اور سب ہو سکنے والے زندگی کے رستوں کو بھلا دے۔ جو شخص زندگی میں خوفناک طور سے ناکام رہتے ہیں۔ وہی ہیں جو بلا مقصد ہیں۔ کام میں دلچسپی نہ

marfat.com

Marfat.com

لینے والے ہیں۔ چنچل ہیں، بے دلی سے کام کرنے والے ہیں ان کی فطرت میں پرعزم طور سے کام میں لگے رہنے کا اپنے کاموں کو ایک لڑی میں پرونے کا، اپنی زندگی کو سمت دینے کا اور زندگی کو بامعنی کرنے کی خوبی نہیں ہوتی۔ ہم خود بخود ایسے آدمی کی تعریف کرتے جو کوئی بامقصد نشانے کو مقرر کرکے میں کھو جاتا ہے جو کچھ بھی وہ کرتا ہے اس میں ایک اخلاقی سچائی ہوتی ہے کیونکہ اس کے کاموں کا مقصد ہوتا ہے ان میں ایک جستجو ہوتی ہے، ان میں ایک مطلب ہوتا ہے۔ یہ سب خوبیاں فعال ہیں۔ جو شخص بھی ایسے شخص کے زیرِ اثر آتے ہیں وہ خوبی کو قبول کر لیتے ہیں۔

ماہر بنیں!

میجر ولیم میک فنٹے اوہیو علاقے سے کانگرس کا ممبر منتخب ہوا تھا۔ صدر رئیس نے اسے مندرجہ ذیل مشورہ دیا تھا۔

''کامیابی اور شہرت حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ تم کسی خاص سمت کی طرف چلو۔ ایسا کبھی نہ کرو کہ جو بھی تجویز یا بل سامنے آئے اس پر بولنا شروع کر دو۔ تم خود کو اسی خاص مطالعہ میں محدود رکھو۔ جس کا تم خاص طور سے مطالعہ کرتے ہو۔ ماہر بنو! قانون کی کوئی شاخ لے لیں اور اسے اپنے مطالعے کا موضوع بنا لو۔ تم چونگی کا موضوع کیوں نہیں لے لیتے؟ یہ ایسا موضوع ہے جو آئندہ برسوں تک مقرر نہیں ہوگا۔ اس میں مطالعہ کا بڑا موقع ہے۔''

ولیم کے کان میں صدر کے یہ الفاظ گونجتے ہیں، اس نے چونگی کےموضوع کا خاص مطالعہ شروع کر دیا اور جلد ہی اس موضوع کے خاص ماہرین میں ان کا شمار ہونے لگا اور جب اسمبلی کے ذریعے ان کا چونگی بل پیش کیا گیا تو وہ ان کی کانگرسی زندگی کا بہترین لمحہ تھا جو شخص اپنے آپ کو پوری طرح ایک سوچ کی طرف مرکوز کر دیتا ہے وہ ضرور کچھ نہ کچھ حاصل کر لیتا ہے اور اگر اس میں اہلیت اور عام علم ہے تو اس کی کامیابی اور بھی زیادہ ہوگی۔

خود کو ڈھال لینے کی خوبی زندگی کو چلانے کے لئے از حد ضروری ہے لیکن اس کے ساتھ یہ بھی سچ ہے کہ آپ جس کسی کام میں لگے ہوں عظیم شاعر گیٹے کے الفاظ میں تمہیں

marfat.com

Marfat.com

پوری طرح وہیں ہونا چاہئے تمہیں اس کے لئے کام کرنا ہے، اس کے لئے زندہ رہنا ہے اس میں اپنا دل، قوت، توانائی، دماغ اور روح سب کو نذر کر دینا ہے۔ کامیابی خود آ کر تمہارے گلے میں جیت کا ہار ڈالے گی۔ جو آج کامیاب دکھائی دیتے ہیں۔ وہ سب ایسے لوگ ہیں جن کے سامنے ٹھوس خیالات ہیں۔ جن کی زندگی میں کوئی ایک اور بے حد پیارا مقصد ہے۔

میں اس کی مثال کی صورت میں جان ہاپکنس کی داستان حیات پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ خدا کی طرف سے مجھے یہ کام سپرد ہوا ہے کہ میں اپنی دولت میں اضافہ کروں۔ بہت زیادہ دولت جو میں کماتا ہوں وہ ادھار مانگنے والوں یا بھکاریوں کے لئے نہیں ہے۔ لوگ اسے بڑا کنجوس کمینہ، کوڑی کو دانت سے پکڑنے والا کہتے تھے۔ لیکن اس پر اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا تھا۔ کئی برسوں سے اس کا ایک ہی مقصد تھا۔ کئی لاکھ ڈالر کمانا۔ وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہوا۔ اس کے بعد اس نے اپنی جمع شدہ دولت فراخدلی سے عطیہ دے دی۔ پچاس لاکھ ڈالر ایک بڑی یونیورسٹی کو دیے اور بیس لاکھ دوسرے فلاحی اداروں کو دیے اس نے اپنی کاروباری زندگی کے آغاز میں جو منصوبہ بنایا تھا۔ وہ سب اس کے مطابق ہے۔

بڑے مقصد کی ترغیب:

سنتا ہوں آواز ایک میں، جسے نہ سن سکتے تم ہو
جو کہتی ہے کبھی ٹھہرنا مت لمحہ بھی زندگی کے راستے پر
دیکھ رہا میں ہاتھ ایک جس کو نہ دیکھ سکتے تم ہو
جو کرتا ہے مجھے اشارہ، آگے دور دور بڑھ کر

جب مشہور ڈاکٹر جارج ایفشارڈی کی عمر انیس سال کی تھی تو اس نے اپنے امیر باپ سے کہا کہ میں طویل چھٹیوں میں باہر جا کر کچھ پیسہ کمانا چاہتا ہوں۔ بوڑھے باپ نے سمجھانے کی کوشش کی کہ بیٹا نہ جائے۔ ایک دن وہ نوجوان ڈگلس کی تجارتی ایجنسی میں گیا۔ آج کل یہ ایجنسی آر جی ڈن کے نام سے مشہور ہے۔ ایجنسی میں جا کر نوجوان شارڈی نے مسٹر ڈگلس کو کہا:۔

marfat.com
Marfat.com

''مجھے کچھ کام چاہیے۔''

مسٹر ڈگلس نے جواب دیا:۔

''ہمارے پاس اس وقت ایسا کوئی کام نہیں جو تمہیں دے سکیں۔''

نوجوان نے کچھ بے عزتی محسوس کرتے ہوئے کہا:۔

آپ کے پاس ہے۔''

اسے خاکے بنانے کی اچھی مشق تھی۔قلم سے کچھ لکیروں سے اس نے ایک خوبصورت ہنس بنادیا اور مسٹر ڈگلس کو دکھایا۔

انہوں نے حیرت سے کہا:۔

''کیا تم تصویریں بنانا جانتے ہو؟''

''ہاں''اس نے عاجزی سے کہا۔

''اچھا ہم تمہیں آٹھ ڈالر فی ہفتہ دیں گے اور زیادہ وقت کے آٹھ سینٹ فی گھنٹہ دیں گے۔''

مسٹر ڈگلس نے کہا۔

نوجوان بولا:۔

''مجھے منظور ہے۔''

مسٹر ڈگلس نے کہا:۔

''تو پھر کل سے کام شروع کردو۔''

نوجوان بولا:۔

''کیوں ابھی شروع کرنے میں کیا ہرج ہے؟''

مسٹر ڈگلس نے کہا:۔

''اچھا ابھی شروع کردو۔''

اور منیجر سے کہا کہ اس لڑکے ایک ڈیسک دے دو۔

مسٹر ڈگلس کو فوراً ہی معلوم ہوگیا کہ نوجوان ایک سو پچاس الفاظ فی منٹ کی رفتار سے شارٹ ہینڈ میں لکھ سکتا ہے ایک دن انہوں نے اس کے سامنے اخبار کا ایک مضمون پڑھ

marfat.com

Marfat.com

کر ٹیسٹ لیا۔ انہوں نے اسے اپنا ذاتی سیکریٹری کا کام کرنے کے لئے کہا۔ نوجوان نے انکار کر دیا اور کہا کہ:۔

''میں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں۔''

مسٹر ڈگلس نے اس کی حوصلہ شکنی کرتے ہوئے کہا:۔

''تمہارا دماغ کاروبار کے لئے بنا ہے تم کبھی ڈاکٹر نہیں بن سکتے۔''

بیس سال بعد مسٹر ڈگلس شارڈی کے یہاں علاج کرانے کے لئے گئے۔

موگمر کا کہنا ہے:۔

''سوائے ایک واضح اور مضبوط مقصد اور ارادے کے کامیابی کے لئے کوئی دوسری سڑک نہیں ہے کسی بھی کامیابی کے لئے کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہوتا ہے۔''

ٹھیک قیمت ادا کرنا:۔

اگر آپ کسی کام میں یوں لگے ہوں کہ آپ کا سب کچھ وہی ہے تو آپ اس سے پورا فائدہ اٹھالیں گے کیونکہ آپ نے ٹھیک قیمت ادا کر دی ہے یہ قیمت ہے ایمانداری، محنت اور عقل سے کام کرنا۔

زندگی جدوجہد کے علاوہ کیا ہے؟

پرانے ہیرو کے قول کے مطابق ''تیز و طرار لوگ اسے طاقت سے لے لیتے ہیں۔''

ایک تاجر کے یہاں کسی نوجوان نے ملازمت کے لئے عرضی دی تھی۔ تاجر نے اس کے بارے میں کہا:۔

''ہاں! میں جانتا ہوں کہ اسے نوکری کی ضرورت ہے وہ ایماندار ہے اور اس عہدے کے لئے کافی ٹھیک ہے لیکن گزشتہ ہفتے سے دفتر سے گھر لوٹتے ہوئے اسے گلی کے کونے میں کچھ نکمے مکار لوگوں کے ساتھ گپیں مارتے دیکھتا ہوں۔ میں اپنی نوکری میں کسی ایسے نوجوان کو رکھنا نہیں چاہتا ہوں جو کسی گلی کے کنارے کھڑا سگریٹ پی کر میرے کام کو بدنام نہ کرے۔ اپنا خالی وقت اسے کچھ زیادہ سنجیدہ کام میں گزارنا چاہئے۔

marfat.com

Marfat.com

ہنری جے ریمنڈ:

''ٹریبون'' اخبار میں ہوریس گریلے کے ساتھ مشترکہ ایڈیٹر تھا۔ شروع شروع میں اسے آٹھ ڈالر فی ہفتہ تنخواہ ملتی تھی، پھر بھی وہ اوسطاً بارہ چودہ گھنٹے فی دن کام کرتا تھا۔ جب وہ ''نیویارک ٹائمز'' کا ایڈیٹر بنا تو پہلے شمارے میں بارہ کالم سے زیادہ اس کا مواد لکھا ہوا ہوتا تھا۔ ڈینئل ویبسٹر کی موت پر اس نے ایک ہی نشست میں چودہ کالم لکھے تھے۔

لارڈ کیمبل:

جب طالب علم تھے تو انہوں نے لکھا تھا۔

''کامیابی کا کوئی بھی موقع حاصل کرنے کے لئے مجھے دوسروں کی بجائے زیادہ مضبوطی سے محنت کرنی چاہیے۔ جب میرے ساتھی تھیٹر میں ہوں، مجھے اپنے کمرے میں ہونا چاہیے، جب وہ سو رہے ہوں۔ مجھے پڑھنے میں محو ہونا چاہیے جب وہ سیر سپاٹے کے لئے گاؤں گئے ہوں، مجھے شہر میں رہ کر کام کرنا چاہیے۔''

مسٹر جسٹس ڈیوڈ وڈ نے فیلڈ کا قول ہے:۔

''جو اپنے ساتھیوں سے جلدی سو کر اٹھتا ہے۔ اور اپنی صحت کی حدود میں رہتے ہوئے زیادہ کام کرتا ہے وہ فاتح ہوگا۔''

نکولا ٹیسلا کا کہنا ہے:۔

''زندگی میں کامیاب ہونے کے لئے انسان کو زیادہ سے زیادہ مشکل کام کرنا چاہیے اسے دن رات لگاتار کام کرتے رہنا چاہیے۔ دنیا میں کوئی اقتدار کا راستہ نہیں ہے یہ سوچ کا نظریہ ہے جس کا کہ میں نے برسوں مشاہدہ کیا ہے۔''

ٹیسلے کی زندگی اپنی تجربہ گاہ میں باقاعدہ محنت کرتے ہوئے گزری، وہاں صبح کے آٹھ سے شام کے آٹھ بجے تک وہ سارا دن کام کرتا تھا۔ دوپہر کا کھانا بھی عموماً تجربہ گاہ میں

marfat.com

Marfat.com

بیٹھ کر کھاتا تھا۔ دو سال میں وہ دو بار تھیٹر گیا۔ مشکل سے کبھی وہ کسی سے ملاقات کیلئے وقت نکالتا تھا۔ اس بارے اکیلا میسلا ہی نہیں ہے۔ جتنے عظیم کامیاب لوگ ہیں۔ انہیں اپنا مقصد پورا کرنے کے لئے عموماً یہ کرنا ہی ہوتا ہے۔ جس (مقصد) کے لئے وہ جیتے ہیں۔

ایک حوصلہ مند نوجوان فنکار نے ایک خوبصورت تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا:۔

''کاش! میں بھی اس طرح اپنے خیالات کینوس پر اتار سکتا۔''

اس کے استاد نے ماہرانہ انداز سے کہا:۔

''کینوس پر خیالات، کینوس پر ترتیب سے کوئی دس ہزار بار کرنا سیکھو گے، تو تمہارے خیالات کی تعبیر ہوگی۔''

دنیا انعام کی صورت میں:

رابرسٹن کا قول ہے کہ،

''یہ دنیا انہیں انعام کی صورت میں دی جاتی ہے جو اپنے کام میں ایماندار ہیں۔''

کامیابی کے لئے یہ پہلی شرط ہے کہ آپ کو اپنے کام سے پیار ہو۔ بہترین کام تب ہی کیا جا سکتا ہے۔ جب کہ کرنے والے کو اس سے پیار ہوتا ہے۔ اپنا فرض اچھی طرح ادا کرنے سے انسان کو اطمینان ملتا ہے، جو انسان کسی خاص کام میں کامیاب ہوئے ہیں۔ کیا انہوں نے ایک باریک ترین قسم کے جوش کا احساس نہیں کیا ہے؟ کیا جانا جیکب آسٹر نے اپنے کمرے کی دیوار پر بہترین قسم کی پشم (فر) نہیں لٹکا رکھی تھی، جیسے کہ دوسرے لوگ خوبصورت تصاویر لگاتے ہیں؟ کیا یہ جوش سے اس پشم کو جھٹکا نہیں دیتا تھا کہ چھاؤنی میں اس کے دام دو سو ڈالر اٹھیں گے؟

موٹیئن کا کہنا ہے کہ انسان کچھ نہیں، جب تک کہ وہ جوش میں نہیں ہے سب چیزوں سے بڑھا ہوا ایک جوش ہر ایک ایجاد، ہر ایک بہترین تصویر اور مجسمے، ہر ایک عظیم نظم، ہر ایک ناول یا افسانے میں ظاہر ہونا چاہیے، تب ہی ساری دنیا سانس روک کر اس کی تعریف کرتی ہے۔

marfat.com

Marfat.com

جوانی کا روکا جا سکنے والا جادو کن عناصر سے بنتا ہے؟ صرف بھرتے جوش سے جوانی کو کبھی آگے اندھیرا نہیں دکھائی دیتا۔ وہ بھول جاتی ہے کہ ناکامی نام کی بھی کوئی چیز ہے اس کا تعین ہوتا کہ ساری نسل انسانی اس کی آمد کے انتظار میں بیٹھی ہے اور سب اس کی قیادت کی تعمیل کریں گی۔

ایمرسن کا قول ہے:

''جب کوئی انسان اپنے کام میں دل لگا دیتا ہے اور اس میں اپنی پوری کوشش کر لیتا ہے تو اسے سکون اور اطمینان کا احساس ہوتا ہے اگر وہ دوسرے طریقے سے کرتا تو اسے کسی طرح سے بھی سکون نہ ملتا۔ اس کی کوئی اہمیت نہیں کہ تمہارا کام کیا ہے، کوئی بھی کام ہو، تم اس طرح کرو کہ وہ تمہارا ہو۔ تم پھیری والے ہو یا مبلغ لوہار ہو صدر مملکت، ہونا چاہیے کہ جو کچھ بھی تم کرو، تمہاری ہڈیوں میں سمایا ہوا اور تم ایک ایسا مادہ اصل مادہ دریافت کرو کہ آسمان اور زمین کا جلوہ اور روشنی تمہارے اندر ظاہر ہو۔ (بحوالہ ورلڈ مین اینڈ ڈائمنڈ)

marfat.com

Marfat.com

والدین کی اطاعت اور جدید سائنس

روحانیات کے مشہور ماہر ڈاکٹر نکلسن ڈیوڈ اور نفسیات کے ماہر استاد پروفیسر ملن کیم کی رپورٹ اور ریسرچ بغور دیکھی جائے تو دونوں کی باتیں ہم آہنگ ہیں ان کی رپورٹ کے مطابق:۔

''والدین جوں جوں بوڑھے ہوتے جاتے ہیں ان کی محبت بڑھتی رہتی ہے اور والدین محبت کی نگاہوں میں ایک روشنی کا پیٹرن بن کر اولاد کے حق میں صحت اور تندرستی کا باعث بنتا ہے۔

والدین ہزاروں میل دور اپنی نیک تمناؤں کے ذریعے غیر مرئی شعاعوں کا سلسلہ اولاد تک پہنچاتے رہتے ہیں۔ چاہے والدین بیمار ہوں لیکن ان میں غیر مرئی شعاعوں کی طاقت ہرگز کمزور نہیں ہوتی وہ بڑھتی رہتی ہے۔

والدین اگر قریب ہوں تو ان کی محبت بھری شعاعیں جسم اور اعصاب (Nerves) کی تقویت اور لچک کا باعث بنتی ہیں والدین کا لمس ذہنی عوارضات کو ختم کرتا ہے۔ نفسیاتی الجھن کو دور کرتا ہے اور جسم غیر فانی ہو جاتا ہے۔

''میں جب اپنی ماں سے محبت بھری نگاہیں ملاتا ہوں تو میرے اندر قرار اور سکون کی لہر داخل ہو جاتی ہے۔'' (اسلام اور مستشرقین)

تمام مغربی ماہرین مسلسل تحقیق کے بعد اس بات پر پہنچے ہیں کہ تابعداری والدین کی غیر مرئی شعاعوں کے یونٹ میں ہلچل پیدا کر دیتی ہے اور پھر ان سے مثبت غیر مرئی شعاعیں نکل کر انسان کے جسم میں داخل ہو کر اس کی صحت و تندرستی کا باعث بنتی ہے اور یہی شعاعیں اس کے گرد ایک مضبوط مرکز قائم کر کے اسے مصائب، آفات اور تکالیف سے

marfat.com

Marfat.com

بچاتی ہیں۔

پھر جب یہی آدمی نافرمانی کرتا ہے تو اس وقت بھی والدین کی غیر مرئی شعاعوں کے یونٹ میں ہلچل پیدا ہوتی ہے۔ لیکن چونکہ والدین کا غصہ، غم اور فریاد شامل ہوتی ہے اس لئے اس یونٹ سے منفی شعاعیں نکل کر اس کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

والدین سے سلوک اور اس کا انجام:

تجربات و مشاہدات نوری۔

(از پروفیسر ڈاکٹر نور احمد نور صاحب)

بطور ڈاکٹر ہم اپنے سامنے ہر قسم کے لوگ مرتے دیکھتے ہیں۔ بعض اموات ہم سب کے لئے ایک سبق چھوڑ جاتی ہے۔ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جو لوگ والدین سے نیک سلوک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اس دنیا کے مسائل بھی حل کر دیتے ہیں۔ حتیٰ کہ ایسے موذی امراض سے جن کا ہمارے پاس علاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو شفا دیتے ہیں اور اچھی موت نصیب ہوتی ہے اور جو لوگ اپنے والدین کے ساتھ بدسلوکی کرتے ہیں ان کو دنیا ہی میں سزا ملتی ہے اور بری موت مرتے ہیں۔

باری تعالیٰ ہم سب کو اپنے والدین کی قدر دانی کی توفیق عنایت فرمائے۔

چند مشاہدات جو حقیقت پر مبنی ہیں پیش خدمت ہیں۔

ماں کی دعا:

- میں جب فرسٹ پروفیشنل ایم بی بی ایس کا امتحان دے رہا تھا تو بخار ہو گیا۔ بخار کے ساتھ اناٹومی کا پرچہ دیا۔ جس میں چھ میں سے ایک سوال بالکل غلط ہو گیا۔ جب گھر واپس آیا تو والدہ صاحبہ نے پرچہ کے متعلق دریافت فرمایا تو میں نے بتایا کہ بخار کی وجہ سے میرا ایک سوال بالکل غلط ہو گیا۔ میری والدہ صاحبہ نے یقین سے فرمایا کہ میں دعا کروں گی غلط سوال بھی انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔ جب میرا نتیجہ نکلا تو میں اپنی کلاس میں اول نمبر پر آیا اور مجھے اول آنے کی وجہ سے

marfat.com

Marfat.com

تمغہ بھی ملا۔ ماں کی دعا کا اثر ایسا ہوا کہ غلط سوال کے بھی پورے نمبر ملے اور کلاس میں اول پوزیشن رہی۔

○ ایک پروفیسر صاحب کو دل کا دورہ پڑا۔ دورہ اتنا شدید تھا کہ بچنا محال تھا۔ ان کی والدہ ان کے بستر کے قریب بیٹھی یہ دعا کر رہی تھیں جو ہم سب نے سنی

"باری تعالیٰ میں اپنے اس لڑکے سے راضی ہوں تو بھی راضی ہو جا۔"

ہم لوگ تو علاج میں مشغول تھے اور وہ بی بی دعاؤں میں مستغرق تھیں۔

جب پروفیسر صاحب کا آخری وقت آیا تو انہوں نے بلند آواز سے کلمہ پڑھا، مسکرائے اور پھر اللہ کو پیارے ہو گئے۔

والدین کی دعا کا اثر:

۱۹۶۷ء کا واقعہ ہے کہ میں اسسٹنٹ پروفیسر میڈیسن کی آسامی کے لئے پبلک سروس کمیشن میں پیش ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور والدین کی دعاؤں کی وجہ سے مغربی پاکستان میں اول نمبر پر رہا۔ مگر مجھے چند وجوہات کی بنا پر نوکری نہ دی گئی۔ چنانچہ مجھے سعودی عرب جانا پڑا جس کا میرے والدین کو بہت صدمہ ہوا۔

انہوں نے رات دن میری واپسی اور ایسی ہی آسامی پر چناؤ کے لئے دعائیں کیں۔

میرا واپس آنا اور کمیشن کے لئے چنا جانا ناممکن تھا۔ مگر ان بزرگوں کی دعاؤں کی برکت سے نہ صرف مجھے حج اکبر کی سعادت نصیب ہوئی بلکہ ایک سال کے اندر ہی اندر مجھے وہی آسامی مل گئی جس کا میں اپنے آپ کو اہل سمجھتا تھا اور میری سینیارٹی میں بھی فرق نہ آیا۔

والدین کی دعا کی وجہ سے مہلک مرض سے نجات

میرے ایک دوست جو کراچی میں بینک آفیسر ہیں چند سال قبل ایک مہلک مرض میں مبتلا ہو گئے۔ ان کو یرقان کے مرض نے اتنا کمزور کر دیا کہ بے ہوش ہو گئے۔ پیٹ میں پانی پڑ گیا اور گردوں نے بھی کام کرنا چھوڑ دیا۔ اس بینک آفیسر کی نوجوان لڑکیاں تھیں اور والدین کے لئے صرف یہی ایک سہارا تھا۔

marfat.com
Marfat.com

بیماری لاعلاج ہو جانے کی وجہ سے انہوں نے مجھے کراچی بلایا کہ اس کا آخری وقت تھا۔ میں یہاں سے کراچی گیا اپنے دوست کو زندگی کے آخری لمحات میں دیکھ کر اور اس کی ذمہ داریاں دیکھ کر بہت ہی صدمہ ہوا۔

میرے جانے سے پہلے ۱۸ ڈاکٹرز صاحبان اس کو دیکھ کر جا چکے تھے اور سب نے بتا دیا کہ یہ مرض لاعلاج ہے اتفاق کیا۔ مگر ایک چیز کی کمی پائی وہ یہ کہ طریقہ کے مطابق علاج نہیں ہو رہا۔

میں نے ان کے والدین کو بٹھا کر سمجھایا کہ اگر علاج صدقہ کر کے، دو نفل پڑھ کر دعا مانگنے کے بعد شروع کریں تو مجھے باری تعالیٰ کی ذات سے یقین ہے کہ اس کو شفاء ہو گی۔ اس کے والدین کو بھی بتایا کہ والد کی دعا اپنے لڑکے کے لئے بہت اثر رکھتی ہے اور باری تعالیٰ اس دعا کو رد نہیں فرماتے۔ انہوں نے صحیح طریقہ سے وہی علاج شروع کیا جو پہلے جاری تھا اور باری تعالیٰ سے شفا کے لئے متواتر تین دن تک فریاد کرتے رہے۔ وہاں کے سب لوگ بتاتے ہیں کہ تیسرے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوئی گردوں نے کام شروع کر دیا، یرقان اور پیٹ کا پانی غائب ہونا شروع ہو گیا اور ایک ہفتہ کے اندر اندر باری تعالیٰ نے اسے مکمل شفاء دے دی۔

مجھے کراچی سے واپس آئے ہوئے چودہ دن ہوئے تھے میرے اس دوست کا خط ملا جو اس نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور تسلیم کیا تھا کہ والدین کی دعا نے اس کو لاعلاج مرض سے مکمل طور پر شفا نصیب فرمائی۔

سائنسی علم کے مطابق ایسے مرض سے بچنا بالکل ہی ناممکن ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو سب کام ممکن ہیں۔

انا اللہ علی کل شی قدیر

والدین کی بددعا سے بری موت کے مشاہدات:

○ میرے والد صاحب کے ایک دوست کے متعلق مشہور تھا کہ جب اس کی والدہ قریب المرگ تھی تو اس نے اس کے ساتھ بدتمیزی کی اور وہ بے چاری اکیلی پڑی رہی اور

marfat.com

Marfat.com

اسی حالت میں مر گئی۔

- میں اس جستجو میں تھا کہ جو والدین کے ساتھ برا سلوک رکھے اس کا خاتمہ کیسے ہوتا ہے؟ زندگی کے ایام گذرتے گئے۔ قریباً اس واقعہ سے تیس سال بعد یہ صاحب جو اپنی والدہ کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آئے تھے بیمار ہوئے اور دستوں کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے۔
- میرے والد صاحب مجھے ان کے علاج کے لئے لے گئے میں نے دیکھا تو یہ بہت کمزور تھے اور رو رہے تھے میں نے اس کو غذا بتائی تو رونے لگ گئے اور بتایا کہ اس کے تین لڑکے ہیں مگر اس کی پرواہ نہیں کرتے کئی دنوں سے بیمار پڑا ہوں مگر ایک دفعہ بھی ملنے نہیں آئے۔
- چنانچہ اسی حالت میں اس کی موت واقع ہو گئی وہ شخص رات کو تنہائی میں انتقال کر گیا۔ صبح کے وقت جب محلہ والوں نے دیکھا تو چیونٹیاں اس کو کاٹ رہی تھیں اور وہ خدا کو پیارا ہو چکا تھا۔ واقعی والدہ سے زیادتی کرنے والے کو اسی دنیا میں سزا مل کر رہتی ہے۔
- میرے وارڈ میں ایک نوجوان گردے فیل ہو جانے کی وجہ سے مرا۔ تین دن تک حالت نزع میں رہا۔ اتنی بری موت مرا کہ آج تک ایسی موت میں نے پچھلے ۳۰ سال کے عرصے میں نہیں دیکھی۔ اس کا منہ نیلا ہو جاتا تھا۔ آنکھیں باہر نکل آتی تھیں اور منہ سے دردناک آوازیں نکلتی تھیں جیسے کوئی اس کا گلا دبا رہا ہو۔
- مرنے سے ایک دن قبل یہ کیفیت زیادہ ہو گئی۔ آواز اور زیادہ تیز ہو گئی اور وارڈ سے دوسرے مریض بھاگنے شروع ہو گئے۔ چنانچہ اس کو وارڈ سے دور ایک کمرے میں منتقل کر دیا گیا تاکہ آواز کم جائے مگر پھر بھی یہ حالت جاری رہی اس کا والد مجھے یہ کہنے کے لئے آیا کہ اسے زہر کا ٹیکہ لگا دیں تاکہ مر جائے ہم سے ایسی حالت دیکھی نہیں جاتی۔
- میں نے اس کے والد صاحب سے پوچھا کہ اس نے کیا خاص غلطی کی ہے؟ اس کا والد فوراً بول اٹھا کہ یہ شخص اپنی بیوی کو خوش کرنے کے لئے ماں کو مارا کرتا تھا

marfat.com

Marfat.com

اور میں اس کو بہت روکا کرتا تھا یہ بری موت اس اک نتیجہ ہے۔

- میرا ایک دوست اپنی بستی میں رشتہ داروں سے ملنے گیا وہاں ایک واقعہ ہوا تھا جو درج کرر ہا ہوں۔
- اس بستی میں ایک کسان کے گھر اس کی ماں اور اس کی بیوی کے درمیان ہمیشہ جھگڑا رہتا تھا۔کئی دفعہ اس کی بیوی ناراض ہو کر چلی گئی بہت منت سماجت سے اس کو واپس لے آتا تھا۔اس کی بیوی نے آخری بار یہ شرط یاد رکھی کہ تو اپنی ماں کو ختم کر دے تو پھر میں تمہارے گھر آؤں گی۔اس کسان نے روزانہ کے اس جھگڑے سے تنگ آ کر آخر کار اپنی ماں کو ختم کرنے کا پروگرام بنایا۔
- وہ کسان روزانہ کماد (گنا) کھیت سے کاٹ کر بازار میں بیچا کرتا تھا۔ایک دن اپنی ماں کو کھیت میں اس بہانے لے گیا کہ وہ کماد کا گھٹا اس کے سر پر رکھوا دے۔ چنانچہ والدہ کو ساتھ کھڑا کیا اور کماد کاٹنا شروع کر دیا اور ایک دم اپنی کلہاری سے ماں کو ختم کرنے کے ارادے سے حملہ کیا تو زمین نے اس کے پاؤں پکڑ لئے کلہاڑی دور جا پڑی اور اس کی ماں چلاتی ہوئی اپنی جان بچانے کے لئے گاؤں کی طرف بھاگ گئی۔
- اسی دوران زمین نے آہستہ آہستہ کسان کو نگلنا شروع کر دیا تو کسان نے چلانا شروع کیا۔اونچی آواز سے اپنی ماں کو پکارتا اور معافی مانگتا رہا۔مگر کھیت دور ہونے کی وجہ سے لوگوں تک اس کی آواز بہت دیر کے بعد پہنچی۔
- جب لوگ وہاں پہنچے تو چھاتی تک زمین اس کو نگل چکی تھی اور اس کا سانس بھی بند ہو رہا تھا۔اسی حالت میں آہستہ آہستہ زمین میں دفن ہوتا گیا۔لوگوں نے اس کو نکالنے کی بہت کوشش کی مگر زمین نے اس کو نہ چھوڑا اور وہیں مر گیا۔
- یہ چند سال کا واقعہ ہے اور تحقیق شدہ ہے۔

(از ڈاکٹر نور احمد نور)

marfat.com

Marfat.com

ان فی الصلوٰۃ شفاء اور جدید سائنس

دنیا کے سب سے سچے ترین انسان حضرت محمد ﷺ نے فرمایا۔

"بلاشبہ نماز میں شفا ہے۔"

نماز تمام جسمانی اور روحانی عوارض کو شفا بخشتی ہے اللہ تعالیٰ نے ہر عاقل و بالغ مسلمان پر پنجگانہ نماز فرض کی ہے سورۃ البقرۃ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔

واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الرکعین

اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ ایک اور مقام پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔

ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتبا موقوتا

بے شک نماز مسلمانوں پر اپنے مقرر وقت پر فرض کی گئی۔

نماز کیلئے قرآن و حدیث میں لفظ صلوٰۃ ہے اور یہ لفظ غالباً اسلام سے پہلے وہاں کے مذہب میں کسی جسمانی عبادت پر بولا جاتا تھا۔ لفظ صلوٰۃ جو کہ عربی کا لفظ ہے اس کے کئی معنی ہیں (دنیا کی تمام زبانوں میں متعدد معنوں والے اسم اور فعل عام ہیں) مگر صلوٰۃ کے اصلاحی معنوں میں یہ الفاظ قریب ہیں۔

"دعا، رحمت، استغفار اور حسن ثناء"

نماز تمام عبادتوں میں سب سے اہم عبادت ہے اصلاح میں نماز اللہ تعالیٰ کی عبادت کا مقررہ اسلامی طریقہ ہے۔

نماز تمام جسمانی اور روحانی امراض کا بہترین حل ہے۔ آج جدید سائنس بھی اس بات کی بھرپور تائید کرنے پر مجبور ہے جو ہمارے پیارے آقا حضرت محمد ﷺ نے ۱۴ سو سال پہلے کی یعنی۔

marfat.com

Marfat.com

ان فی صلوٰۃ شفاء:

نماز کے جہاں بے شمار فیوض و برکات ہیں وہاں یہ اطمینان قلب بھی عطا کرتی ہے نماز کو اگر صحیح اسلامی طریقہ سے ادا کیا جائے تو یہ تمام جسمانی و روحانی بیماریوں سے نجات دلاتی ہے۔

ڈاکٹر حسن ایم ڈی نے بھی اس حقیقت کا اظہار یوں کیا۔

Although the real purpose of prayer is the worship of God, yet there is a large number of additional benefits also.

ترک ڈاکٹر ہلوک نور باقی کے خیال میں کوئی جدید سائنس نماز کے اسرار کا مکمل فہم رکھنے سے قاصر ہے وہ رقمطراز ہیں۔

No science has the power to unraval or outline the mysteries of prayer. In particular, to view prayer merely as a physical exercise is as ridiculous as believing that there is nothing more to the universe than the air we breathe.

ترجمہ:۔

کوئی سائنس اس قابل نہیں ہے کہ

''وہ صلوٰۃ کے رازوں کو پا سکے یا ان کا احاطہ کر سکے۔ خاص طور پر اگر صلوٰۃ کو محض ایک جسمانی ورزش سے تعبیر کیا جائے تو یہ اس قدر احمقانہ بات ہوگی۔ جیسے یہ تصور کر لینا کہ کائنات میں اس ہوا کے سوا کہ جس میں ہم سانس لیتے ہیں اور کچھ نہیں ہے۔''

نماز اور جسمانی صحت:

حکیم طارق محمود چغتائی نماز اور صحت کے حوالے سے اپنی شہرۂ آفاق کتاب سنت

marfat.com

Marfat.com

نبوی ﷺ اور جدید سائنس میں لکھتے ہیں نماز ایک بہترین ورزش ہے سستی کاہلی اور بے عملی کے اس دور میں صرف نماز ہی ایک ایسی ورزش ہے کہ اگر اس کو صحیح طرز سے پڑھا جائے تو دنیا کے تمام دکھوں کا مداوا بن سکتی ہے۔ نماز کی ورزشیں جہاں بیرونی اعضاء کی خوشنمائی و خوبصورتی کا ذریعہ ہیں وہاں اندرونی اعضاء مثلاً دل، گردے، جگر، پھیپھڑے، دماغ، آنتیں، معدہ، ریڑھ کی ہڈی، گردن، سینہ اور تمام قسم کے (GLANDS) کی نشوونما کرتی ہے۔ بلکہ جسم کو سڈول اور چہرے کے نقش ونگار کو خوبصورت اور حسین بناتی ہے

نماز اور فزیوتھراپی:

ایک پاکستانی ڈاکٹر ماجد زمان عثمانی یورپ میں فزیوتھراپی کی اعلیٰ ڈگری کے لئے گئے جب ان کو بالکل نماز کی طرح ورزش پڑھائی اور سمجھائی گئی تو یہ اس ورزش کو دیکھ کر حیران رہ گئے کہ ایک ہم نے آج تک نماز کو ایک دینی فریضہ سمجھا اور پڑھتے رہے لیکن یہاں تو عجیب وغریب انکشافات ہوتے ہیں کہ ورزش کو دیکھ کر حیران رہ گئے یہاں تو عجیب وغریب انکشافات ہوتے ہیں کہ ورزش کے ذریعے بہت سے بڑے بڑے امراض ختم ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس کی فہرست دی کہ جو بیماریاں نماز کے ذریعے از خود سرانجام پانے والی ورزش سے درست ہو سکتی ہیں۔

۱۔ دماغی امراض (Mental Diseases)

۲۔ اعصابی امراض (Nerve Diseases)

۳۔ نفسیاتی امراض (Paychic Diseases)

۴۔ بے سکونی، ڈیپریشن اور بے چینی کے امراض۔

(Restlessness, Depression and Anxiety)

۵۔ دل کے امراض (Heart Diseases)

۶۔ جوڑوں کے درد (Arhritis)

۷۔ یورک ایسڈ سے پیدا ہونے والے امراض۔

(Diseases due to Uric Acid)

marfat.com

Marfat.com

۸۔ معدے کا السر (Stomach Ulcer)

۹۔ شوگر (Diabetes Mellitus)

۱۰۔ آنکھوں اور گلے وغیرہ کے امراض۔

(Eye and E.N.T. Diseases)

آسٹریلین ڈاکٹر کا مشورہ:

ایک پاکستانی دل کا مریض علاج کے سلسلے میں جب آسٹریلیا گیا تو وہاں کے ہرٹ سپشلسٹ ڈاکٹر نے ان صاحب کا مکمل چیک اپ کیا اور ان کچھ ادویات اور ایک ورزش کی تجویز دی اور کہا کہ آپ میرے فزیو وارڈ میں میری نگرانی میں یہ Exercise کریں انکو جب ورزش کرائی گئی تو وہ مکمل خشوع وخضوع والی نماز تھی اب یہ پاکستانی مریض اس ورزش کو درست انداز میں کرنے لگے۔

آسٹریلین ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ آپ پہلے مریض ہیں کہ اتنی جلدی آپ نے میری ورزش سیکھی اور اچھی طرح سے Exercise کر رہے ہیں۔ حالانکہ آٹھ یوم میں تو مریض صرف یہ طریقہ سیکھتا ہے تو مریض نے بتایا کہ میں مسلمان ہوں اور یہ طریقہ بالکل نماز کی طرح ہے اس لئے مجھے سمجھنے میں کوئی پریشانی نہیں ہوئی تو ڈاکٹر نے دوسرے روز اس مریض کو ادویات اور ورزش کے بارے میں خاص ہدایات دے کر رخصت کر دیا۔ آپ نے دیکھا کہ نماز دل کے امراض کے لئے شفا ہے۔

ڈاکٹر برتھم جوزف اور نماز:

مشہور امریکی ڈاکٹر پروفیسر برتھم جوزف کے ایک انٹرویو میں نماز اور اسلام کے متعلق اس کی زندگی کے تجربات شائع ہوئے اس کا تجربہ ہے کہ نماز ایک مکمل اور متوازن ورزش ہے جس میں کمی اور بیشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ شاید اس ورزش کو ترتیب دینے والے نے موجودہ مشینی اور نفسیاتی دور کو بھانپ کر اس کو ترتیب دیا تھا۔

اس میں ہاتھوں کا اٹھانا پھر باندھنا اور نگاہ کو جمانا پھر ہاتھ چھوڑنا اور جھکنا اور پھر

Marfat.com

سر کو جھکا کر دل و دماغ کی طرف جلدی اور زیادہ خون مہیا کرنے کا موقع دینا اور دو قفے و قفے سے دوزانو بیٹھنا یہ سب کچھ ایک جامع ورزشی طریقہ ہے۔

ڈاکٹر ہلوک نور باقی کی تحقیق:

ترکی کے مشہور زمانہ ڈاکٹر ہلوک نور باقی نے نماز کے روحانی پہلو پر بہت زور دیا مگر وہ بھی اس کے جسمانی فوائد کو تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

Today, even materialists acknowledge that there can be no prescription other than prayer for the relief of.

آج کے دور میں مادہ پرست لوگ بھی اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں کہ جوڑوں کے درد کے آرام کے لئے نماز سے بہتر نسخہ کوئی نہیں ہے۔

اٹالین ماہرین کے تجربات:

اٹلی کے ایک نومسلم جمال عبدالرحمٰن ماہر نفسیات نے نماز کی ورزش کو کچھ اس طرح کیا ہے۔

''ورزش کا یہ عملی اصول ہے کہ اگر آپ کسی ورید، شریان یا کسی اور مخصوص عضو کی سختی دور کرنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ دیجئے پھر اس حصہ جسم میں تناؤ پیدا کیجئے اور کچھ دیر تناؤ کی حالت برقرار رکھنے کے بعد پھر ڈھیلا چھوڑ دیجئے میں نے ورزش کے اصول اور ضوابط اور ورزش کیلئے نشستیں بھی تجھیں کی ہیں الگ الگ امراض کے لئے الگ الگ نشست یا آسن ہیں مثلاً ریڑھ کی ہڈی کے درد کو رفع کرنے کے لئے ایک الگ انداز سے نشست ہے اور دل کی تکلیف سے نجات پانے کے لئے دوسرا انداز نشست ہے اور دل کی تکلیف سے نجات پانے کے لئے دوسرا انداز نشست ہے کوئی گردوں کا مریض ہے تو اس کے لئے ایسا طریقہ تجویز کیا جائے گا جس سے گردے صحت مند ہو جائیں۔''

marfat.com

Marfat.com

ڈاکٹر رابرٹ سمتھ اور اسلام:

مشہور سرجن ڈاکٹر سمتھ جس کو سرجری کا باوا کہتے ہیں وہ کہتا ہے کہ ہم نے عمل تطہیر (Sterilization) اسلام سے سیکھا ہے۔

سر ولیم کرکس کی تحقیق:۔

مشہور یورپی ماہر روحانیات نے ایک کتاب

"Research in the Phenomenon of Spiritualism"

میں لکھا ہے۔

''حرص، طمع، لالچ، دروغ گوئی، بخل، کینہ، حسد اور انتقام وہ ذلیل امراض ہیں جن سے انسان ایسے نفسیاتی امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔ جہاں سے نکلنا اس کے بس کا روگ نہیں صرف موت نکالتی ہے۔ لیکن اگر یہی آدمی مسلمانوں کی نماز انتہائی خشوع وخضوع اور دھیان سے پڑھنا شروع کر دے تو بہت جلد ان امراض سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔''

مشہور مغربی مستشرق اور نماز:

مشہور مغربی مستشرق وائس ایڈمرل نے اپنی کتاب

"Usbarne Moor The voice"

میں دھیان اور توجہ کو نماز کا حصہ نہیں بلکہ سکون کا حصہ قرار دیا ہے بلکہ اس نے کہا ہے کہ اگر روحانی مقام تک پہنچنا چاہتے ہو تو:

''نماز پڑھو، نماز پڑھو، نماز پڑھو!!!''

میرے انتہائی واجب الاحترام قارئین آپ نے دیکھا کہ نماز کس طرح سے ہمارے جسم و روح کو چار چاند لگاتی ہے۔ نماز میں یقیناً بہت سرور اور روحانیت پوشیدہ ہے صرف انسان ڈھونڈنے والا ہونا چاہئے۔ آج نہ صرف مسلمان بلکہ مغربی مستشرقین بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ نماز میں بے شمار علاج اور عظیم روحانیت اور اصلاح ہے۔

marfat.com

Marfat.com

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ میرے سمیت تمام مسلمانوں کو نیک بنا اور نماز قائم کرنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)

marfat.com
Marfat.com

مسائل روزہ اور جدید سائنس

ا۔ سحری تاخیر سے کرنا:

اگر سحری کے وقت دیر سے آنکھ کھلی ہو اور اس گمان سے کہ ابھی رات ہے سحری کھا لی بعد میں پتہ چلا کہ صبح ہو جانے کے بعد سحری کھا لی گئی ہے تو روزہ نہیں ہوا وہ قضاء روزہ رکھے کفارہ واجب نہیں لیکن پھر بھی وہ دن بھر کچھ کھائے پئے نہیں بلکہ روزہ داروں کی طرح رہے۔

۲۔ قبل از وقت افطاری کرنا:

اگر غروب آفتاب کے گمان سے افطاری کر لی گئی اور پھر سورج نکل آیا تو روزہ جاتا رہا اس کی قضاء ادا کرے کفارہ واجب نہیں اور تاوقتیکہ آفتاب غروب نہ ہو کچھ کھانا پینا درست نہیں۔

۳۔ اتفاقیہ روزہ ٹوٹنا:

رمضان میں اگر کسی کا اتفاقیہ روزہ ٹوٹ گیا یعنی بے خیالی میں کچھ کھا پی لیا تو روزہ نہیں ٹوٹتا جب بعد میں یاد آئے تو اس وقت سے تا غروب آفتاب کچھ کھانا پینا درست نہیں بلکہ روزہ داروں کی طرح ہے۔

۴۔ قصداً روزہ چھوڑنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی سفر وغیرہ کی شرعی رخصت کے بغیر اور بیماری جیسے عذر کے بغیر رمضان کا ایک

marfat.com

Marfat.com

روزہ بھی چھوڑے گا اس کی بجائے ساری عمر بھی روزے رکھے تو جو چیز فوت ہو گئی وہ پوری ادا نہیں ہو سکتی۔ (مسند امام احمد بن حنبل)

۵۔ بلا وجہ روزہ توڑنا:

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص (قصداً) بلا شرعذر کے ایک دن بھی رمضان کے روزے کو افطار کر دے (توڑ دے) غیر رمضان کا روزہ چاہے تمام عمر رکھے اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔ (صحیح بخاری)

۶۔ روزے میں جھوٹ، غیبت اور فحش کلامی:

حضرت عبید ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے ذکر کیا دو عورتوں نے روزہ رکھا ہے اور وہ پیاس کی وجہ سے قریب المرگ ہیں آپ ﷺ نے اس کی بات سن کر منہ پھیر لیا (یا آپ ﷺ خاموش رہے) اس شخص نے دوبارہ یہی بات دہرائی اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! بخدا وہ مر رہی ہیں یہ سن کر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا انہیں بلا ؤ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ دونوں آئیں اور ایک پیالا منگوایا گیا اور ان میں سے ایک سے کہا گیا کہ قے کرو چنانچہ اس نے قے کی جس میں پیپ، خون، کچ لہو اور گوشت کی بوٹیاں تھیں اس کی قے سے آدھا پیالہ بھر گیا۔ پھر دوسری سے کہا گیا کہ تم قے کرو اس نے بھی قے کی تو اس میں بھی پیپ، خون، کچ لہو اور گوشت کے لوتھڑے تھے اور یہ پیالہ پورا بھر گیا اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

''ان دونوں عورتوں نے روزہ رکھا تو تھا ایسی چیزیں کھا کر جو اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے حلال کی ہیں اور افطار کیا ایسی چیزوں سے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر حرام کر دی ہیں یہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھ گئیں اور ایک دوسرے کا گوشت کھانے لگیں یعنی غیبت کرتی رہیں''۔

مذکورہ بالا روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ غیبت کتنا بڑا گناہ ہے اور اس سے روزہ کی اہمیت کھو بیٹھنے کا اندیشہ ہے غیبت کے ساتھ جھوٹ، فحش کلامی اور چغلی کھانے سے بھی

marfat.com

Marfat.com

پرہیز بہت ضروری ہے اور جو نہ باز آئیں کہ ایسے روزہ داروں کے روزے ان کے منہ پر مارے جائیں گے۔

۷۔ جن کو روزہ رکھنے کی اجازت ہے:

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے روزہ ہر مسلمان مرد و زن پر رمضان کے مہینے میں فرض ہے پھر بھی چند مخصوص حالتوں میں روزہ رکھنے میں بھی رعایت دی گئی ہے مثلاً مسافر، مریض حاملہ زچہ اور مرضعہ کو بھی اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھیں مگر بعد میں قضاء ضروری ہے۔

☆ حالت سفر:

سورہ بقرہ کے اندر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

''جو کوئی تم سے بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے دنوں میں ان کا شمار پورا کرے (یعنی روزے رکھے)۔(البقرہ)

ایسا سفر جو 88 کلومیٹر یا اس سے زیادہ بنتا ہے اس میں روزہ نہیں رکھ سکتا اگر 88 کلومیٹر سے کم ہے تو روزہ چھوڑنا درست نہیں۔ پہلی صورت میں قصر نماز پڑھنا بھی درست ہے روزہ نہ رکھنے والے کیلئے درست یہی ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو روزے کی قضاء رکھ لے۔

شرعی اعتبار سے کسی مقام پر پندرہ دن یا اس سے زیادہ قیام کرنے والا مسافر نہیں ہوتا اسے روزہ رکھنا چاہیے البتہ پندرہ سے کم دن رہنا ہو تو وہ مسافر ہے ایسی صورت میں وہ شرعی اعتبار سے مسافر ہے روزہ بے شک نہ رکھے۔

☆ حاملہ یا مرضعہ:

حمل کے دوران نقاہت اور علامت اس قدر بڑھ جائے کہ اگر وہ روزہ رکھ لے تو طبی اعتبار سے کسی قسم کی پیچیدگی پیدا ہونے کا امکان ہو جائے یا بچے کو دودھ پلانے والی

marfat.com

Marfat.com

خاتون کو اپنی زندگی مخدوش محسوس ہو تو رمضان کا روزہ نہ رکھے مگر بعد میں قضاء روزے رکھے۔ اگر بچے کا باپ صاحب ثروت ہو یا بچہ اوپر کا دودھ فیڈر وغیرہ سے پی سکتا ہو تو باپ آیا یا دایہ کو دودھ پلوانے کی غرض سے گھر رکھ سکتا ہے مذکورہ صورتوں میں بچے کو دودھ پلانے کیلئے ماں کا روزہ چھوڑنا درست نہیں۔

۸۔ جن کو روزہ توڑنے کی اجازت ہے:

اگر کوئی شخص اچانک روزہ کی حالت میں بیمار ہو گیا اور نا قابل برداشت تکلیف میں مبتلا ہو گیا اور اس کی زندگی جانے کا اندیشہ ہو گیا ہے جیسے اپینڈکس، انجائنا، اچانک درد گردہ ہو گیا، سانپ نے ڈس لیا یا کسی حادثے میں شدید جریان خون ہو گیا تو ایسی حالتوں میں جبکہ دوا کھانا ناگزیر ہو تو روزہ توڑنا درست ہے یا شدت پیاس کے باعث جسم میں آبی رطوبت کی کمی ہو گئی کہ ہلاکت کا اندیشہ ہے تو بھی روزہ توڑ دینا درست ہے۔

حاملہ خاتون کو اگر حالت روزہ کوئی تکلیف اچانک ہو جائے مثلاً اچانک درد ہو گیا یا Bleeding شروع ہو گئی یا کوئی بھی ایسی عارضہ جس سے حاملہ یا جنین کی زندگی کو خطرہ ہو تو بھی روزہ توڑنا درست ہے۔

خواتین کو کھانا وغیرہ پکاتے وقت حدت آنچ کے سبب شدید پیاس لگ گئی اور بے تابی واضطراب اس حد تک بڑھ گیا کہ حالت غیر ہو گئی تو ایسی صورت میں روزہ توڑ دینا جائز ہے۔

محض تھکن، خستگی اعصاب اور عام جسمانی نقاہت کے ڈر سے روزہ توڑنا جائز نہیں۔

۹۔ قے آنا:

غیر اختیاری طور پر از خود قے ہو گئی جس کی مقدار کم ہو یا زیادہ روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ قے کرنا:

دانستہ قے کی اور منہ بھر کے قے ہوئی تو روزہ جاتا رہا۔

marfat.com

Marfat.com

☆ قے لوٹ جانا:

قے قلیل مقدار میں ہوئی اور پھر خود بخود حلق میں لوٹ گئی اس طرح روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ قصداً قے لوٹانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

۱۰۔ عطر خوشبو لگانا:

گلاب، چنبیلی وغیرہ کا پھول سونگھنا، عطریات ہمہ اقسام، صندل اور کیوڑہ وغیرہ سونگھنے یا ایسی خوشبو جس میں دھواں نہ ہو اسے سونگھنے اور لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

۱۱۔ حلق میں کچھ چلا گیا:

حلق میں مکھی، مچھر، گرد غبار، دھواں وغیرہ از خود چلا جائے تو روزہ فاسد نہیں ہوتا۔ کلی کرتے وقت پانی حلق میں چلا گیا اور روزہ یاد تھا تو روزہ جاتا رہا۔ قضاء واجب ہے کفارہ واجب نہیں۔

سگریٹ، پان، بیڑا، نسوار اور دھونی:

سگریٹ، پان، بیڑا، نسوار (ادویاتی سفوف کا سونگھنا) اور عود، لوبان یا اس قسم کی کوئی اور دھونی سلگھائی گئی اور سونگھی گئی تو روزہ جاتا رہا باقی کی جو صورتیں رقم ہیں ان کو استعمال کرنے سے روزہ جاتا رہا۔

اگربتی، سگریٹ اور حقہ:

اگربتی کو قصداً اپنے پاس جلانا۔ جس سے کہ دھواں براہ راست ناک میں داخل ہو روزہ فاسد ہو جاتا ہے روزوں میں سگریٹ یا حقہ کا دھواں اپنے منہ میں جمع کرنا یا سانس کے ساتھ اندر کھینچنا اس صورت میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر قصداً کسی دکان وغیرہ پر گیا وہاں پر مذکورہ چیزوں کا دھواں ہوا اور سونگھا تو روزہ فاسد نہیں ہوا۔

marfat.com

Marfat.com

۱۴۔ حلق میں خون اتر نا:

مسوڑوں سے نکلنے والا خون دانت داڑھ نکلوانے کے بعد عموماً خون حلق میں اتر جانے کے بارے میں علمائے کرام کا کہنا ہے کہ خون کی مقدار لعاب دہن سے کم ہے یا پھر مساوی ہے تو حلق میں اتر جانے سے روزہ فاسد نہیں ہوا اگر خون کی مقدار لعاب دہن سے زیادہ ہے تو اس کے نگلنے سے روزہ فاسد ہو گیا اس پر قضاء واجب ہو گی کفارہ نہیں۔

۱۵۔ حلق میں پیپ اتر نا:

مسوڑوں کے اندر منہ کی اندرونی ساخت یعنی لعاب دار جھلی Mucus Membrine میں انفکشن کے باعث رسنا شروع ہو جائے تو اس کا حکم بھی خون والا ہے۔ پیپ کو منہ میں جمع کرتے رہنا یعنی منہ میں روکے رکھنا مکروہ ہے۔

۱۶۔ منہ میں آنسو یا پسینہ کے قطرے گرنا:

منہ میں آنسو یا پسینے کے قطرے چلے جائیں اور ان کا ذائقہ محسوس کیا گیا اس کے باوجود ان کو نگل گیا تو روزہ فاسد ہو گیا اس پر قضا واجب ہو گی کفارہ نہیں۔

۱۷۔ عادتاً کسی چیز کا نگلنا:

کئی ایسی اشیاء جنہیں کھایا نہیں جاتا مگر لوگ عادتاً منہ میں ڈال لیتے ہیں مثلاً کاغذ، کوئلہ، کنکر یا لکڑی کا ٹکڑا وغیرہ پھر اسے نگل لیا تو روزہ فاسد ہو جائے گا۔

۱۸۔ مسواک کرنا:

فقہائے احناف کے نزدیک مسواک خشک لکڑی کی ہو یا سبز کی روزہ کی حالت میں دونوں جائز ہیں۔

امام ابو یوسف نے پانی میں مسواک بھگو کر مسواک کرنے کو مکروہ قرار دیا ہے سبز

marfat.com

Marfat.com

مرطوب مسواک کرنا بلا اختلاف رائے جائز ہیں۔

مسواک کرتے وقت اگر مسواک کا ریشہ حلق میں چلا جائے اور پھر پیٹ میں پہنچ جائے تو اس سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

۱۹۔ دانت نکلوانا:

احسن الفتاوی اور در مختار کے مطابق ضرورت کے پیش نظر دانت نکلوانا جائز ہے اور بلا ضرورت مکروہ۔ بہتر یہ ہوگا کہ دانت نکلوانے سے پہلے مسوڑے سن کرنے کیلئے انجکشن یا سپرے کی صورت میں (Local Anasthesia) استعمال کیا جائے۔ مزکورہ انجکشن یا سپرے محذر اثرات کا حامل ہوتا ہے جو مقامی طور پر جلد اور گوشت کو سن کرتا ہے اس لحاظ سے مکروہ ہوگا اور یہ بھی ناممکن نہیں کہ انجکشن لگاتے وقت دوا براہ راست حلق میں پہنچ جائے۔

۲۰۔ منجن، ٹوتھ پاوڈر، ٹوتھ پیسٹ کا استعمال:

بحالت روزہ ٹوتھ پیسٹ، ٹوتھ پاوڈر، ادویاتی سنون، گم پینٹ دنداسہ وغیرہ لگانا مکروہ ہے۔

روزہ کی حالت میں ان اشیاء کے استعمال سے گریز کرنا چاہیے کہ ان کی قلیل سی مقدار حلق میں اُتر جائے تو روزہ جاتا رہے گا۔

۲۱۔ منہ میں دوا لگانا:

اگر منہ یا مسوڑوں پر دوا لگانا ضروری ہو دوا لگانا جائز ہے مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ دوا حلق سے نیچے نہ اترے۔

۲۲۔ آنکھوں میں دوا ڈالنا:

فقہا نے لکھا ہے کہ آنکھوں میں چاہے دوا ڈالی جائے اس کا مزا حلق میں محسوس

Marfat.com

ہی کیوں نہ ہو اس دوا کا سبب روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے کہ اگر آنکھ میں دوا ٹپکائی جائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا کہ حلق میں اس کا مزا محسوس ہو۔ یہ تو فقہا کی آراء ہیں۔ لیکن اس مسئلہ کا تعلق طب اور میڈیکل سائنس سے ہے تشریح الاعضا یعنی Anatomy کے مطابق آنکھ کا حلق کی طرف منفذ موجود ہے چنانچہ تجربہ ہے کہ آنکھ میں ڈالی گئی دواؤں کا ذائقہ فوراً حلق میں محسوس ہوتا ہے اس لیے آنکھ میں Eye drops سیال ادویہ کا ڈالنا مفسد صوم ہے۔

۲۳۔ ناک اور کان میں دوا ڈالنا:

صاحب ہدایہ لکھتے ہیں کہ ناک اور کان کی راہ اگر پانی اندر چلا جائے تو روزہ نہیں ٹوٹتا البتہ کسی بھی قسم کی دوا یا تیل وغیرہ ڈالنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ ان کا موقف یہ ہے کہ ناک اور کان کی راہ پانی داخل ہو کر اصلاح بدن نہیں کرتا البتہ دوا یا تیل کا ڈالنا اصلاح بدن کے زمرے میں آئے گا

میڈیکل سائنس کے مطابق کان اور دماغ یا معدہ کے درمیان کوئی منفذ نہیں ہے بلکہ کان کے سرے پر ایک پردہ موجود ہے جو اس راستہ کو بند کر دیتا ہے۔

24۔ روزہ کی حالت میں انجکشن:

روزہ کی حالت میں انجکشن لگانا خواہ وہ Intramusculas ہو یا Intravenous دونوں حالتوں میں دوا کے اثرات وریدوں شریانوں یا عروق شعریہ Capllaries کے توسط سے قلب ودماغ یا معدہ میں پہنچتے ہیں اور اور وہ ایسی راہ سے گزرتی ہے جو اس کی حقیقی راہ یعنی "منفذ" نہیں ہے۔

بعض بزرگوں نے اس بات کو نظیر کے طور پر پیش کیا ہے کہ اگر سانپ ڈس جائے تو اس کا زہر تمام بدن میں پھیلتا ہے۔ مگر اس زہر کے بدن میں سرائیت کر جانے کے بناء پر روزہ ٹوٹنے کا ذکر کہیں نہیں ملتا کیونکہ وہ زہر فطری منفذ سے نہیں پھیلتا اس لئے مفسد صوم نہیں ہے۔ فقہ اسلام کی رو سے وہی چیز ہی مفسد صوم ہوگی جو بدن کی اصلاح کرتی ہو۔

marfat.com

Marfat.com

چونکہ سانپ کا زہر اصلاح بدن نہیں کرتا اس لئے مفسد صوم نہیں۔

یہی اصول انجکشن کیلئے ہے۔ چونکہ کوئی بھی انجکشن روزہ کی حالت میں انتہائی مجبوری (Emergency) میں شدید تکلیف کے دفعیہ کیلئے ہی لگایا جا سکتا ہے جس سے بھوک یا پیاس میں کمی واقع نہیں ہوتی۔ لہٰذا بحالت روزہ کسی بھی قسم کا انجکشن لگوانے سے روضہ نہیں ٹوٹتا۔

۲۵۔ روزہ کی حالت میں گلوکوز:

بہت سے مریض جاننا چاہتے ہیں کہ روزہ کی حالت میں گلوکوز (Dextrose) خالص یا کسی خاص انجکشن کی آمیزش کے بعد (Intravenous) لگانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ عام لوگوں کا خیال ہے کہ گلوکوز سے جسم میں حرارت پیدا ہو کر تقویت پہنچتی ہے اور اس سے بھوک پیاس کا احساس بھی کم ہو جاتا ہے۔

فتاویٰ محمودیہ کے مطابق گلوکوز (انجکشن) لگانے سے روزہ فاسد نہیں ہوتا'' جدید فقہی مسائل'' کے مولف کا موقف یہ ہے کہ گلوکوز کا بھی انجکشن کی طرح ایک ایسی راہ سے گزر ہے جو اس کی حقیقی راہ اور فقہا کے قریب منفذ نہیں ہے لہٰذا گلوکوز لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

۲۶۔ روزہ کی حالت میں خون لگوانا:

(Blood Tranfusion) عموماً خون کسی ہنگامی حالت (Emergency) میں انسانی زندگی بچانے کے لئے ٹرانسفیوژ کیا جاتا ہے۔ مذکورہ بالا (دو) فقہی نظائر کی بنیاد پر حالت روزہ میں خون لگوانا بھی جائز ہے۔

۲۷۔ بواسیری مسوں پر دوا لگانا:

بواسیر کے مسے جو باہر ہوں ان پر دوا لگانا جائز ہے مگر اندرونی طور پر نہیں یا دوا کسی آلہ (Applicator) کے ذریعے کسی بھی قسم کی دوا جسم کے اندر داخل کرنا جائز نہیں۔

Marfat.com

۲۸۔ Anema یا حقنہ:

بحالت روزہ انیما کرنے سے بلا اختلاف روزہ ٹوٹ جاتا ہے کیونکہ فقہی لحاظ سے اجزائے انیما (پانی، صابن، سٹارچ وغیرہ) کا مرکب محلول مبرز کی راہ جسم میں داخل کیا جاتا ہے جو براہ راست آنتوں میں پہنچتا ہے اور اصلاح بدن کرتا ہے اور روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

قرآن اور جدید سائنس

حدیث پاک میں ہے کہ

"قرآن پاک کو تمام علوم پر وہی فضیلت حاصل ہے جو اللہ تعالیٰ کو تمام مخلوق پر"

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی اپنے پیارے حبیب پر نازل کردہ آخری کتاب ہے آج دنیا میں جتنی بھی ترقی ہو رہی ہے اسی کے طفیل سے ہے جتنے علوم بھی دریافت ہو رہے ہیں۔ تمام سائنسدان اور سائنس قرآن مجید کی صداقت کی دلیل بنتے جا رہے ہیں اپنے تو اپنے ذرا غیر مسلموں کی بھی سنیں۔

موریس بوکا ئلے فرانسیسی سائنسدان:

فرانس کے ایک مشہور سائنسدان موریس بوکا ئلے نے "بائبل قرآن اور سائنس"

The Bible The Quran And Science.

کے نام سے کتاب لکھی وہ اس کتاب کے اندر قرآن کے متعلق لکھتا ہے۔

What initially stri..kes the reader.. is the sheer () abundance of subject discussed in the Quran, the creation, astronomy, the explanation of matters concerning the earth, the animal and vegetable, and human reproduction (). Whereas, monumental () errors are to be found in the Bible, I could not find a single error in the Quran.

I had to stop and ask myself; if a man was

Marfat.com

the author of the Quran, how could he have written feats in the seventh century A.D. that today are shown to be in keeping with modern scientific knowledge.

TOR ANDRAE:

He writes in his book named "MUHAMMAD" about Holy Quran;

"We feel that the words he speaks are not the words of an ordinary man."

:Lecture on Islam

پروفیسر ہربرٹ وائل اپنی کتاب ''لیکچر ان اسلام'' میں لکھتے ہیں۔

''وہ قرآن اخلاقی ہدایتوں اور دانائی کی باتوں سے بھرا پڑا ہے اور قرآن نے عالم انسانیت کی زبردست اصلاح کی ہے اور یہ ایک مکمل قانون ہدایت ہے۔''

ایچ ایف فیلور:

یہ برطانوی بحریہ کا آفیسر تھا۔ کہتا تھا:۔

''قرآن آسمانی مذاہب کا آخری مکمل ایڈیشن ہے۔''

قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کر کے آج دنیا کے ترقی یافتہ ممالک مزید ترقی کی راہ پر مصروف عمل ہیں۔

قرآن کی حفاظت:

قرآن مجید سے پہلے جتنی بھی آسمانی کتابیں نازل ہوئیں وہ آج اپنی اصلی حالت

marfat.com

Marfat.com

مین محفوظ نہیں قرآن کی صداقت اس بات سے اور بھی واضح ہو جاتی ہے کہ جیسا آقا ﷺ پر نازل ہوا آج بھی بالکل ویسا ہی ہے اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے خود لیا۔

اِنانحن نزلناالذکر وانالہ لحافظونo

ترجمہ:

''بے شک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کے حفاظت کرنے والے ہیں'' اور یہی وجہ ہے کہ آج تک کوئی بھی انسان اس میں رتی برابر بھی تبدیلی نہ کر سکا۔

غیر مسلم کی تصدیق:

قرآن مجید کے اندر آج اتنی صدیاں گزر جانے کے بعد کوئی تبدیلی نہیں ہوئی چنانچہ "Arbo Thont" اپنی کتاب "Construction Of Bible And Quran" میں لکھتے ہیں۔

''قرآن کی کتابت محمد ﷺ کے اس جہان سے رخصت ہونے کے بیس سال کے اندر مکمل ہو چکی تھی اور وہی نسخہ آج تک کسی تبدیلی کے بغیر محفوظ ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ توریت اور انجیل میں یہ بات نہیں......''

سائنس کی شہادت:

آج دنیا میں مسلمانوں کی آبادی ایک ارب کے لگ بھگ ہے اور ہم سب کا ایمان ہے کہ قرآن اللہ تبارک تعالیٰ کی آخری کتاب اور ابدی معجزہ ہے۔

آج جدید سائنس سے کائنات کی تخلیق کے متعلق سوال کریں تو جواب ملے گا کہ اربوں سال پہلے یہ کائنات مادے کی اکائی تھی مادے کا ایک بہت بڑا ٹکڑا (Mass) تھی پھر اچانک ایک دھماکہ ہوا جسے سائنس دان (Big Bang) کہتے ہیں اس بگ بینگ کے دوران کائنات کا کل مادہ اور توانائی تخلیق ہوئی تب زمان و مکان کے ابتدا ہوئی یہ کائنات بے شمار سیاروں، ستاروں اور کہکشاؤں پر مشتمل ہے نظام شمسی کائنات میں اہم ہے۔

اب ذرا سائنس سے پوچھیں کہ اسے یہ علم کب ہوا؟ تو جواب ملے گا کہ ابھی ایک

marfat.com

Marfat.com

صدی بھی نہیں گزری اس امر کے انکشاف کو!

تو آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ میرے پیارے نبی ﷺ نے آج سے ۱۴۱۸ سال پہلے اس بارے میں الہامی انکشاف اس آیت مقدسہ میں کیا ہے۔

اولم یرالذین کفروآ أن السمٰوٰتِ والارضَ کانتا رتقاً ففتقنٰھما ط

ترجمہ:۔

"کیا وہ لوگ جنھوں نے (نبی ﷺ کی بات ماننے سے) انکار کر دیا ہے، غور نہیں کرتے کہ یہ سب آسمان اور زمین باہم ملے ہوئے تھے۔ پھر ہم نے انھیں جدا کیا۔"

(الانبیا۔۳۰)

اور:

"وھوالذی خلق الیل والنھاروالشمس والقمر ط کل فی فلکٍ یسبحون o"

ترجمہ:

"اور وہ اللہ ہی ہے۔ جس نے رات اور دن بنائے اور سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ سب ایک ایک فلک پر تیر رہے ہیں۔"

(الانبیا۔۳۳)

کتاب مبین کی ان آیات میں ماہرین فلکیات کے لئے دعوت فکر ہے کہ انکی سائنس آج بیسویں صدی میں ان رازوں سے پردہ اٹھا رہی ہے اور میں قربان کملی والے آقا ﷺ پر جنھوں نے ۱۴۱۸ سال قبل اس بات کو بتا دیا۔

بالکل اسی طرح ہم مختلف مکتبہ فکر کے ماہرین نباتیات (Botonist)، ماہرین حیوانیات (Zoologist)، ماہرین طبیعات (Physicist) سے جاندار اشیاء کی تخلیق کے متعلق سوال کریں تو جواب ملے گا کہ انسانوں اور حیوانوں کی تخلیق کی طرح نباتات کی تخلیق بھی مذکر اور مونث سے ہوتی ہے۔۔۔ اور اسی بات کا انکشاف میرے آئیڈیل سپرمین ان دی ورلڈ (محمد ﷺ) نے سینکڑوں سال قبل ہی کر دیا تھا۔ اور اس بات کا علم ہمارے آقا ﷺ کو اللہ تبارک تعالیٰ نے صحیفہ انقلاب کی اس آیت مقدسہ کے ذریعہ سے عطا فرمایا۔

marfat.com

Marfat.com

"سحن الذی خلق الازواج کلھامما تنبت الارض ومن انفسھم ومما لا یعلمونo"

ترجمہ: "پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کیے، خواہ وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا خود ان کی اپنی جنس (یعنی نوع انسانی) میں سے ہوں یا ان اشیا میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں ہیں"

ماہر جنسیات ڈاکٹر جون ایلس:

ڈاکٹر جون ایلس نے تخلیق انسانی کے متعلق قرآنی آیات سن کر اسلام قبول کر لیا کہ

"یہ باتیں صرف خالق کی ہو سکتی ہیں۔"

آج کمپیوٹر کا دور ہے کا دور ہے کمپیوٹر سے جب سوال کیا گیا کہ کیا تمام انسان ملکر اس قرآن کے مثل لا سکتے ہیں تو جواب ملا

626000000000000000000000000

اتنے انسان اتنی مرتبہ کوشش کریں تب بھی اس کی مثل نہیں لا سکتے یعنی قرآن کی مثل لانا ناممکن ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی سچی اور آخری کتاب ہے جو اپنے سے پہلے آنے والی آسمانی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔

اعجاز قرآن:

قرآن عظیم حق سبحان تعالیٰ کی سچی ترین اور بے مثل کتاب ہے جو اپنے پڑھنے والوں کو بے پناہ دینی و دنیاوی فوائد عطا کرتی ہے۔

ایک وقت ایسا آیا کہ ایک پادری نے نہایت عیاری سے کام لیتے ہوئے انجیل کا فائر پروف (Fire Proof) کر کے اہل اسلام کو چیلنج کر دے کہ آؤ مسلمانو!

انجیل ہماری کتاب ہے — قرآن تمہاری کتاب ہے

یہ ہمارے لئے مقدس — وہ تمہارے لئے مقدس

marfat.com

Marfat.com

یہ ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک — وہ تمہاری آنکھوں کی ٹھنڈک
یہ ہمارے دلوں کا سرور — وہ تمہارے دلوں کا سرور
یہ ہمیں عزیز — وہ تمہیں عزیز
اس سے ہماری آن — وہ تمہاری آن
یہ ہماری پہچان — وہ تمہاری پہچان
یہ ہمارے مذہب کی جان — وہ تمہارے مذہب کی جان
یہ ہمارا ایمان — وہ تمہارا ایمان
یہ ہماری علامت — وہ تمہاری علامت
ہم اس پر قربان — تم اس پر قربان
ہم اس کے پاسبان — تم اس کے پاسبان

آؤ دیکھتے ہیں
یہ سچی ہے یا وہ سچی ہے
یہ حق ہے یا وہ حق ہے
یہ صحیح ہے یا وہ صحیح ہے

تم قرآن کو آگ میں پھینکو — میں انجیل کو آگ میں پھینکتا ہوں
جو جل گئی وہ جھوٹی — جو بچ گئی وہ سچی

یہ چیلنج سننا تھا کہ عام مسلمان بھی مضطرب ہو گئے مگر اہل معرفت میں سے حضرت شاہ ولی اللہؒ نے چیلنج قبول کر لیا اور آپؒ نے فرمایا:۔

''اے پادری! کتابوں کو آگ میں پھینکنے سے فیصلہ نہیں ہوگا۔ تم انجیل اپنے گلے میں ڈالو، میں قرآن اپنے گلے میں ڈالتا ہوں اور ہم دونوں آگ سے گزرتے ہیں۔ جو بچ گیا وہ سچا اس کی کتاب بھی سچی اور جو جل گیا وہ جھوٹا اس کی کتاب بھی جھوٹی۔

آپ کا چیلنج سنتے ہی پادری کے ہوش اڑ گئے اور وہ بھاگ کھڑا ہوا اور آپ قرآن گلے میں ڈالے آگ سے بحفاظت گزر گئے۔

کیا بات ہے قرآن کی۔ سبحان اللہ۔

marfat.com
Marfat.com

قرآن اور قبول اسلام:

دورِ جدید میں بے شمار ڈاکٹرز اور اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد نے قرآن پاک سے متاثر ہو کر اسلام قبول کیا۔

تھامس آرونگ:

نے اسی قرآن پاک کا مطالعہ کیا تو فرمایا۔

''یہ قرآن پاک کا تقدس و پاکیزگی میں ڈوبا ہوا انداز اور رسول اللہ ﷺ کی حد درجہ نفیس تعلیمات ہیں جنہوں نے میرے دل پر ہجوم کر لیا...... اور میں نے اسلام قبول کر لیا۔''

ڈاک والٹر موزگ:

یہ 1943ء کو ایک عیسائی خاندان میں پیدا ہوئے ثانوی تعلیم ارجنٹائن کے کیتھولک سکول میں حاصل کی پادری بننا چاہتے تھے۔ مگر ایک روز قرآن پاک کا ہسپانوی ترجمہ ہاتھ لگا۔ کھول کر پڑھنے لگے وہ پڑھتے گئے اور حقیقت کی طرف بڑھتے گئے قرآن کا مطالعہ کرنے کے بعد عیسائیت کا رہنما بننے والا اسلام کا غلام بن گیا۔

وہ قرآن کے متعلق فرماتے ہیں۔

''اس میں کوئی شبہ نہیں قرآن کا مطالعہ کرنے سے پہلے اسلام کے متعلق میری رائے ہرگز اچھی نہ تھی...... (قرآن کے مطالعہ کا مقصد) محض یہ تھا اس کے موضوعات کی خوفناک غلطیوں' مضحکہ خیز تضادات' بے بنیاد اوہام اور کفریات کی نشاندہی کروں گا...... (مگر قرآن پڑھتے پڑھتے) میں عیسائیت سے اسلام کی آغوش میں آ گیا...... میں نے قرآن مقدس کے اوراق میں اپنے مسائل کا حل پا لیا...... میرے سارے شکوک و شبہات ہوا میں تحلیل ہو کر یقین کی صورت اختیار کر گئے...... قرآن کے حکیمانہ اسلوب نے

Marfat.com

ہر چیز نکھار کی رکھ دی...... کائنات سمجھ میں آنے لگی...... (آخر میں کہتے ہیں) میں پورا یقین رکھتا ہوں کہ جو شخص قرآن کو سمجھ کر پڑھے گا وہ انشاء اللہ اسلام قبول کرے گا۔"

برجرٹ ھنی:

انگلستان کی اس عیسائی لڑکی نے اسی قرآن شریف کا مطالعہ شروع کیا سورہ ال عمران تک پہنچی تھی کہ پکار اٹھی

ال۔الا اللہ محمد رسول اللہ O

اور حلقہ بگوشِ اسلام ہو گئی۔

آج جتنی ترقی کی منازل طے ہو رہی ہیں وہ سب کی سب اسلام کے مرہون منت ہیں قرآن پاک جو جو کہہ رہا ہے وہ آج اکیسویں صدی میں پورا ہو رہا ہے، تو کیوں نہ کہیں کہ:۔

"قرآن دنیا کی سچی ترین کتاب اور میرے آئیڈیل حضرت محمد ﷺ دنیا کے سچے ترین انسان ہیں۔"

marfat.com

Marfat.com

مسواک اور جدید سائنس

حضرت ابوایوب انصاری ؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ
چار چیزیں رسولوں کی سنت ہیں۔

(i) حیا کرنا اور ختنہ کرنا۔

(ii) خوشبو لگانا۔

(iii) مسواک کرنا۔

(iv) نکاح کرنا۔

("مشکوٰۃ شریف" حدیث نمبر ۳۵۱۔ بروایت حضرت ابوایوب انصاری ؓ، بحوالہ ترمذی شریف)

ایک اور جگہ ہمارے آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

"اگر میں بوجھ نہ سمجھتا اپنی امت پر تو ان کو حکم دیتا عشاء دیر سے پڑھنے کا اور ہر نماز کے ساتھ مسواک کرنے کا۔" (مشکوٰۃ شریف صفحہ ۴۴ لائن نمبر ۲۵)

مسواک ہمارے پیارے نبی ﷺ کی سنت مؤکدہ ہے ہمارے آقا ﷺ نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی مسواک فرمائی۔ حضور ﷺ جب بھی گھر میں تشریف لائے تو مسواک فرماتے۔ سونے سے قبل بھی مسواک فرماتے۔ استراحت سے بیداری پر بھی مسواک فرماتے۔ آپ امسواک فرماتے۔ استراحت سے بیداری پر بھی مسواک فرماتے۔ آپ ﷺ مسواک کو مرسلین کی سنت کہا کرتے تھے۔

بے شمار اور بھی احادیث مبارکہ سے پتہ چلتا ہے کہ سرکار ﷺ نے مسواک کا بارہا مرتبہ حکم دیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسواک میں بہت سے فوائد پوشیدہ ہیں تب ہی سرکار ﷺ نے اس کی ترغیب دی۔

موجودہ دور سائنس اور ٹیکنالوجی کا دور ہے اس میں غلط بیانی اور مبالغہ آرائی سے ہرگز کام نہیں چل سکتا اور نہ ہی مفروضوں کی کوئی حقیقت تسلیم کی جاتی ہے فوراً ہی دودھ کا

Marfat.com

دودھ اور پانی کا پانی سامنے لے آتے ہیں۔

جدید سائنس کی روشنی میں:

محمد ضیاء صاحب کینیڈا میں انجینئر ہیں بیان فرماتے ہیں کہ میری ملاقات ایک نو مسلم نوجوان سے ہوئی تو میں نے اس کے مسلمان ہونے کا واقعہ دریافت کیا تو وہ یوں گویا ہوا۔

''میں دانتوں کے لاعلاج اور خطرناک مرض میں مبتلا تھا کئی ڈاکٹروں کا علاج کیا لیکن افاقہ نہ ہو سکا......

اسی اثناء میں امریکہ کے بڑے بڑے ڈاکٹروں کا بورڈ بیٹھا۔ میں نے اس بورڈ سے رجوع کیا۔ ڈاکٹروں نے امریکی شہری کی حیثیت سے پوری ہمدردی اور توجہ سے مجھے چیک کیا اور میرے لئے ایک نسخہ تجویز کر دیا۔ میں وہ دوائیں لے کر گھر جا رہا تھا کہ راستے میں میری ملاقات ایک مسلمان دوست سے ہوگئی۔ اس نے اپنی گاڑی سائیڈ پر روک لی اور میں نے بھی اپنی گاڑی سائیڈ پر لگا دی۔ میرے دوست نے میرا حال احوال لیا تو میں نے اپنی پرابلم بتائی میرا مسلمان دوست مجھے اپنے ساتھ کچھ مسلمانوں کے پاس لے گیا جو امریکہ میں اسلام پھیلانے کی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ ہم ان کے پاس بیٹھ گئے اور باتیں ہونے لگیں......

کچھ ہی دیر بعد تمام لوگوں نے اپنی اپنی لکڑیاں (مسواکیں) نکالیں اور اپنے دانتوں پر ملنے لگے......

میرے لئے یہ منظر بڑا حیران کن تھا جب میں نے ان مسلمان لوگوں سے پوچھا کہ آپ لوگ یہ کیا عمل کر رہے ہیں، تو مجھے بتایا گیا کہ ہمارے ہاتھوں میں یہ مسواکیں ہیں اور ہم ان کو استعمال کر کے اپنے پیارے نبی ﷺ کی سنت مبارکہ پر عمل کر رہے ہیں......

پھر انہوں نے مجھے مسواک کے چند فوائد و محاسن بیان کئے اور اس کے استعمال کا طریقہ بھی بتایا۔ میرا ان لوگوں کے ساتھ دل لگ گیا اور میں نے چند دن ان کے ساتھ رہنے کا فیصلہ کر لیا۔ میں بھی ان لوگوں کے ساتھ باقاعدگی کے ساتھ مسواک کا استعمال کرتا رہا۔

marfat.com

Marfat.com

کوئی ہفتہ بھر مسواک کے استعمال کے بعد میرے مرض میں حیرت انگیز طور پر افاقہ ہو گیا......

پھر میں ڈاکٹروں کے اس بورڈ کے پاس گیا تو انہوں نے میری صحت کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے بتایا کہ میں اللہ کے فضل سے بالکل ٹھیک ہوں۔ڈاکٹروں نے میرے دانتوں اور مسوڑوں کا معائنہ کیا اور انھیں بالکل تندرست پا کر بڑے خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ ہماری دوائی نے اس دفعہ واقعی حیرت انگیز طور پر کام کیا ہے لیکن جب میں نے ان کی دی ہوئی ساری کی ساری دوائیاں نکال کران کے سامنے رکھ دیں تو پوچھنے لگے۔

"پھر شفا کس طرح ملی؟"

میں نے اپنی مسواک نکال کران کے سامنے رکھ دی وہ حیرت زدہ ہو کر پوچھنے لگے کہ "یہ کیا چیز ہے؟"

میں نے جواب دیا کہ اسی بالشت بھر کی لکڑی کے استعمال سے مجھے شفا حاصل ہوئی ہے۔پھر میں نے انہیں تفصیل بتا دی۔

امریکی ڈاکٹر بڑے حیران ہوئے۔میری اس مسواک کے فوٹو اتارے گئے اور مزید تحقیق میں پڑ گئے۔

واشنگٹن کے ڈاکٹر کی نصیحت:

قبلہ انجینئر ذوالفقار احمد نقشبندی صاحب فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ واشنگٹن (امریکہ) کے ایک ڈاکٹر نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ "سونے سے قبل ہر حال میں مسواک کر کے سویا کرو"۔میں نے پوچھا کیوں بھئی؟

ڈاکٹر صاحب نے جواباً کہا کہ آج کی ماڈرن ریسرچ کہتی ہے۔

کہ مختلف چیزیں یا کھانا وغیرہ کھانے کی وجہ سے منہ کے اندر بننے والا پلازما (plazma)) عام کلی سے صاف نہیں ہوتا، بلکہ اسے صاف کرنے کیلئے مسواک کا استعمال بے حد ضروری ہے ڈاکٹر صاحب نے مزید وضاحت فرمائی کہ سوتے میں دانت خراب ہونے کے چانسز (Chanses) نسبتاً زیادہ ہوتے ہیں کیونکہ سوتے ہوئے

marfat.com

Marfat.com

انسان کا منہ بالکل ساکن حالت میں رہتا ہے اور معدہ کے اس طرح غیر متحرک حالت میں ہونے کی وجہ سے پلازما اپنا کام پوری تسلی کے ساتھ کرتا رہتا ہے جب کہ دن کے اوقات میں انسان کا منہ تقریباً متحرک ہی رہتا ہے انسان کبھی کچھ کھا پی رہا ہے تو کبھی ہنس کھیل رہا ہے یا پھر باتیں کر رہا ہے لہٰذا دن کے اوقات میں پلازما کو اپنا کام دکھانے کا موقع بہت کم ملتا ہے۔ اس لئے رات کو دفاعی اقدام کے طور پر مسواک کر کے سونا از حد ضروری ہے۔

محترم قارئین! آپ نے دیکھا کہ ایک امریکن ڈاکٹر نے آج جدید سائنس سے یہ بات ثابت کی ہے کہ مسواک کو رات کو سونے سے قبل استعمال کرو گے تو بیماریوں سے محفوظ رہو گے۔ اس کے علاوہ بے شمار ڈاکٹرز اور اطباء آج اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ دانتوں کو اگر مسواک نہ کی جائے تو بدہضمی (Indigestion) قلاع، چھوٹے جوڑوں کا درد، تبخیر معدہ، اعضاء شکنی اور ان کے علاوہ معدہ اور دانتوں کے بیسوں امراض لاحق ہو سکتے ہیں۔ جدید سائنس آج اس بات کی ترغیب دے رہی ہے کہ مسواک کرو مگر ہمارے آقا ﷺ نے صدیوں پہلے ہی دنیا کو اس کی ترغیب دے دی تھی۔

E.N.T کے ماہرین کا خیال:

E.N.T کے ماہرین کا خیال ہے کہ جو لوگ مسواک کرتے ہیں وہ ناک، کان اور گلے کے امراض میں بہت کم مبتلا ہوتے ہیں اس سے قوتِ باصرہ تیز ہوتی ہے۔ سر درد کا آرام ملتا ہے۔ حافظہ مضبوط اور معدہ تندرست رہتا ہے۔

مسواک کی لمبائی ایک بالشت اور موٹائی چھنگلی (Little finger) جتنی ہونی چاہیے۔

Miswak, an Oral Health Device.:۔ 1981ء میں کویت کے مشہور ڈاکٹروں مصطفیٰ الرجائی الجندی اور شکری نے طب اسلامی کی پہلی کانفرنس میں ایک تحقیقی مقالہ پیش کیا جس کا نام Miswak, an Oral Health Device. تھا۔

اس میں انہوں نے دانتوں اور مسوڑوں کی مختلف بیماریوں میں پہلو اور اور اس

marfat.com

Marfat.com

کے موازنہ میں دوسری چیزوں کو استعمال کیا ماہرین کی اس جماعت نے ۵۲ سے ۵۵ سال کی عمر کے ۸۰ افراد میں سے ۵۰ مرد اور ۳۰ عورتوں کو مشاہدات کے لئے منتخب کیا۔

ان کو بیس بیس کے چار گروہوں میں تقسیم کیا گیا۔ ان میں سے ہر فرد کے دانت خراب تھے ان پر لاکھا جما ہوا تھا اور مسوڑھوں میں کئی قسم کی بیماریاں موجود تھیں ان پر مختلف قسم کے علاج آزمائے گئے جن تشریح اور علاج حسب ذیل ہے۔

پہلا گروہ:

پہلے گروہ کے بیس افراد کو بازار سے ملنے والا ولایتی منجن دیا گیا۔ وہ یہ منجن صبح شام برش کے ذریعے استعمال کرتے رہے ان کو برش کرنے کا جدید ترین طریقہ بھی عملی طور پر سکھا دیا گیا۔ پانچ ہفتے تک برش منجن استعمال کرنے کے بعد ان کی بیماریوں میں مزید اضافہ ہوا، صرف چند مریض بہتر ہوئے۔ پانچ مریض تھے جن کے منہ کے اندر جھلیاں چھل گئیں۔ جس کی وجہ سے علاج بند کرنا پڑا۔ ان میں سے اکثر مریضوں کے مسوڑوں کو فائدہ ہوا لیکن دانتوں پر جمنے والا مادہ مزید بڑھ گیا۔

دوسرا گروہ:

دوسرے گروہ کے بیس افراد کو ایسا منجن دیا گیا جس میں کسی قسم کی کوئی دوائی نہ تھی۔ مقصد یہ تھا کہ جن افراد کو دوائیں دی گئی ہیں، ان سے موازنہ کر کے دیکھیں کہ اگر دوا نہ دی جائے تو مرض پانچ ہفتوں میں کتنا بڑھے گا ان کی بیماری میں نہ صرف یہ کہ کوئی کمی آئی بلکہ مزید حالت خراب ہو گئی۔

تیسرا گروہ:

تیسرے گروہ کے بیس افراد کو پیلو کی مسواک دی گئی ان کو مسواک کرنے کا صحیح طریقہ سکھایا گیا اور ہدایت دی گئی کہ مسواک کو زبان کے اطراف بھی پھیرا جائے۔ ان مریضوں میں پہلے دو ہفتوں کے دوران دانتوں پر جمے ہوئے لاکھا کی مقدار بڑھ گئی لیکن

marfat.com

Marfat.com

تیسرے ہفتے میں وہ کم ہونا شروع ہوا۔ پانچویں ہفتے تک اس کے حجم اور مقدار میں 3.5 فیصد کمی آ گئی۔ مسوڑے بھی بہتر ہو گئے۔

چوتھا گروہ:

چوتھے گروہ کے مریضوں کو پیلو کی لکڑیاں دی گئیں۔ ان کو یہ شکایت تھی کہ مسوڑے بدھرا ہے لیکن وہ آہستہ آہستہ اس کے عادی ہو گئے۔ ان مریضوں کے دانتوں اور مسوڑوں کی جو کیفیت ابتدا میں تھی اس میں شاندار تبدیلیاں دیکھنے میں آئیں۔ دانتوں پر جمے ہوئے لاکھا کی مقدار میں کم از کم 11.2 فیصد کی واقع ہوئی۔

کویت کی وزارت صحت کی زیر نگرانی پیلو سے کئے گئے تجربات سے یہ بات واضح ہو گئی کہ دانتوں کی حفاظت کے مقابلے میں پیلو اپنا ثانی نہیں رکھتی۔

پیلو کے علاوہ مندرجہ ذیل مسواکیں بھی بہت مفید ہیں۔

(i) نیم۔

(ii) کیکر۔

(iii) زیتون۔

(iv) پھلاہی۔

(v) کرنج۔

(vi) کیر۔

ڈاکٹر ماریہ:

ایک امریکی لیڈی ڈاکٹر کے قبول اسلام کی ایمان افروز روداد۔

امریکہ کی ایک نوجوان لیڈی ڈاکٹر نے ترجمہ قرآن پاک کا ناقدانہ نظریے سے مطالعہ شروع کیا دوران مطالعہ وہ اس کے اندر مغرب کی فرضی غلطیاں ڈھونڈتی تھی۔ لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اسے اس لازوال کتاب میں اپنے ان سوالات کا شافی اور تسلی بخش جواب مل گیا۔ جو بچپن ہی سے اس کے ذہن میں گردش کیا کرتے تھے اس کا نتیجہ یہ

marfat.com

Marfat.com

ہوا کہ چند ہی ماہ بعد اس نے اپنے قبول اسلام کا اعلان کر دیا اور اب اس کا اسلامی نام ماریہ ہے۔

جواں سال ڈاکٹر ماریہ اپنی سرگزشت بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں؛

''میری پرورش کلیولینڈ میں ایک متشدد کیتھولک گھرانے میں ہوئی، میں نے بی اے کی ڈگری نفسیات میں حاصل کی اس کے بعد میں نے میڈیکل کالج میں داخلہ لیا جہاں میں اسوقت ایک پوسٹ گریجویٹ مقالہ تیار کر رہی ہوں میں اپنے عقائد اور افکار و خیالات سے مطمئن نہیں تھی۔ مجھے ہمیشہ ایک مبہم سا کرب و اضطراب ستاتا رہا اور عقیدہ و تثلیث کی ماہیت و حقیقت کے متعلق میرے ذہن میں طرح طرح کے سوالات اٹھتے رہے۔ میں سوچتی کیتھولک، پروٹسٹنٹ اور آرتھوڈکس فرقوں میں بٹ کر مسیحیت کا تصور کیوں مختلف ہو جاتا ہے اور ہر فرقہ مذہب کا ایک خاص مفہوم کیوں متعین کرتا ہے میرا ایمان صرف ایک اللہ پر تھا اور میں حق اور ناحق کے درمیان امتیاز کرنے کی صلاحیت رکھتی تھی تاہم اسلام کے متعلق میں نے کبھی سنجیدگی سے نہ سوچا کہ یہ بھی کوئی قابل قبول اور قابل تقلید مذہب ہے اسلام کے متعلق میرا تصور تھا کہ یہ جنگوں، دہشت گردی، تشدد پسندی اور بنیاد پرستی کا دین ہے اور یہ کہ مسلمان قتل و خونریزی اور ظلم و سفاکی کے خوگر ایک وحشی قوم ہیں۔

ڈاکٹر ماریہ کہتی ہیں:

''میرے قبول اسلام کی کہانی اس وقت شروع ہوئی جب میں نے یونیورسٹی میں داخلہ لیا اور ترجمہ قرآن پاک کا تنقیدی نگاہ سے مطالعہ شروع کیا تاکہ مجھے یہ معلوم ہو سکے کہ آیا یہ حق ہے یا باطل۔ میں حیرت و مسرت کے ملے جلے جذبات میں ڈوب کر رہ گئی جب میں نے دیکھا کہ اسلام کا عقیدہ تو نہایت واضح، روشن اور صاف ستھرا ہے اور اس کے اندر خدا کا جو تصور ہے وہ بھی بے غبار ہے یعنی۔

''انما هو اله واحد''

ترجمہ:

''تمہارا معبود صرف ایک ہے۔''

marfat.com

Marfat.com

مطالعے کے بعد مجھے ایک طرح کی ذہنی آسودگی اور قلبی اطمینان حاصل ہوا اور جو جو سوالات میرے حاشیہ خیال میں گردش کر رہے تھے قرآن میں ہر ایک کا تسلی بخش جواب مل گیا اس کے بعد میں نے قرآن پاک اور دیگر اسلامی موضوعات کے مطالعے کو اپنا محبوب مشغلہ بنالیا اور اسلام کو سمجھنے کیلئے اس کا گہرائی سے اچھی طرح مطالعہ شروع کر دیا اس سلسلے میں پیغمبر ﷺ اور آپ ﷺ کے مقدس صحابہ ؓ کی سیرت اور اسلامی تاریخ کا بھی مطالعہ کیا اسلام نے صنف نازک کو جو مقام و مرتبہ اور حقوق صدیوں سے دے رکھے ہیں، ان سے میری نگاہیں خیرہ ہوگئی ہیں جب کہ امریکہ میں عورتوں کے اپنے حقوق کی بازیابی اور برابری کے مطالبے کی تاریخ چند سال سے زیادہ نہیں۔

دوسرا قدم میں نے یہ اٹھایا کہ مسلم مردوں، عورتوں اور ان کی عائلی و خانگی زندگی کا تجزیہ کرنا شروع کیا میری خوش قسمتی ہے کہ حسن اخلاق سے میری ملاقات بعض دیندار اور شریف مسلم گھرانوں سے ہوگئی۔ ان کے طریقہ زندگی، طرز معاشرت، خانگی آداب، بچوں کی نگہداشت اور ان سے شفقت و محبت کا برتاؤ دیکھ کر میں مسحور ہوگئی۔

میں نے دیکھا کہ مسلمان میاں بیوی آپس میں ایکدوسرے سے پیار اور محبت کا معاملہ کرتے ہیں اور ہر ایک دوسرے کے تئیں اپنی ذمہ داریاں محسوس کرتا ہے اور اس کا بالمقابل جو بھی کام کرتا ہے اسے قدر و احترام کی نظر سے دیکھتا ہے اور یہ وہ بات ہے جو امریکہ کے بیشتر گھرانوں میں عنقا ہے۔

"آپ یہ بتایئے اسلام میں عورتوں کے ساتھ جو احکام مخصوص ہیں۔ ان میں سے کون سا حکم آپ کو سب سے زیادہ پسند آیا۔"

اس کے جواب میں ڈاکٹر ماریہ نے کہا:۔

"حجاب! کیونکہ مجھے مکمل یقین اور اطمینان ہے کہ عورت کا اپنے جسم کا ڈھکا رکھنا اس وجہ سے ضروری نہیں کہ وہ مردوں سے کم تر ہے، بلکہ یہ اس کے تحفظ اور احترام و اکرام کا خاص حق ہے اسی طرح اسلام طلاق یافتہ عورت کو خاص وقت تک نفقہ دیتا ہے اور اسے شوہر کے گھر میں رہنے کی اجازت بھی دیتا ہے۔ اگر امریکہ میں ایسا ہوتا تو ہزاروں مطلقہ عورتیں ذلیل بے گھر، در بدر، ماری ماری نہ پھرتیں۔ پھر یہ کہ اسلام نے عورت کی اصلی ذمہ داریوں

marfat.com
Marfat.com

کی بھی وضاحت کے ساتھ تجدید کی ہے، مثلاً یہ کہ وہ اپنے گھر اور بال بچوں کی نگہداشت کرے۔ کیونکہ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے وقت دینا دراصل تہذیب و تمدن کی تعمیر و ترقی کے مترادف ہے، بصورت دیگر بچے شتر بے مہار کی طرح کسی تربیت کے بغیر پرورش پائیں گے۔ جیسا کہ آجکل امریکہ میں عام طور سے دیکھنے کو ملتا ہے۔''

آپ کے خیال میں ہم امریکی معاشرے میں کس طرح اسلامی دعوت دے سکتے ہیں؟

اس کا جواب انہوں نے یوں دیا۔

''امریکیوں کے نزدیک اسلام کا تصور نہایت ہی گھناؤنا اور مسخ شدہ ہے جو بہت حد تک سیاست سے جڑا ہے ذہنی طور پر وہ اسلام کو ایک جنگجو اور لڑاکا مذہب گردانتے ہیں۔ جس کے پیروکار ہر وقت قتل اور خونریزی کیلئے آمادہ رہتے ہیں۔ چنانچہ وہ اسلام کو ایک نظام حیات کے طور پر نہیں دیکھتے۔ اس لئے ہمارے لئے سب سے ضروری امر یہ ہے کہ ہم انہیں یہ بتائیں کہ اسلام ایک مکمل اور ہمہ گیر نظام حیات ہے اور ان کے سامنے عملی زندگی میں اچھا نمونہ پیش کریں۔ اور سب مسلمان اپنے اپنے خاندانوں کی عمارتیں اسلامی اصولوں کی بنیادوں پر استوار کریں۔''

(مجلہ المسلمون)

marfat.com

Marfat.com

اُستاد کا احترام اور جدید سائنس

نظرِ عمیق سے دیکھیں تو استاد کے منصب و مرتبے اور مقام واہمیت کا پتہ چلتا ہے یہی وہ ہستی ہے جو نونہالان وطن کی تعلیم و تربیت میں اپنا قلیدی کردار ادا کرتی ہے استاد ہی قوم کے نوجوانوں کو علوم وفنون سے آراستہ کر کے ان کو گراں بار ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے تیار کرتا ہے استاد اخلاقی و روحانی تربیت کے علاوہ علمی، فنی، سائنسی اور پیشہ ورانہ مہارتوں کو بھی سکھلاتا ہے استاد کی قدر ہم سب پر لازم ہے۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی نصیحت:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے کو نصیحت کی استاد کی صحبت میں خود بولنے سے زیادہ سیکھنے کی کوشش کرنا۔

امام بخاریؒ سے سوال:

امام بخاریؒ سے ایک بار کسی نے پوچھا کہ آپ کے دل کی کوئی خواہش ہے۔

آپؒ نے فرمایا:۔

''خواہش یہ ہے کہ میرے استاد علی بن مدینیؒ حیات ہوتے اور میں جا کر ان کی صحبت اختیار کرتا۔''

امام ربیع فرماتے ہیں:

''اپنے استاد امام شافعی کی نظر کے سامنے مجھ کو کبھی پانی پینے کی جرأت نہ ہوئی۔''

marfat.com

Marfat.com

امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

''امام مالکؒ کے سامنے میں ورق بھی آہستہ الٹتا تھا کہ اس کی آواز ان کو سنائی نہ دے۔''

بزرگ کہتے ہیں کہ اپنے استاد کے سامنے ادب سے بیٹھو ان کے برابر نہ بیٹھو اگر وہ کہیں تب بھی نہ بیٹھو اگر آپ کے نہ بیٹھنے سے ان کو صدمہ پہنچے تو بیٹھ سکتے ہو۔ ان کے سامنے اپنی گفتگو میں نرمی اختیار کرو (' کیوں ہم اور تسلیم نہیں کرتے' نہ کہا کرو)۔

طالب علم کو چاہیے کہ وہ تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد بھی اپنے استاد محترم سے ملتا رہے سٹوڈنٹ کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ استاد کی اولاد اور عزیز واقارب کا بھی خیر خواہ رہے۔

تعلیم المتعلم میں لکھا ہے کہ صاحب ہدایہ نے آئمہ بخارا میں سے ایک بڑے عالم کا یہ واقعہ بیان کیا کہ ایکدن ایسا ہوا کہ یہ عالم درس میں بیٹھے تھے یکا یک کھڑے ہو گئے دریافت کرنے پر فرمایا کہ میرے استاد کا لڑکا بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا جب کھیلتے ہوئے مسجد کی طرف آیا تو یہ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو گئے۔

صاحب تعلیم المتعلم لکھتے ہیں کہ خلیفہ ہارون رشید نے اپنے بیٹے کو حضرت اصمعیؒ کے پاس علم حاصل کرنے کیلئے بھیجا۔

ایک مرتبہ ہارون رشید گئے تو دیکھا کہ شہزادہ ان کو وضو کرا رہا ہے وہ پانی ڈالتا ہے اور حضرت اصمعیؒ اعضاء دھو رہے ہیں۔ ہارون رشید نے اصمعیؒ سے کہا کہ میں نے آپ کے پاس علم و ادب کیلئے بھیجا تھا آپ کیا ادب سکھا رہے ہیں اس کو یوں نہیں حکم دیتے کہ ایک ہاتھ سے پانی ڈالتا اور دوسرے ہاتھ سے آپ کا پیر دھوتا۔

اگر اس طرح کا ادب ہمارے معاشرے میں پھر سے پیدا ہو جائے تو کیا بات ہے حکیم الامت نے شاید درست ہی کہا ہے

نہیں ہے نا امید اقبالؔ اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی!

Marfat.com

ایچ۔ ایم۔ نیڈ مین:

والدین انسان کے وجود کا ذریعہ بنتے ہیں جبکہ استاد انسانیت کے وجود کا ذریعہ بنتا ہے ہم جب بھی اپنے والدین کی حقیقی حیثیت کو دیکھیں تو اس سے قبل ہماری نظر استاد کی عظمت اور بڑائی کی طرف جاتی ہے۔

اسلام کی یہ سب سے بڑی خوبی ہے کہ اس نے استاد کا احترام اور عزت والدین سے بھی پہلے اور لازم قرار دی ہے کیونکہ بچہ بہت کم وقت والدین کے پاس رہتا ہے زیادہ وقت وہ اساتذہ اکرام کے پاس رہتا ہے اس لئے ان کا احترام اور اکرام لازم ہے۔

(ایشیائی بیداری ترجمہ لندن۔ ایچ ایم نیڈ مین)

دی ہسٹری میری شمل:

میں نے پوری دنیا کے دورے کئے ہیں مجھے ہر شخص کو اور ہر چیز کو انتہائی قریب سے دیکھنے کا موقع ملا ہے میری نظر جب استاد کی عظمت کی طرف اٹھتی ہے تو میری آنکھیں بھیگ جاتی ہیں اور وہ آنسو بھی شاید بہت عظیم ہونگے جو کسی عظیم استاد کی عظمت میں گرے ہوں گے۔

استاد کی عظمت اور کمال میرے واقعہ سے مل سکتا ہے۔

میں ان دنوں سکاٹ لینڈ میں گرمیوں کی چھٹیاں گزار رہی تھی میری ایک ٹیچر جو مجھے پرائمری کے کورس میں خوب مدد کرتی تھی ملی میں نے اس کی خوب آؤ بھگت کی اور اسے اپنے کاٹیج میں رہنے کو جگہ دی۔

یقین جانیے میں جتنا اس ٹیچر کی خدمت کرتی گئی۔ اتنا میرے روحانی سکون میں اضافہ ہوتا گیا اور میں خدا کے قریب ہوتی گئی۔

(بحوالہ دی ہسٹی آف دی میری شمل۔ ایم میری شمل)

یورپی نظام تعلیم:

یورپی نظام تعلیم عنقریب تباہ ہو جائے گا۔ یہ وارننگ ایک یورپی ماہر

marfat.com

Marfat.com

طالب علمی میں ثابت قدمی اور جدید سائنس

امام شافعیؒ فرماتے ہیں:

"انسان کوشش کے بعد ہر مشکل کام کو انجام دے لیتا ہے جس طرح بند دروازہ کوشش کے بعد کھل جاتا ہے"۔

ایک بزرگ کا مقولہ ہے۔

العلم لا یعطیک بعضہ حتی تعطیہ کلک

ترجمہ:۔

علم تم کو اپنا ایک حصہ بھی نہیں دے سکتا۔ جب تک کہ پورے طور پر اپنے کو اس کے حوالہ نہ کر دو۔

آپ نے دیکھا کہ علم کو حاصل کرنے کیلئے اس کو حاصل کرنے کا شوق، جنون اور لگن بہت ضروری ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے ابو یوسفؒ سے فرمایا کہ:۔

"تم بہت کند ذہن تھے مگر تمہاری کوشش اور مداومت نے تمہیں آگے بڑھا دیا۔

حکیم الامت نور اللہ مرقدہ:

حکیم الامت نور اللہ مرقدہ کے ایک وعظ میں ہے کہ دہلی میں ایک طالبعلم جو بہت غریب تھے اور مطالعہ کیلئے تیل نہ ہونے کی وجہ سے پریشان تھے ایک دکاندار سے کہا کہ میں تمہاری دکان کا پہرہ دیا کروں گا۔ میرے لئے رات بھر کے تیل کا انتظام کر دیا جائے۔

marfat.com

Marfat.com

دکاندار خوش ہوا کہ اتنی کم اجرت پر آدمی مجھے مل گیا اور یہ طالبعلم خوش ہوئے کہ میرے مطالعے کا انتظام ہو گیا۔ ایک رات یہ مطالعہ کر رہے تھا کہ بادشاہ کی سوری بہت بڑے لشکر کے ساتھ مع باجے گاجے کے اس طرف سے گزری جس کے دیکھنے کے لئے ایک جم غفیر شہر اور اطراف سے جمع ہوا تھا سواری گزر جانے کے بعد کچھ لوگ جو دور سے یہ جشن دیکھنے کیلئے آئے تھے اس طالبعلم کے پاس آ کر دریافت کے کہ بادشاہ کی سواری گزر گئی طالبعلم نے جواب دیا مجھے نہیں معلوم ایک شور ضرور تھا۔

طالبعلم کو چاہیے کہ جو جو کام استاد دے وہ اسے خوب خوب یاد کر کے آئے رات دیر تک مطالعہ میں مصروف رہے کیونکہ وہ لوگ عظیم لوگ ہوئے ہیں جنھوں نے محنتیں کیں تاریخ عالم اس بات کی شاہد ہے۔

پارک شائر پوسٹ:

میری زمانہ طالب علمی کی داستان بھی کچھ عجیب و غریب سی ہے کہ ہر وقت مشکلات اور مصائب کے باوجود میں نے اپنی زندگی کی داستان کو بیان کیے رکھا میں ہمیشہ مشکلات میں گھس جانا اور پھر اس میں اپنے آپ کو ضم کرنا سعادت سمجھتا تھا۔

ایک وقت ایسا تھا کہ جب میری سوتیلی ماں مجھ پر مصائب اور آلام کے پہاڑ توڑتی تھی وہ ہر وہ ظلم کرتی جس سے اس کی تسکین اور تسلی کو تسلی ملتی ایسا وقت بھی گزرا ہے کہ ماں نے مجھے صبح ناشتا نہیں دیا میں رات کا بھوکا صبح ناشتے کے بغیر سکول گیا اور پھر دوپہر کا کھانا نہیں ملا۔ والد کے اصرار پر شام کو بچا ہوا کھانا ملا جو میرے لئے ایک عظیم نعمت ہوتا تھا۔

میں نے اپنا تعلیمی معیار بلند رکھا اس کو ہرگز نہ گرنے دیا حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آیا کہ میں اپنے دیگر بہن بھائیوں اور دوستوں سے آگے نکل گیا۔

(بحوالہ پارک شائر پوسٹ، آرمیک کریگر)

آرجا سوزتھ سمتھ کا تجربہ:

غربت، فقیری، تنگ دستی اور بحران نے مجھے ادھ موا کر دیا تھا ادھر سکول میں

marfat.com

Marfat.com

اساتذہ کام اور ہوم ورک کی طلب کرتے ادھر میں یہ خیال لے کر جب گھر جاتا تو گھر کے مسائل سے سامنا ہوتا تھا۔ میری جوانی بڑھاپے میں جلد بدل گئی۔ جھریاں اور بال سفید ہو گئے بدن خوراک کی کمی کی وجہ سے کمزور ہو گیا اور بے طاقت ہو گیا۔

لیکن ایک جذبہ تھا جو مجھے میری تعلیمی زندگی کی طرف گامزن کر رہا تھا میں مستقل مزاجی کے ساتھ پڑھتا رہا محبت نے مجھے بظاہر تو بدحال کر دیا لیکن حالات بھی روز بروز بدحال ہوتے گئے۔

آخر میں نے جب یونیورسٹی سے قدم نکالا تو کامیابی شاید محبوبہ تھی اور مجھے فوراً اچھا روزگار میسر آ گیا۔ آہستہ آہستہ میں خوشحال ہو گیا۔ (محمد اینڈ محمڈن ازم۔ آر یاسورتھ)

میری کہانی:

غربت اور تنگدستی میں نے نہیں دیکھی لیکن سیاسی قید و بند میں رہ کر اس کے خوب تجربات حاصل کیے تعلیمی طور پر میں نے رات کے کئی کئی پہر صرف ایک صفحہ پر گزار دیئے اور میرے والد کو مجھ سے یہی شکوہ رہتا، کہ سوتا نہیں لیکن میں نے طے کیا کہ علم حاصل کرنا ہے کیونکہ اس کے بغیر کمال نہیں۔ (میری کہانی۔ جواہر لال نہرو)

ایس ڈی گولیٹن:

میری والدہ اس وقت فوت ہو گئی تھی جب میں ابھی پیدا ہوا تھا والد مجھ سے سخت محبت کرتے تھے میں اسی دوران نو سال کا ہو گیا سکول میں جاتا تھا کہ والد بھی حادثے میں فوت ہو گئے۔ یہ دن میرے لئے سخت امتحان اور ابتلا کے دن تھے میرے رشتہ داروں نے میرے کھیت اور ایک فارم تھا وہ چھین لیا میرا عرصہ زندگی تنگ کر دیا گیا حتیٰ کہ میں اپنا گھر چھوڑ گیا۔

ایک ہوٹل میں کام پر مزدوری مل گئی لیکن مجھے پڑھنے کا شوق تھا اس کا حل میں نے یہ نکالا ہوٹل کے آٹھ گھنٹے کی ڈیوٹی میں نے رات کی کرا کر دن کو کچھ دیر سو رہتا باقی تمام وقت ایک ایسے استاد کے پاس پڑھتا جو مجھ سے آدھا پونڈ فی ہفتہ لیتا۔ بعض اوقات کتابوں کی رقم نہ ہوتی استاد اپنے سابقہ طالب علموں سے مجھے پرانی کتابیں لا دیتے۔ میں پڑھتا رہا محنت کرتا

marfat.com

Marfat.com

رہا۔ الغرض یہ کامیابی اسی محنت کا ثمر ہے۔ (سٹڈی املاک ہسٹری۔ ایس ڈی گولیٹن)

جون مارتھر کی مشکلات:

''میں دنیا کو اپنی داستان غم کیا سناؤں لیکن یہ حالات میرے تجربات سے بالاتر نہیں جب میں نے ایک ایسے گھر میں آنکھ کھولی جو ایک سبزی فروش کا گھر تھا مجھے علی الصبح سخت سردی میں کھیت مین جانا پڑتا تھا پھر جا کر وہاں کام اور محنت کرنا میری ذمہ داری تھی۔

میرے ہاتھ پاؤں پھٹ جاتے۔ بعض اوقات سردی کی وجہ سے میرے ہاتھ سکڑ جاتے اور میں پریشان ہو جاتا۔ واپسی پر پھر سکول جاتا میرا اسکول گھر سے ایک بہت بڑی پہاڑی کے پار تھا جس پر کبھی سخت برف اور ہلکی ہلکی برف تو اکثر ہوتی تھی۔ زندگی کے شب و روز گزرتے گئے یوں میں جن حالات کے ہاتھوں مجبور نہیں بلکہ سخت مشقت کے باجود خوش باش ان حالات کو اپنا ساتھی سمجھ کر محنت کرتا رہا۔ آج پوری دنیا پڑھتی ہے لکھتی ہے لیکن اس سے قبل میں کیا تھا آپ کے سامنے ہے۔ (مائی سٹرگل لائف۔ جون مارتھر)

کارلائل کی محنت:

''کارلائل میرا آئیڈیل ہے وہ میرا ہم وطن نہیں لیکن اس کی تعلیمی محنت نے مجھے اسکی طرف مائل ہونے کیلئے مجبور کیا یہ ایک غریب کسان کا بیٹا تھا کل تین بھائی تھے ایک بھائی کاشتکاری کے دوران مر گیا دوسرا بھائی چیچک کے حملے میں اندھا ہو گیا لیکن لائل نے محنت اور مستقل مزاجی کے ساتھ تعلیمی سرگرمیاں جاری رکھیں۔

یہ اپنے والد کے ساتھ بھی ہاتھ بٹاتا اور اکثر ایسے کام کیے جو کہ عام طالب علم اپنی توہین سمجھے ایک دفعہ گدھا بیمار ہو گیا۔ یہ ریڑھی میں خود گدھے کی جگہ اپنے آپ کو جوت کر چارا جانوروں کے لئے لاتا رہا۔ لیکن سکول جانے کے لئے اس کا جوتا نہیں تھا۔ پھر اس نے محنت کر کے جوتا خریدا۔ اسے پہنتا نہیں تھا جب سکول کے قریب جاتا جوتا پہن لیتا تا کہ جوتا زیادہ عرصہ چل سکے۔

(مائی سٹرگل لائف۔ گورباچوف)

marfat.com

Marfat.com

روزہ اور جدید سائنس

اسلام عالمگیر امن اور حفاظت کا مذہب ہے۔ یہ اپنے ماننے والوں کو عبادات میں بے شمار فیوض و برکات اور حکمتیں عطا کرتا ہے اسلامی عبادات میں ذہنی، جسمانی اور روحانی عبادات کے بے شمار راز موجود ہیں جو جو ہماری عبادات ہیں آج جدید سائنس ان چیزوں کو اپنے نالج پر پرکھ کر (Perfect) کا درجہ دیتی ہے جو جو ہمارے آقا ﷺ کے فرامین ہیں انکو جدید سائنس ریسرچ کے ذریعے ان میں پوشیدہ حکمتوں کو عیاں کر رہی ہے۔ مگر ہمارے آقا ﷺ نے یہی باتیں جو ماڈرن سائنس آج کے جدید دور میں کہہ رہی ہے۔ صدیوں پہلے فرما دی تھیں۔

اسلام ہر شعبہ زندگی میں راہ اعتدال کی تعلیم دیتا ہے آج کے جدید دور میں زیادہ کھانا کھانے کو اہل مغرب بھی بیماریوں کو دعوت دینا سمجھتے ہیں۔

روزہ ارکام اسلام کا تیسرا بنیادی رکن ہے توحید اور نماز کے بعد اس کا نمبر ہے۔ عربی زبان میں روزہ کو "صوم" کہتے ہیں، اور اس کے لغوی معنی ہیں کسی ارادی فعل سے رک جانا اور باز رہنا۔

خداوند تعالیٰ نے کتاب مبین میں ارشاد فرمایا ہے۔

فمن شهيد منكم الشهر فليصمه (البقرة، ١٨٥)

ترجمہ: "پس تم میں سے جو شخص ماہ رمضان کو پائے تو اسے چاہیے کہ وہ ضرور روزے رکھے۔"

ماہ رمضان میں اہل ایمان پر روزے فرض کیے گئے رمضان رمض سے ماخوذ ہے جس کا مفہوم ہے ریت وغیرہ پر سورج کی گرمی کی شدت سے پڑنا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کو رمضان اس لئے کہتے ہیں کہ یہ گناہوں کو جلا کر ختم کر دیتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

ایک اور جگہ قرآن مجید میں آتا ہے:

یاایھاالذین امنو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض تھے۔ تاکہ تم پرہیزگار (متقی) بن جاؤ۔'' (البقرہ)

سورۃ البقرہ کی اس آیت مقدسہ میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ روزے رکھنے سے سب سے پہلے تو بندہ متقی بنتا ہے۔

فقہا اور محققین نے روزے میں نہاں پانچ حکمتیں بتائی ہیں۔

۱۔ تقویٰ اور مقام صبر۔

۲۔ مقام شکر۔

۳۔ ایثار و قربانی کی ترغیب۔

۴۔ تزکیۃ النفس۔

۵۔ رضائے الٰہی کا حصول۔

ان پانچوں حکمتوں سے بندہ مومن بن سکتا ہے۔

سنن ابن ماجہ ہے ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

روزہ اور دیگر مذاہب:

مذاہب عالم کا مطالعہ کرنے سے یہ بات پتہ چلتی ہے کہ دوسرے بہت سے مذاہب میں بھی روزہ رکھا جاتا ہے چاہے وہ مذہبی رسومات یا مذہبی قوانین ہوں۔

ہندوؤں میں روزہ:

مولانا سید الحسن ندوی T.M.P. Mahadevan کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

''ہندو مذہب میں بعض سالانہ تہوار روزہ کیلئے مخصوص ہیں جو تزکیۃ النفس کیلئے رکھے جاتے ہیں۔ ہر ہندو فرقہ نے دعا اور عبادت کیلئے کچھ دن مقرر کر لئے ہیں جن میں اکثر افراد روزہ رکھتے ہیں۔ کھانے پینے سے باز رہتے ہیں رات رات بھر جاگ کر اپنی مذہبی کتب کی تلاوت کرتے ہیں اور مراقبہ کرتے ہیں ان میں سب سے اہم اور مشہور تہوار جو مختلف فرقوں میں رائج ہے۔ ویکنٹا ایکادشی کا تہوار ہے جو وشنو کی طرف منسوب ہے لیکن اس میں صرف وشنو ہی کے ماننے والے نہیں بلکہ دوسرے بہت سے لوگ بھی روزہ رکھتے ہیں اس تہوار میں وہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو پوجا کرتے ہیں۔''

قدیم یونانیوں میں روزہ:

قدیم یونانیوں میں صرف یونان کی خواتین تھسمو فیریا کی تیسری تاریخ کو روزہ رکھتی ہیں۔

پارسیوں میں روزہ:

پارسی مذہب کے پیروکاروں پر روزہ فرض نہیں ہے۔ مولانا سید سلیمان ندوی ''سیرت النبی ﷺ'' میں تحریر فرماتے ہیں کہ پارسیوں کی الہامی کتاب کی ایک آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ روزہ کا حکم ان کے یہاں موجود تھا خصوصاً مذہبی پیشواؤں کے لئے پنجسالہ روزہ ضروری تھا۔

قدیم مصریوں میں روزہ:

قدیم مصریوں کے ہاں بھی روزہ ان کے کچھ مذہبی تہواروں کے ساتھ مشروط ہے۔ ان تہواروں کے علاوہ روزہ کی نظائر نہیں ملتیں۔

عیسائیوں میں روزہ:

مسیحی شریعت احکام اور فقہ کے لحاظ سے دیگر مذاہب سے پیچھے رہے۔ عیسائیوں

marfat.com

Marfat.com

کے مختلف فرقوں میں روزہ کے طریقہ اور احکام کے معاملہ میں جزوی اختلاف بھی پائے جاتے ہیں، تاہم عیسائی تقویم کے مطابق روزوں کی درج ذیل اقسام ہیں۔

۱۔ مسیحی روزہ۔

۲۔ پولس کا روزہ۔

۳۔ اریئنس کا روزہ۔

۴۔ دکھوں اور صلیب کے جمعہ کا روزہ۔

۵۔ ایسٹر کا روزہ۔

۶۔ کلیسا کے روزے۔

یہودیوں میں روزہ:

یہودیوں میں روزے کے دن محدود اور مخصوص ہیں۔ ان میں المناک حادثوں، یہودیوں کی تاریخ مصائب، قحط و وبائی امراض اور یہودی علما کے اختیار میں بھی روزے ہوتے ہیں جو مختلف بلاؤں سے تحفظ، قحط، بارشوں کے نہ ہونے، وبائی امراض سے بچاؤ کسی خطرہ یا مصیبت کے وقت یا حکومت وقت کے جابرانہ قوانین سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے یہودی علماء وقتاً فوقتاً یہ روزے عوام پر فرض کرتے رہتے ہیں۔

ڈاکٹر عالمگیر اور روزہ:

ڈاکٹر محمد عالمگیر خان سابق پروفیسر آف میڈیسن کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور روزے کو ان گنت طبی فوائد کا سرچشمہ قرار دیتے ہیں۔

ترک سکالر اور روزہ:

ترک سکالر ڈاکٹر ہلوک نور باقی کے مطابق جیسے جیسے طبی علم نے ترقی کی اس حقیقت کا بتدریج علم حاصل ہوا کہ روزہ تو ایک طبی معجزہ ہے۔

marfat.com

Marfat.com

ایلن کاٹ کی تحقیق:

ایلن کاٹ (Allan Cott) نے ۱۹۷۵ء میں اپنی تحقیق کے بعد یہ نتیجہ نکالا۔

Fasting brings à cuholesone physiological rest for the digestive tract and central nervous system and normalises metabolism.

روزہ اور غیر مسلم مفکرین:

☆ روزہ رکھنے سے خیالات میں اضطراب نہیں رہتا اور تیزی جذبات ختم ہو جاتی ہے برائیاں اور بدیاں دور ہو جاتی ہیں اور تجرد کی زندگی بخوبی گزر جاتی ہے۔ (ڈاکٹر مائیکل)

☆ مہینہ میں ایک دو بار روزہ رکھنا امراض کے لئے حفظ ماتقدم اور قیام صحت کے لئے مفید ہے۔ (ڈاکٹر جی جیکب)

☆ ذہنی سکون و قلبی اطمینان پیدا کرنے کے لئے روزہ بہترین چیز ہے۔ (ڈاکٹر سمرسٹ)

☆ جذباتی انسانوں اور مجرد افراد کے لئے روزہ بہت مفید چیز ہے۔ اس سے خیالات درست اور شیطانی وسوسے پیدا نہیں ہوتے۔ (ڈاکٹر ابراہیم)

☆ فاقہ کی بہترین صورت روزہ ہے جنہیں فاقہ کرنے کی ضرورت ہو وہ اسلامی طریقہ کے مطابق روزہ رکھے۔ طبیب یا ڈاکٹرز جس طرح فاقہ کرواتے ہیں۔ وہ قطعی غلط ہے۔ (ڈاکٹر ایمرسن)

☆ روزے سے کئی جسمانی بیماریاں ختم ہو جاتی ہیں خصوصاً مرطوب اور بلغمی بیماریاں۔ (ڈاکٹر کلاو)

☆ جس بشر کو تزکیۃ النفس کی ضرورت ہوا سے چاہیے کہ وہ کثرت سے روزے رکھا کرے۔ میں مسیحی دوستوں سے کہوں گا کہ وہ اس بات میں مسلمانوں کی تقلید کریں ان کے روزہ رکھنے کا طریقہ بہترین ہے۔ (ڈاکٹر رچرڈ)

marfat.com

Marfat.com

☆ موٹاپے کے باعث بانجھ پن میں مبتلا خواتین کو روزے رکھوائے گئے۔ جس سے ان کا موٹاپہ دور ہو گیا اور وہ حاملہ ہو گئیں۔ (ڈاکٹر نینڈ ایو ہاشی گاہ)

روزہ اور نظام انہضام (Digestive System):

نظام انہضام مختلف اعضاء پر مشتمل ہوتا ہے جس میں ایلیمنٹری کینال (Allementry Canal) اور ہاضمے کے غدود (Digestive Glands) شامل ہیں۔ یہ سارا دن اور ساری رات اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ حتیٰ کہ سونے کے بعد بھی۔ اس سسٹم میں جوف دہن ایسوفیگس، معدہ اور انتڑیاں شامل ہیں جگر اور لبلبہ ہاضمے کے غدود ہیں جن کی رطوبتیں خوراک میں شامل ہو کر اس کو ہضم کرنے میں مدد دیتی ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو ہمارا یہ سسٹم لگاتار چلتا رہتا ہے اور اس کو Rest بھی تو چاہیے جو کہ صرف روزہ ہی دے سکتا ہے۔

ترک ڈاکٹر ہلوک نور باقی کی تحقیق:

ترک ڈاکٹر ہلوک نور باقی نے تحقیق کی ہے وہ قارئین کی خدمت میں پیش ہے۔

''روزے کا حیران کن اثر خاص طور پر جگر پر ہوتا ہے کیونکہ جگر کے کھانا ہضم کرنے کے علاوہ پندرہ مزید افعال بھی ہوتے ہیں یہ اس طرح تکان کا شکار ہو جاتا ہے جیسے ایک چوکیدار ساری عمر کے لئے پہرے پر کھڑا ہو۔ روزہ کے ذریعے جگر کو چار سے چھ گھنٹوں تک آرام مل جاتا ہے۔ یہ روزہ کے بغیر قطعی ناممکن ہے جگر پر روزہ کی برکات کا مفید اثر پڑتا ہے۔ جیسے جگر کے انتہائی مشکل کاموں میں ایک کام اس توازن کو برقرار رکھنا ہے جو غیر ہضم شدہ خوراک اور تحلیل شدہ خوراک کے مابین ہوتا ہے اسے یا تو ہر لقمے کو سٹور میں رکھنا پڑتا ہے یا پھر خون کے ذریعے اس کے ہضم ہو کر تحلیل ہو جانے کے عمل کی نگرانی کرنا ہوتی ہے اور روزے کے ذریعے جگر توانائی بخش کھانے کے سٹور کرنے کے عمل سے بڑی حد تک آزاد ہو جاتا ہے اور اپنی توانائی Globulins پیدا کرنے پر صرف کرتا ہے۔ جو جسم کے مدافعتی نظام Immune System کی تقویت کا باعث ہے۔

marfat.com

Marfat.com

روزہ اور نظام دوران خون:

روزے رکھنے سے نظام دوران خون Circulateri System پر بھی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

حکیم محمد سعید اور روزہ:

حکیم محمد سعید شہید نے روزہ کی افادیت یوں بیان کی ہے۔

"آج جدید سائنس نے ثابت کر دیا ہے کہ روزہ کولیسٹرول کو ضائع کر دیتا ہے یہ وہی خان کا کولیسٹرول ہے کہ جو دل کی بیماریوں کا سب سے بڑا سبب ہے آج کی دنیا میں اس سائنسی انکشاف کے لحاظ سے روزہ ایک برکت ہے جو بات آج سائنسدانوں کو معلوم ہوئی ہے اس کا ادراک ذات ختم الرسل ﷺ کو تھا اور ضرور تھا اسی لئے آنحضور ﷺ نے روزے کو جسم و روح کے لئے باعث خیر و برکت قرار دیا۔"

روزہ اور عمل اخراج:

روزہ عمل اخراج کے لئے بے حد مفید و معاون ہے چنانچہ حکیم محمد سعید شہید رقمطراز ہیں۔ "طبی نقطہ نظر سے روزہ اس لئے ضروری ہے کہ ترک غذا سے انسان کے جسم میں جمع شدہ اجزائے زائد اور مواد غیر ضروری خارج ہو جاتے ہیں اور خون اور اعضائے جسم کی ایسی صفائی ہو جاتی ہے کہ وہ نئی توانائیوں کے ساتھ قبول غذا اور افعال معمولہ کے لئے تیار ہو جاتے ہیں روزے سے ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ اعضائے شریفہ یعنی معدہ، آنتیں، گردوں وغیرہ کو اور اعضائے رئیسہ دل و دماغ اور جگر کو آرام مل جاتا ہے اور اس آرام سے ان کی کارکردگی میں بہتری اور اضافہ ہو جاتا ہے۔"

روزہ اور عمل تولید:

نظام تولید (Reproductive System) انسانوں کی نسل بڑھانے کا

marfat.com

Marfat.com

ایک اہم نظام ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

''اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو لوگ اخراجات نکاح کی طاقت رکھتے ہوں۔ وہ نکاح کر لیں کیونکہ نکاح سے نگاہ اور شرمگاہ دونوں کی حفاظت ہوتی ہے اور جو جن میں اخراجات نکاح کا تحمل نہ ہو وہ روزہ رکھیں، کیونکہ روزہ ان کی شہوت پر کنٹرول کرے گا۔'' (صحیح بخاری کتاب الصوم)

یونیورسٹی آف آکسفورڈ کی حیرانگی:

پروفیسر مور پالڈ آکسفورڈ یونیورسٹی کی پہچان ہیں انہوں نے اپنا واقعہ بیان کیا کہ میں نے اسلامی علوم کا مطالعہ کیا اور جب روزے کے باب پر پہنچا تو میں چونک پڑا کہ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو اتنا عظیم فارمولا دیا ہے اگر اسلام اپنے ماننے والوں کو اور کچھ نہ دیتا صرف یہی روزے کا فارمولہ ہی دیتا تو پھر اس سے بڑھ کر ان کے پاس اور کوئی نعمت نہ ہوتی۔

میں نے سوچا کہ اس کو آزمانا چاہیے پھر میں نے روزے مسلمانوں کی طرز پر رکھنا شروع کر دیئے میں عرصہ دراز سے معدے کے ورم میں مبتلا تھا کچھ دنوں کے بعد ہی میں نے محسوس کیا کہ اس میں کمی واقع ہوگئی ہے میں نے روزوں کی مشق جاری رکھی میں نے جسم میں کچھ اور تبدیلی بھی محسوس کی اور کچھ ہی عرصہ بعد میں نے اپنے جسم کو نارمل پایا۔

حتیٰ کہ میں نے ایک ماہ کے بعد اپنے اندر انقلابی تبدیلی محسوس کی۔ (رسالہ نئی دنیا)

معزز قارئین آپ نے دیکھا کہ جو تجربات سائنسدان آج کر رہے ہیں وہ سب حضور پاک ﷺ نے صدیوں پہلے ہی بتا دیئے۔ اب سائنسدان کہتے ہیں کہ روزہ رکھو جسمانی صحت اچھی ہوتی ہے۔

میرے اور آپ کے آقا جناب محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس بات کو یوں فرمایا۔

صوموا تصحوا

ترجمہ:

روزے رکھو، تندرست ہو جاؤ گے۔

marfat.com

Marfat.com

اصطلاحات نماز اور جدید سائنس

اصطلاحات نماز سے مراد نماز کے دوران ہم جو عمل سرانجام دیتے ہیں ان کو کہتے ہیں ان کے لئے خاص الفاظ ہیں جو کو "اصطلاحات نماز" کہتے ہیں ان اصطلاحات پر عمل پیرا ہو کر انسان کو نہ صرف ان گنت روحانی فوائد ہوتے ہیں بلکہ جسمانی اور ذہنی فوائد میں حاصل ہوتے ہیں۔ آج کے جدید دور میں اسلامی عبادات کو سائنسی سطح پر پرکھ کر ان کے بے شمار فوز و برکات کو سامنے لایا جا رہا ہے نماز کے تمام ارکان کسی نہ کسی طبی و نفسیاتی افادیت کے حامل ہیں۔

نیت باندھنا:

انما الاعمال بالنیات

ترجمہ:۔

"یقیناً اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔"

ہر کام کرنے سے پہلے اس کے کرنے کا ارادہ یا نیت کی جاتی ہے نماز ادا کرنے سے پہلے بھی اس کا ارادہ اور نیت کی جاتی ہے نماز کے وقت ایک بندہ مسلمان اپنے سب کام چھوڑ کر اللہ کے حضور حاضر ہوتا ہے۔

جب وہ ہاتھوں کو کانوں تک اٹھاتا ہے تو بازوؤں، گردن کے پٹھوں اور شانے کے پٹھوں کی Exercise ہو جاتی ہے۔

خواجہ شمس الدین کی تحقیق:

خواجہ شمس الدین عظیمی جو روحانیت اور پیراسائیکالوجی کے ماہر ہیں آپ کی تحقیق ہے۔ دماغ میں کھربوں خلیے کام کرتے ہیں اور خلیوں میں برقی رو دوڑتی رہتی ہے اس برقی

marfat.com

Marfat.com

رو کے ذریعے خیالات شعور اور تحت الشعور سے گزرتے رہتے ہیں دماغ میں کھربوں خلیوں کی طرح خانے بھی ہوتے ہیں دماغ کا ایک خانہ وہ ہے جس میں برقی رو فوٹو لیتی رہتی ہے اور تقسیم کرتی رہتی ہے یہ فوٹو بہت ہی زیادہ تاریک ہوتا ہے یا بہت زیادہ چمکدار ایک دوسرا خانہ ہے۔ جس میں کچھ اہم باتیں ہوتی ہیں ان اہم باتوں میں وہ اہم باتیں بھی ہوتی ہیں جنھیں شعور نے نظر انداز کر دیا ہوتا ہے اور جن کو ہم روحانی صلاحیت کا نام دے سکتے ہیں۔

نمازی جب ہاتھ اٹھا کر سر کے دونوں کانوں کی لو کے قریب لے جاتا ہے تو ایک مخصوص برقی رو نہایت باریک رگ اپنا کنڈنسر (Condensor) بنا کر دماغ میں جاتی ہے اور دماغ کے اندر اس خانے کے سیلز Cells کو چارج کرتی ہے۔ تو دماغ میں روشنی کا ایک جھماکا ہوتا ہے اور اس جھماکے سے تمام اعصاب متاثر ہو کر اس خانے کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں جس میں روحانی صلاحیتیں مخفی ہیں ساتھ ہی ساتھ ہاتھ کے اندر ایک تیز برقی رو دماغ سے منتقل ہو جاتی ہے جب کانوں سے ہاتھ ہٹا کر ناف کی طرف لے جاتے ہیں اور پھر باندھتے ہیں تو ہاتھوں کے کنڈنسر (Condensor) سے ناف (ذیلی جنریٹر) میں بجلی کا ذخیرہ ہو جاتا ہے زیرِ ناف باندھنے سے جنسی نظام میں تعدیل اور اس جسم کے لئے موؤں اور ضروری تحریک پیدا ہو جاتی ہے تا کہ نوعِ انسانی کی نسل دوسری نوعوں سے ممتاز اور اشرف رہے۔

قیام:

عربی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی "سیدھا کھڑا ہونا" ہیں قیام نماز کا لازمی جزو ہے یہ نماز کی سب سے پہلی کیفیت اور ابتداء ہے اس کیفیت سے مندرجہ ذیل اثرات جسم انسانی پر پڑتے ہیں۔

۱۔ جب نمازی قرأت شروع کرتا ہے تو آقا ﷺ کے ارشاد کے مطابق اتنی اونچی قرأت ہو کہ اس کے اپنے کان سن سکیں۔ اب ان قرآنی الفاظ کے انوارات پورے جسم میں سرایت کر جاتے ہیں۔ جو امراض کے دفعیے کے لئے اکسیر اعظم ہیں۔

۲۔ قیام سے جسم کو سکون کی کیفیت محسوس ہوتی ہے

Marfat.com

۳۔ نماز کے دوران چونکہ قرآن پاک کی تلاوت ہو رہی ہوتی ہے اس لئے اس کا جسم ایک نور کے حلقے میں مسلسل لپٹا رہتا ہے اور جب تک وہ اس حالت میں رہتا ہے اس وقت تک وہ نور جسے سائنسی زبان میں (In The Language Of Science) غیر مرئی شعاعیں (Invisible Rays) کہتے ہیں یہ اس کا احاطہ کیے ہوئے ہوتی ہیں۔

۴۔ قیام میں نمازی جس حالت میں ہوتا ہے اگر روزانہ ۴۵ منٹ ایسی حالت میں کھڑے رہیں تو دماغ اور اعصاب میں زبردست قوت اور طاقت پیدا ہوتی ہے۔ قوت فیصلہ اور قوت مدافعت بدن میں زیادہ ہوتی ہے۔ سجدہ ان تین علوم کا مرقع ہے:

(i)۔ اصول یوگا۔

(ii)۔ اصول ٹیلی پیتھی۔

(iii)۔ اصول ہائیجین۔

۵۔ قیام سے موخر دماغ (Pons) جس کا کام چال ڈھال اور جسم انسان کی رفتار کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے۔ قوی ہو جاتا ہے اور ایک ایسے خطرناک مرض سے بچا رہتا ہے جس سے آدمی اپنا توازن درست نہیں رکھ سکتا۔

(فزیالوجی ریسرچ)

ہاتھ باندھنا:

ڈاکٹر محمد عالمگیر خان کے مطابق ہاتھ باندھتے وقت کہنی کے آگے پیچھے والے پٹھے (Flexor) اور کلائی کے آگے اور پیچھے والے پٹھے (Flexors And Extensors) حصہ لیتے ہیں اور ان کی ورزش ہو جاتی ہے۔

حکیم طارق محمود چغتائی صاحب سنت نبوی اور جدید سائنس میں خواتین و حضرات کے حوالے سے علیحدہ علیحدہ تحقیق پیش کرتے ہیں آپ کی تحقیق ملاحظہ ہو۔

عورتیں (Females):

marfat.com

Marfat.com

عورتیں نیت کے بعد جب سینہ پر ہاتھ باندھتی ہیں تو دل کے اندر صحت بخش حرارت منتقل ہوتی ہے اور وہ غدود نشوونما پاتے ہیں جن کے اوپر بچوں کی غذا کا انحصار ہے نماز قائم کرنے والی ماؤں کے دودھ میں تاثیر پیدا ہو جاتی ہے کہ بچوں کے اندر انوارات کا ذخیرہ ہوتا رہتا ہے۔جس سے ان کے اندر پیٹرن (Pattern) بن جاتا ہے جو بچوں کے شعور کو نورانی بناتا ہے جدید تحقیق میں یہ بات ثابت ہے کہ عورتیں جب سینہ پر ہاتھ رکھ کر ایک خاص مراقبہ کرتی ہیں۔جس سے دنیا سے کٹ کر کسی پرسکون خیال میں کھو جاتی ہیں۔ یعنی اللہ کی طرف جب نمازی عورت متوجہ ہوتی ہے تو ایسی حالت میں ایک خاص قسم کی ریز (Rays) پیدا ہوتی ہے جو بقول ڈاکٹر ڈارون ہلکے نیلے یا سفید رنگ کی ہوتی ہے جو اس کے جسم میں داخل اور خارج ہوتی رہتی ہے اور اس کے جسم کے اندر قوت مدافعت (Immunity) کے بڑھنے سے وہ جسم کبھی بھی خلیات کے سرطان (Cancer) میں مبتلا نہیں ہوتا۔

مرد (Males):

مرد جب ناف پر یا اس کے نیچے ہاتھ باندھتے ہیں۔تو جیسا کہ آپ نے پہلے پڑھا کہ دونوں ہاتھوں سے لہریں نکلتی ہیں جو کہ مثبت (Positive) اور منفی (Negative) ہوتی ہیں اب ان لہروں کے امتزاج سے ایک خاص اثر ہوتا ہے جو ناف کے ذریعے نظام اعصاب تک پہنچتا ہے جس سے گردے اور غدہ فوق الکلیہ (Ademal Glandds) قوی ہوتے ہیں جس سے جنسی قوت قوی اور محرک ہوتی ہے۔

رکوع:

رکوع کے لفظی معنی "جھکنا" ہیں۔یعنی گھٹنے پر ہاتھ رکھ کر جھکنے کی حالت کو رکوع کہتے ہیں۔ڈاکٹر محمد نواز صاحب پرنسپل راولپنڈی میڈیکل کالج فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک سرجن ڈاکٹر آیا جس کی بیوی بھی سرجن تھی علاج بہت کیے ہیں لیکن افاقہ نہیں ہوا ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے میں نے سرجن سے پوچھا کہ آپ نماز پڑھتے ہیں سرجن صاحب کہنے

Marfat.com

لگے ہاں پانچ وقت کی تو پھر ڈاکٹر صاحب فرمانے لگے آپ رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہیں کرتے اور انھیں رکوع اور سجدہ اچھی طرح سنت کے مطابق کرنے کا بتایا کچھ ہی عرصہ کے بعد ڈاکٹر صاحب صحت مند ہو گئے۔

ڈاکٹر صاحب مزید فرماتے ہیں۔

ایسے مریض جن کے حرام مغز میں ورم (Inflammation Of Spinal Cord) ہو گیا ہو وہ بہت جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں رکوع سے گردوں میں پتھری بننے کا عمل سست پڑ جاتا ہے اور اس سے ٹانگوں کے فالج زدہ مریض چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں رکوع سے دماغ اور آنکھوں کی طرف دوران خون کے بہاؤ (Circulation Of Blood) کی وجہ سے دماغ اور آنکھوں کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

سجدہ:

اللہ کے آگے اپنی پیشانی، ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں زمین پر لگا دینا سجدہ کہلاتا ہے۔ سجدے میں مسلمان سبحان ربی الاعلیٰ کہہ کر اپنی عاجزی اور رب کی کبریائی کا اظہار کرتا ہے۔

ڈاکٹر محمد عالمگیر:

ڈاکٹر صاحب 'اسلام اور طب' جدید میں رقمطراز ہیں۔

''سجدہ میں کولھے، گھٹنے، ٹخنے اور کونہیوں پر جھکاؤ (Flexion) ہوتا ہے جبکہ ٹانگوں اور رانوں کے پیچھے کے پٹھے اور کمر و شکم کے پٹھے کھنچے ہوئے ہوتے ہیں اور کندھے کے جوڑ کے پٹھے اس کو باہر کی طرف کھینچتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ کلائی کے پیچھے عضلات بھی کھنچے ہوئے ہوتے ہیں۔

سجدے میں عورتوں کیلئے گھٹنوں کو چھاتی سے لگانا احسن ہے یہ بچہ دانی کے پیچھے گرنے (Retroversion Of Uterus) کا بہترین علاج ہے۔ سجدے میں اور

marfat.com

Marfat.com

بھی بہت سے فوائد مضمر ہیں۔ دماغ کو خون کی بہت ضرورت ہوتی ہے کیونکہ یہ رئیس الاعضاء ہے مگر اس کا محل وقوع ایسا ہے کہ اس تک خون پہنچنا ذرا مشکل ہوتا ہے، بالخصوص اس وقت جب شریانیں بھی تنگ ہوں۔ سجدہ دماغ کو خون کی فراہمی کے لئے نہایت ہی موزوں عمل ہے۔

دماغ عام حالت میں بیشتر وقت دل کے پمپ سے اونچا رہتا ہے اس لیے دماغ میں خون کی سرایت قدرے مشکل ہوتی ہے مگر سجدے میں دماغ دل سے نیچے ہوتا ہے اس لئے اس حالت میں اس کو خون بآسانی اور بافراط پہنچتا ہے۔

جتنا لمبا سجدہ ہوگا اتنا ہی زیادہ خون دل کو پہنچے گا۔ چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے طویل سجدے کی فضیلت بیان فرمائی ہے

''جو لوگ نماز کے عادی ہوتے ہیں، ان کی عقل وفہم، یاداشت اور نفسیاتی صحت لمبی عمر تک درست رہتی ہے۔ کسی عمر میں بھی خداوند کریم کے حضور میں خلوص دل سے کیے ہوئے لمبے سجدے روحانی، دماغی اور نفسیاتی صحت کے لئے مدومعاون ہیں۔''

عورتوں کا سجدہ اور واشنگٹن کا ڈاکٹر:

شیخ انجنیر نقشبندی فرماتے ہیں میری ملاقات ایک امریکن ڈاکٹر سے ہوئی کہنے لگا یقین جانیں عورتوں کو اگر پتہ چل جائے کہ نماز میں لمبے سجدے سے سر چہرہ خوبصورت ہوتا ہے اور نور آتا ہے تو وہ سجدے سے سر ہی نہ اُٹھائیں۔

دائمی خوبصورتی:

قبلہ شیخ نقشبندی صاحب فرماتے ہیں۔

''نمازی آدمی کے چہرے پر تازگی رہتی ہے کیونکہ نماز اور سجدہ کی وجہ سے اس کی تمام شریانوں میں خون پہنچتا رہتا ہے جو نماز نہیں پڑھتا اس کے چہرے پر ایک افسردگی سی پھیلی رہتی ہے اس لئے حدیث پاک میں وارد ہے کہ جو نماز پڑھتا ہے اس کے چہرے پر صالحین کا نور ہوگا۔''

marfat.com

Marfat.com

سلام:

تشہد (التحیات) درود شریف اور دعا کے بعد نمازی اسلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر نماز کو ختم کرتا ہے۔ سائنسی تحقیق کے مطابق جب بندہ دائیں اور بائیں اطراف سلام کرتا ہے تو اس کے دونوں اطراف کے پٹھے کام کرتے ہیں یہ گردن کی بہترین ورزش ہے نشتر میڈیکل کالج کے ڈاکٹر قاضی عبدالواحد کے مطابق نمازی کو سلام پھیرنے کیلئے سر دائیں بائیں کرنا پڑتا ہے اور ایسا کئی بار ایک دن میں کرنا پڑتا ہے ایسا کرنے والا امراض قلب (Heart Diseases) اور اس کی اندرونی پیچیدگیوں سے ہمیشہ بچا رہتا ہے، اور بہت کم ان امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔

بہت سے لوگ پانچ وقت کی نماز پڑھنے کے باوجود جسمانی، ذہنی اور روحانی فوائد سے فیضیاب نہیں ہو رہے۔ کیونکہ وہ صحیح سنت کے مطابق نماز نہیں ادا کرتے۔

marfat.com

Marfat.com

ماں کا دودھ اور جدید سائنس

ماں کا دودھ یعنی رضاعت، فقہی اصطلاح میں اس سے مراد وہ دودھ پینا ہے، جس کی وجہ سے دودھ کے رشتہ داروں کا باہمی نکاح جائز نہیں۔ اگر بچے کو اسکی ماں کے علاوہ کسی اور نے بھی دودھ پلایا تو یہ عورت مرضعہ ہے اور رضیع ہے۔

امام ہمام ابو برکات ؒ نے کنز الدقائق میں رضاعت کی تعریف یوں فرمائی ہے۔

"رضاعت اس کو کہتے ہیں کہ شیر خوار بچہ ایک خاص مدت میں کسی عورت کی چھاتی سے دودھ پیے اور اس کے سبب وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب کے سبب سے حرام ہوتے ہیں۔"

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے۔

ترجمہ: "اور مائیں اپنی اولاد (بچوں) کو پورے دو سال دودھ پلائیں (یہ) اس کیلئے ہے جو دودھ کی مدت پورا کرنا چاہتا ہے، اور جس کا بچہ ہے اس کا ذمہ ہے ان ماؤں کا کھانا اور لباس حسب دستور۔ کسی شخص کو تکلیف نہیں دی جاتی مگر اس کی حیثیت کے مطابق ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے اور نہ اولاد والے (باپ) کو اس کی اولاد سے (یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچے کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو) اور جو باپ کا قائم مقام (وارث) ہے اس پر بھی ایسا ہی واجب ہے۔ پھر اگر (ماں باپ) دونوں اپنی رضا اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان (دونوں) پر کوئی گناہ نہیں۔ اور اگر تم چاہو کہ (دائیوں سے) اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر مضائقہ نہیں جبکہ جو دینا ٹھہرایا تھا، بھلائی کے ساتھ انہیں ادا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور (خوب) جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔" (البقرۃ)

حضرت ابن عباس ؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

لَا رَضَاعَ اِلَّا فِی الْحَوْلَیْن

marfat.com

Marfat.com

کوئی رضاع معتبر نہیں سوائے اس رضاعت کے جو دو سال میں ہو۔ رضاعت کی مدت زیادہ سے زیادہ دو برس ہی ہے امام اعظمؒ کے قول کے مطابق رضاعت کی مدت تیس ماہ یعنی اڑھائی سال ہے۔ قرآن مجید کے مطابق اگر والدین چاہیں تو باہمی مشاورت سے بچے کا دودھ دو سال سے پہلے بھی چھڑا سکتے ہیں اس میں ان پر کوئی گناہ نہیں رضاعت کی زیادہ سے زیادہ مدت متعین ہے کہ دو سال تک دودھ پلایا جا سکتا ہے کم سے کم مدت متعین ہے۔ بعض عورتوں کا دودھ ہوتا ہی نہیں، بعض کا کچھ مہینوں میں خشک ہو جاتا ہے، بعض بچے ماں کا زیادہ دودھ نہیں پیتے کیونکہ وہ ان کیلئے مضر ہوتا ہے تو ان کو دوسرا دودھ پلانا پڑتا ہے۔ شاہ اللہ ولی اللہؒ کے بقول بعض بچے ایسے ہوتے ہیں جو دو سال سے پہلے اس قابل ہو جاتے ہیں کہ ٹھوس غذا کھا سکیں اور ماں کے دودھ سے بے نیاز ہو جائیں۔

اعداد و شمار سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ ایک فی صد عورتیں ایسی ہوتی ہیں جو باوجود کوشش کے تین چار مہینوں سے زیادہ اپنے بچے کو دودھ نہیں پلا سکتیں اور تقریباً پانچ فیصد ایسی ہوتی ہیں جو چھ (6) مہینوں سے زیادہ دودھ نہیں پلا سکتیں۔ اسی لئے دو برس سے پہلے دودھ چھڑانے کی اجازت دی گئی ہے۔

حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں کہ جب کسی عورت کو نو (9) مہینے میں بچہ ہو تو اس کی دودھ پلائی کی مدت اکیس ماہ کافی ہے اور سات مہینے میں ہو تو مدت رضاعت تیئس ماہ اور جب چھ (6) ماہ میں بچہ ہو تو مدت رضاعت دو سال کامل ہے۔ اس لئے کہ اللہ کا فرمان ہے کہ حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے۔

دو سال سے زیادہ عمر میں بچے کو دودھ پلانے سے بچے کو نقصان پہنچ سکتا ہے اسی لئے قرآن مجید نے ماؤں کو حکم دیا ہے کہ وہ دو برس تک اپنے بچوں کو دودھ پلائیں۔ اس کے بعد دودھ پلانا مناسب نہیں۔ حضرت علقمہ ﷺ نے ایک عورت کو دو سال سے بڑے بچے کو دودھ پلانے سے منع فرمایا۔

طبرانی نے حضرت انس ﷺ سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ جب تم میں سے کوئی اپنے شوہر سے حاملہ ہوتی

marfat.com

Marfat.com

ہے اور وہ شوہر اس سے راضی ہو تو اس کو ایسا ثواب ملتا ہے کہ جیسا اللہ کی راہ میں روزہ رکھنے والے اور شب بیداری کرنے والے کو، اور جب اس کو درد زہ ہوتا ہے تو آسمان وزمین کے رہنے والوں کو اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک (یعنی راحت) کا جو سامان پوشیدہ رکھا گیا ہے اس کی خبر نہیں۔ پھر جب وہ بچے کو جنم دیتی ہے تو وہ اپنے پستانوں سے جو دودھ بچے کو پلاتی ہے تو اس کے دودھ کے ہر گھونٹ کے بدلے اس کو نیکی ملتی ہے اور اگر بچہ کے سبب اس کو اپنی رات کی نیند حرام کرنی پڑے تو اس کو اس صلے میں راہ خدا میں ستر غلاموں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔"

دور جدید میں جبکہ مسلم خواتین کو ملازمت کے سلسلے میں (حتیٰ کہ بعض اوقات تعلیم حاصل کرنے کے لئے) گھنٹوں گھر سے باہر رہنا پڑتا ہے اور وہ ایسا اپنے شوہروں کی مرضی سے کرتی ہیں چونکہ جدید سائنس نے یہ ممکن بنا دیا ہے کہ بچوں کیلئے مصنوعی دودھ کے ایسے فارمولے سامنے آگئے ہیں کہ جن کے ذریعے تیار کیے گئے دودھ کے استعمال سے بچے کی زندگی کو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا۔ دوسری طرف قرآن پاک میں والدین کو باہمی رضا و مشاورت سے پوری مدت رضاعت سے قبل کسی وقت بھی دودھ چھڑانے کی اجازت دی گئی ہے اس لئے اس دور میں کسی ماں کا بموجب مجبوری بچے کا دودھ چھڑانا کوئی غیر اسلامی فعل نہیں ہے۔

مشہور ماہر حیاتیات اور مذہبی اسکالر ڈاکٹر منور احمد انیس نے قرآنی آیات سے یہی استنباط کیا ہے اس سلسلے میں وہ رقمطراز ہیں۔

The decree in that Muslim women should breast-feed their children. However, it is not considered a religious obligation that women must fulfil. The Quran deems its desirable, provided the parents have a mutal desire for it, and adequate provisions are made available to the nursing mother. On the other hand, the Quran make it clear

marfat.com

Marfat.com

that breast-feeding should, in no case, be a source of hardship for either parent.

جدید سائنس اور رضاعت

اللہ تعالیٰ نے ہمارے جسم کا کوئی عضو بے کار نہیں بنایا قدرت نے عورت کو تخلیق صلاحیت ودیعت کی ہے اس مقصد کیلئے ولادت سے قبل اور بعد کے کچھ عرصہ کے لئے بچے کی زندگی اور نشوونما کے لئے اس کے جسم کو خاص اعضاء عطا کیے گئے ہیں رحم مادر میں بچہ اپنی تخلیق کے مراحل مکمل کرتا ہے اور ولادت کے بعد عورت کی چھاتی بچے کو غذا فراہم کرتی ہے جدید تحقیق نے یہ بات ثابت کی ہے ماں کا دودھ پینے سے ماں اور بچے کی صحت پر انتہائی خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں اور روز بروز اس کے بے مثال فائدے آشکار ہو رہے ہیں۔

محمد علی البار نے اپنے ایک پیپر بعنوان

(Breast feeding and Islamic Teachings)

میں ماں کے دودھ پلانے سے اس کی اور اس کے بچے کی صحت پر مرتب ہونے والے مفید اثرات پر بحث کی ہے۔

ماں کا دودھ بچے کیلئے مکمل غذا ہے جس میں بچے کیلئے تمام ضروری اجزاء جیسے لحمیات، چکنائی، شکر، نمک، کیلشیم اور فاسفیٹ وغیرہ شامل ہیں ماں کے دودھ میں لیکٹوز ہوتا ہے جو نوزائیدہ بچوں کیلئے بہت اہم ہے بچوں کو حیاتین بھی دیتا ہے ماں کے دودھ میں فولاد جو بچوں کی آنتوں میں جذب ہوتا ہے بڑا اہم ہے یہی وجہ ہے کہ جو بچے ماں کا دودھ پیتے ہیں ان کو قلتِ خون کی بیماری نہیں ہوتی۔

گرم وخشک یا ٹھنڈی آب وہوا کی وجہ سے بچے میں پانی کی کمی بیشی ہوسکتی ہے ماں کا دودھ اس کمی بیشی سے بچے کو محفوظ رکھتا ہے اور ضرورت آب پوری کرتا ہے۔ ڈبے لیکٹوجن ۲۔ یا کسی جانور کا دودھ ماں کے دودھ کا نعم البدل نہیں ہوسکتا۔ جدید سائنس نے یہ

marfat.com

Marfat.com

بات ثابت کی ہے کہ پروٹین اور شکریات کے علاوہ ماں کے دودھ کے ۲۰ جزاء گائے کے دودھ سے مختلف ہوتے ہیں۔

Colostrum بطور حفاظتی ٹیکہ:

بچے کی پیدائش کے دو تین دن تک ماں کی چھاتیوں سے نکلنے والا دودھ یا کھیس (Colostrum) کا Colour زردی مائل ہوتا ہے یہ دودھ کی نسبت زیادہ گاڑھا اور مقدار میں قلیل ہوتا ہے اس دودھ میں عام دودھ کی نسبت زیادہ (Antibodies) ضد اجسام اور (White blood cells) سفید جسیمات خون ہوتے ہیں۔ ولادت کے بعد جبکہ نومولود جراثیم اور عفونتوں کی اس دنیا میں آتا ہے تو یہ کھیس (Colostrum) بچے کے لئے حفاظتی ٹیکہ بن جاتا ہے ورا سے وائرس اور بیکٹر یا سے پروٹیکشن دیتا ہے۔

انفیکشن اور ماں کا دودھ:

جدید تحقیق نے یہ ثابت کی ہے کہ جو بچے ماں کا دودھ نہیں پیتے ان میں قوت مدافعت بہت کم ہوتی ہے اور جو ماں کا دودھ پیتے ہیں ان میں قوت مدافعت بیماریوں کے خلاف زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ماں کے دودھ میں Antibodies اور White blood cells ہوتے ہیں۔ جو بیکٹر یا کو ہلاک کر دیتے ہیں ماں کا دودھ عام دودھ کی نسبت جراثیم سے پاک اور صاف ہوتا ہے ماں کے دودھ میں موجود Antibodies اس وقت تک بچے کی حفاظت کرتی ہے جب تک بچہ خود Anti bodies نہ بنالے۔

محمد علی البار کی تحقیق کے مطابق:

Breast fed infants develop fewer gastrointestinal infection, respiratory illness and allergi reactions than do artificially fed infants..

marfat.com

Marfat.com

ماں کا دودھ اور ذہانت:

آج کے جدید دور میں اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ جو بچے ماں کا دودھ پیتے ہیں وہ ان بچوں کی نسبت زیادہ ذہین ہوتے ہیں جو ماں کا دودھ نہیں پیتے۔ برطانیہ میں شائع ہونے والی ایک تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق جن بچوں نے اپنی ماں کا دودھ نہیں پیا ہوتا وہ سکول میں اکثر خاموش اور سہمے سہمے رہتے ہیں، اور کم دوست بناتے ہیں۔ تحقیق کے مطابق دماغی بیماری شیزوفرینیا کا شکار ہونے والے ۷۰ فیصد بچوں نے اپنی ماؤں کا دودھ نہیں پیا ہوتا اپنی ماں کا دودھ پینے والے بچوں کا اوسط آئی کیو ۱۱۰ اور گائے کا دودھ پینے والے بچوں کا اوسط آئی کیو ۱۰۰ نوٹ کیا گیا۔

ماں کا دودھ اور ٹمپریچر:

کسی بھی مادہ جانور کا دودھ دھونے کے بعد وہ بہت جلد ہی جراثیم کی آماجگاہ بن جاتا ہے پھر اسے استعمال سے پہلے ابالا جاتا ہے تاکہ جراثیم مر جائیں مگر باوجود اس کے کچھ جراثیم تلف نہیں ہوتے پھر کسی فیڈر وغیرہ میں دودھ ڈال کر بچے کو پلایا جاتا ہے بعض اوقات فیڈر کو گرم پانی سے دھویا بھی جاتا ہے پھر گرم دودھ فیڈر میں ڈال کر ٹھنڈا کر کے بچے کو پلایا جاتا ہے اس سے جراثیم پھر اٹیک کر سکتے ہیں فیڈر وغیرہ میں پاسچرائزڈ ملک (Pasteurized milk) زیادہ استعمال ہو رہا ہے اب وہ بچے جو ماں کی چھاتی سے براہ راست دودھ پیتے ہیں تو ان کو کسی ٹمپریچر یا جراثیم کا کوئی خطرہ نہیں کیونکہ ان کا درجہ حرارت ماں کے جسمانی درجہ حرارت کے عین مطابق ہوتا ہے اور یہ اس کے لئے طبعی درجہ حرارت ہوتا ہے۔

بچے کی صحت اور نشوونما:

اعداد و شمار سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جو بچے ماں کا دودھ پیتے ہیں وہ نارمل اور صحت مند ہوتے ہیں جو بچے اوپر کا دودھ پیتے ہیں وہ جسمانی ساخت میں کمزور اور

marfat.com

Marfat.com

بیماریوں کا شکار زیادہ ہوتے ہیں ان میں اموات کی شرح بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اس سلسلے میں اہل مغرب کی تحقیق کا خلاصہ یہ ہے۔

The Particular amino acid composition of human milk may accelerate and even increase cognitive development in the infant.

دو برس تک بچوں میں دست اور اسہال بچے کے جسم میں پانی کی کمی اور کمزوری کا باعث بنتے ہیں ڈاکٹر سید سلیم کے مطابق ماں کا دودھ پینے والے بچے اسہال کی بیماری سے محفوظ رہتے ہیں۔

ماں کا دودھ اور خون کا بننا:

ماں کو چاہیے کہ وہ اپنے بچے کو دو سال تک دودھ پلائے کیونکہ جگر بہت مصروف ہوتا ہے اور خون بنانے کے سلسلے میں دو سال لگا دیتا ہے۔ ترک ڈاکٹر ہلوک نور باقی نے لکھا ہے۔

The liver is heavily loaded because it is producing blood, and hence there is a need for milk. It takes about two full years for the liver to recede into the background as regards blood production. For this reason, suckling should last two years.

جگر پہلے ہی بے حد مصروف ہوتا ہے اور خون بنانے میں لگا ہوتا ہے چنانچہ دودھ کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ خون بنانے کے سلسلے میں جگر کو پورے دو سال لگ جاتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ اپنے اصل کام کی طرف آئے۔ یہی وجہ ہے کہ ماں کا دودھ بھی دو سال کی عمر تک جاری رہنا چاہیے۔

ماں کا دودھ اور نفسیاتی اثر:

ماہرین نفسیات کے مطابق جب ماں اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہے تو غیر محسوس

marfat.com

Marfat.com

لہریں دودھ کے ساتھ ساتھ بچے میں منتقل ہوتی رہتی ہیں اور یہی لہریں بچے اور ماں کے درمیان محبت، خلوص اور احترام کا باعث بنتی ہیں۔ ڈاکٹر ہلوک نور باقی کے مطابق ماں کا دودھ پینے سے بچہ نفسیاتی امراض سے محفوظ رہتا ہے انہوں نے لکھا ہے۔

Reaserch on childhood mental disorders had shown that a person must suck for two years if his/her mental health is to be robust. A study performed on a global scale has revealed that no child has mental problems in Indonesia and Phillipin, and the research fact is due to the sense of security. one tenderness imparted to the baby during two years of suckling in those contries.

بچپن کے زمانے کی تکالیف اور بیماریوں سے متعلق تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایک بچہ دو سال تک اپنی ماں کا دودھ پیتا رہے تو اس کی ذہنی صحت مضبوط ہوتی ہے پوری دنیا کی سطح پر مطالعہ نے ظاہر کیا ہے کہ انڈونیشیا اور فلپائن میں کوئی بچہ بھی ذہنی مرض کا شکار نہیں ہے اور تحقیقات کرنے والی کمیٹی نے پتا چلایا ہے کہ اس حیرت انگیز حقیقت کا سبب ان ملکوں میں بچوں کو دو سال تک ماں کا دودھ پلانا ہے جس سے بچوں کو احساس تحفظ اور شفقت میسر آتی ہے۔

حضرت امام جعفر صادق نے شیر خوارگی کے دوران ماؤں کو ایک حکیمانہ نصیحت فرمائی ہے۔ ان کا ارشاد ہے۔

"اپنے شیر خوار بچوں کو اپنے بائیں جانب سلائیں۔"

فرانس کی کورنیل یونیورسٹی کے اسلامک اسٹڈیز سنٹر (اسٹراس برگ) نے اس نصیحت پر جب طویل تحقیق کی تو یہ نتیجہ اخذ کیا کہ پیدائش کے بعد ابتدائی ایام میں جب نومولود ماں کی بائیں جانب سوتا ہے تو اس کو دائیں جانب سونے کی نسبت زیادہ آرام ملتا ہے اور اگر اسے دائیں جانب سلایا جائے تو جلد ہی جاگ اٹھتا ہے اور بے چین ہو کر رونے

marfat.com

Marfat.com

لگتا ہے۔

مذکورہ تحقیق مرکز کے محققین نے اپنی تحقیق کا دائرہ صرف سفید فام بچوں تک محدود نہیں رکھا بلکہ انہوں نے سیاہ فام اور ریڈ انڈین بچوں پر بھی تحقیق کے ذریعے یہ نتیجہ اخذ کیا۔

اس تحقیقی مرکز نے ہولوگرافی کے ذریعے ماں کے پیٹ میں جنین کی تصویر لی تو انہوں نے دیکھا کہ ماں کے دل کی دھڑکن کی آواز کی لہریں جو تمام بدن میں پھیلتی ہیں، جنین کے کانوں تک پہنچتی ہیں یوں بچہ ماں کے پیٹ میں ماں کے دل کی دھڑکنوں کو سننے کا عادی ہو جاتا ہے اس طرح پیدائش سے قبل یہ عادت اس میں اس قدر نفوذ کر جاتی ہے کہ بچہ پیدائش کے بعد اگر ان دھڑکنوں کو نہ سنے تو پریشان ہو جاتا ہے جس وقت بچے کو ماں کی بائیں جانب سلایا جاتا ہے تو بچہ ان دھڑکنوں کو سن کر پرسکون رہتا ہے۔ لیکن چونکہ دائیں جانب دل کی دھڑکنیں سنائی نہیں دیتیں اس لئے بچہ مضطرب ہو جاتا ہے۔

عام طور پر مائیں بچوں کو غیر ارادی طور پر بائیں جانب سلاتی ہیں اس سے بچہ پر سکون اور خوش رہتا ہے۔

marfat.com

Marfat.com

حسد اور جدید سائنس

حضور رسول مقبول ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمانو! تمہارے درمیان بھی وہ بیماری آہستہ آہستہ پھیل گئی ہے جو تم سے پہلے لوگوں میں تھی اور اس سے میری مراد بغض و حسد ہے یہ بیماری مونڈ دینے والی ہے سر کے بالوں کو نہیں بلکہ دین و ایمان کو۔

(مسند احمد۔ جامع ترمذی۔ معارف الحدیث)

اس حدیث قدسی سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو جاتی ہے کہ حسد کرنے والے شخص کا دین و ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے۔

حسد اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو دیکھا کہ اس کو کوئی دینی یا دنیاوی نعمت ملی ہے وہ اس نعمت کو دیکھ کر اپنے دل میں جلتا اور کڑھتا رہے کہ اسے یہ چیز کیوں ملی ہے یا یہ چیز اس سے چھن جائے تو کیا اچھا ہو۔ علاوہ ازیں ایک بندے کو اللہ تعالیٰ عزت و شہرت دے اور بہت سی دولت بھی دے تو کوئی بھی بندہ اس کا برا چاہے اور اس سے جیلس ہو یہ بھی حسد ہے۔

کسی بھی انسان کا یہ فرض ہے کہ وہ اللہ کی عطا پر صبر و شکر کرے اور اللہ جس بندے کو بھی عطا کرے تو دوسرا اس سے حسد ہرگز نہ کرے کیونکہ اسے یہ نعمتیں خداوند قدوس سے ملی ہیں۔ اور وہ ان پر اعتراض یا حسد نہیں کر سکتا۔

حضرت حسن بصریؒ اور حسد:

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ اے ابن آدم! تو اپنے بھائی پر کس وجہ سے حسد کرتا ہے کیونکہ اس آدمی کے پاس جو کچھ بھی موجود ہے اگر وہ نعمت الٰہی ہے تو خداوند قدوس جس چیز کا اعزاز فرماتے ہیں تو تم اس پر کس وجہ سے حسد کرتے ہو؟

اگر نوعیت مختلف ہے تو ایسے آدمی پر حسد کرنا کس وجہ سے درست ہے کہ جس کا

marfat.com

Marfat.com

ٹھکانا دوزخ ہے۔

علم نجوم کا ماہر اور حسد:

علم نجوم کا امام اسمعیؒ (۸۳۲ء) بہت بوڑھا ہو چکا رتھا لیکن صحت وتوانائی قابل رشک تھی کسی نے اس سے پوچھا۔

''حضرت آپ کی عمر کیا ہے؟''

اسمعی نے جواب دیا۔

''ایک سو بیس سال۔''

اس شخص نے کہا۔

''اول تو اتنی لمبی عمر ہر کسی کو ملتی نہیں۔ اس پر قابل رشک صحت وتوانائی، آخر اس کا کیا راز ہے مجھے بھی بتائیں۔''

اسمعی نے جواب دیا۔

''اس کا کوئی راز نہیں زندگی کی قاتل ایک چیز ہی ہے اور وہ ہے حسد اور میں زندگی بھر اس سے دور رہا۔ حاسد آدمی مرد ہو یا عورت طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ جس میں امراضِ قلب قابلِ ذکر ہیں۔''

ولیم لاء کی تحقیق اور حسد:(William Law)

ولیم لا (1761ء تا 1686ء) ایک مشہور انگریز مصنف گزرا ہے۔ اس نے اخلاقیات کے موضوع پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ برائی جب بھی شروع ہوتی ہے۔ اظہارِ خیال کرتے ہوئے لکھا ہے کہ برائی جب بھی شروع ہوتی ہے۔ غرور سے شروع ہوتی ہے۔ برائی کا جب بھی خاتمہ ہوتا ہے۔ تو انکساری کے ذریعہ ہوتا ہے۔

Evil can have no begining, but from pride nor any end but from humility.

(William Law)

marfat.com

Marfat.com

ڈکنز چارلس کہتا ہے:

زہر تو حسد کا زہر ہے۔ جس کا کوئی بھی تریاق نہیں۔

برٹرینڈرسل اپنی کتاب (Coguest Of Happiness) میں لکھتے ہیں۔ حسد برائی کی ایک شکل ہے جو کچھ ذہنی اور کچھ اخلاقی ہے ایسے لوگ چیزوں کو ان کی اپنی حیثیت سے نہیں دیکھتے اور سمجھتے، بلکہ یہ دیکھتے ہیں کہ وہ کس کے پاس ہے۔ مثلاً مجھے اتنی تنخواہ مل جاتی ہے جس میں، میں اپنی گزر اوقات اچھی طرح کر لیتا ہوں اور اس لیے مجھے اس پر قانع ہونا چاہیے مگر مجھے پتا لگتا ہے کہ ایک دوسرا شخص جو کسی بھی حالت میں میری صلاحیتوں کی برابری نہیں کرسکتا، اسے تنخواہ مجھ سے دگنی ملتی ہے اس وقت اگر میرے اندر حسد کا مادہ پیدا ہوتا ہے تو میرا چین وسکون برباد ہو جاتا ہے اور میں یہ سوچ کر کہ میرے ساتھ بڑی ناانصافی ہو رہی ہے، اپنا جی جلاتا رہتا ہوں۔ اس کا علاج صرف یہی ہے کہ ہم اپنے ذہن اور سوچ کی صحیح تربیت کریں اور فضول اور لایعنی باتیں سوچنے میں اپنا وقت ضائع نہ کریں۔ آخر اطمینان اور خوشی سے زیادہ وہ کون سی چیز ہے جس کے لئے انسان دوسروں سے رشک وحسد کرے اور اگر میں اپنے جذبے پر قابو پا کر خوشی اور شادمانی حاصل کرلوں تو پھر تو دوسرے لوگ مجھ پر رشک کرنے لگیں گے۔ وہ شخص جو مجھ سے دگنی تنخواہ لیتا ہے، اگر اس سوچ میں مبتلا ہو جائے کہ کوئی اور شخص اس سے بھی دگنی تنخواہ لیتا ہے تو پھر یہ سلسلہ کہیں ختم ہی نہ ہوگا۔

حسد اور جدید ریسرچ:

جدید تحقیق سے آج یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ حاسدین اس بیماری (حسد) کی وجہ سے طمع، دماغی بیماریوں، ڈپریشن، معدہ کی خرابی اور امراض قلب کے علاوہ پاگل پن کا شکار ہو سکتے ہیں۔

حاسدین جب حسد کرتے ہیں تو وہ اپنے اردگرد کے ماحول کو بھی بہت متاثر کرتے ہیں حسد انسان میں آنا ہی منفی سوچ کی وجہ سے ہے اور حسد کی حالت میں اس کے

marfat.com

Marfat.com

جھوٹ اور جدید سائنس

جھوٹ ایک گناہ کبیرہ ہے ایکبار بندہ اگر ایک جھوٹ بولتا ہے تو اس اپنے بولے ہوئے جھوٹ کو چھپانے کی خاطر بے شمار اور جھوٹ بولتا ہے یہ جھوٹ ایک ایسا جراثیم ہے جو ہماری ذہنی، جسمانی اور روحانی صلاحیتوں کو دیمک کی طرح چاٹ جاتا ہے جھوٹ سے جتنا بچا جائے اسی میں بہتری ہے۔

حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ جب ایک بندہ جھوٹ بولتا ہے تو اعمال لکھنے والا فرشتہ اس کی بدبو کی وجہ سے ایک میل دور بھاگ جاتا ہے۔ جھوٹ بہت سی بیماریوں کی جڑ ہے ایک اور جگہ پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

"سچ میں سکون واطمینان ہے اور جھوٹ میں بے ایمانی اور پریشانی۔"

اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم جھوٹ سے دور رہیں۔ کیونکہ بزدل اور کمزور لوگ ہی جھوٹ بولتے ہیں۔

جھوٹ پر چند فلاسفروں کی ریسرچ پیش ہے

حکیم بوزر جمہر:

جو سچ پر ایمان رکھتا ہے اور پھر اس پر مضبوطی سے کاربند رہتا ہے اسے دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔

ڈاکٹر سموئیل جانسن:

ڈاکٹر سموئیل کہتا ہے کہ بدترین جھوٹ وہ ہے جس میں کچھ سچ بھی شامل ہو۔

marfat.com

Marfat.com

بطلیموس:

کہتاہے کہ آدمی کے جھوٹ بولنے کا نقصان یہ ہے کہ اس کی سچی بات کا اعتبار بھی جاتا رہتا ہے اور سچائی کا فائدہ یہ ہے کہ آدمی جھوٹ کے شر سے محفوظ رہتا ہے۔ جتنے بھی غیر مسلم اسکالرز اور فلسفی گزرے ہیں انہوں نے اپنی تحقیق سے آج یہ بات ثابت کی ہے کہ جھوٹ فریب اور مکاری کا راستہ ہے اور یہ نقصان وہ ہے اور سچ میں بھلائی ہے مگر میرے اور آپ کے آقا جناب رسول عربی ﷺ نے صدیوں پہلے ہی کہہ دیا تھا۔

الصدق ینجی و الکذب یھلکo

ترجمہ:

''سچ نجات دیتا ہے۔اور جھوٹ ہلاک کرتا ہے۔''

Lie Detector اور جدید سائنس:

حضور ﷺ دنیا کے سب سے بڑے ماہر نفسیات ہیں۔ محمد انور اختر نے اس تحقیق کو یوں بیان کیا ہے جھوٹ ایک ایسا فعل ہے جس پر ضمیر کا ردِعمل خاصا شدید اور نفسیاتی توانائی کیلئے تباہ کن ہوتا ہے سائنس نے اس بات کا ثبوت مہیا کر دیا ہے۔ آپ جانتے ہونگے کہ بہت عرصہ پہلے ایک آلہ تیار کیا گیا تھا جسے **Lie Detector** کہتے ہیں۔ یعنی جھوٹ کا سراغ لگانے والا آلہ۔ یہ ملزموں اور مشتبھوں کے بیان لینے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس کے تار تقریباً اسی طرح ملزم یا مشتبہ کے دل اور نبضوں وغیرہ کے مقامات کے ساتھ لگا دیئے جاتے ہیں۔ جس طرح دل کے فعل کا جائزہ لینے والی ای سی جی (ECG) مشین کے تار مریض کے جسم کے ساتھ لگائے جاتے ہیں۔ جھوٹ کا سراغ لگانے والا آلہ چلا کر مشتبہ سے کہا جاتا ہے کہ وہ بیان دے۔ بیان میں جہاں بھی وہ جھوٹ بولتا ہے، اس آلے کی سوئی ہلنے لگتی ہے۔ بیان دینے والا سچ بولتا چلا جائے تو سوئی میں ذرا سی بھی حرکت نہیں ہوتی۔

آلہ کمپیوٹر کی نسل سے نہیں نہ اس میں کوئی مافوق الفطرت کمال پیدا کیا گیا ہے کہ بولنے والا انسان جہاں جھوٹ بولے تو یہ پکڑ لیتا ہے یہ دل کی دھڑکن میں کوئی خرابی یا بے

marfat.com

Marfat.com

قاعدگی معلوم کرنے والی مشین (Electocordiograph) کی طرح حساس ہے۔ دل کی دھڑکن تو مشین سے معلوم کی جاسکتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جھوٹ کا سراغ لگانے والی مشین کو کس طرح پتہ چل جاتا ہے کہ اس آدمی نے یہاں جھوٹ بولا ہے؟

اس سوال کے جواب میں جھوٹ بولنے والوں کو غور کرنا چاہیے۔ جھوٹ بولنا ایک ایسا قبیح فعل ہے جسے انسان کا ضمیر برداشت نہیں کر سکتا۔ جھوٹ بولنے سے ضمیر یا سپرا یگو کو اتنا شدید جھٹکا لگتا ہے کہ اسے جسم بھی محسوس کرتا ہے اس کا اثر دل پر اور اعصابی نظام کے مرکز پر ہوتا ہے۔ اس سے Lie Detector کی سوئی ہل جاتی ہے۔ غور کریں کہ جھوٹ بولنے سے جسم زلزلے کی طرح جھٹکا محسوس کرتا ہے۔ یہ ہے وہ جھٹکا جس پر میں جتنا بھی زور دوں کم ہوگا یہ جھٹکا دل اور اعصابی نظام کو نقصان پہنچاتا ہے وہ لوگ جو جھوٹ بولنے کے عادی ہوتے ہیں وہ مسلسل جھٹکے محسوس کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ جھوٹ بولنے کے ساتھ ساتھ ان جھٹکوں کے بھی عادی ہو جاتے ہیں۔ یہ بالکل ایسے ہے جیسے لوگ تمباکو نوشی کے عادی ہو جاتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ تمباکو انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا رہا۔ جھوٹ کے عادی بھی اسی خوش فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ جھوٹ کے نقصانات سے محفوظ ہیں۔ میڈیکل سائنس کے انکشاف کو دیکھیں تو کہا جا سکتا ہے کہ جھوٹ ایسا زہر ہے جو نفسیاتی توانائی کو تو کمزور کرتا ہی ہے۔ جسمانی توانائی کو بھی کمزور کر دیتا ہے۔ جسم میں قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے میڈیکل سائنس نے مشاہدہ کیا ہے کہ اکثر لوگوں میں کوئی نہ کوئی جسمانی کمزوری یا دائمی مرض ہوتا ہے ان لوگوں میں سے جو جھوٹ بولنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔ ان میں ان کا دائمی مرض بڑھتا چلا جاتا ہے بعض لوگوں میں کرانک کمر درد ہوتا ہے۔ بعض معدے کی خرابی کے مریض ہوتے ہیں۔ کبھی اسہال شروع ہو جاتے ہیں، کبھی پھیپھڑوں کے امراض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ جن میں دق، دمہ اور برانکوایسٹھما خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

جھوٹ بولنے کا سب سے زیادہ اثر دل پر ہوتا ہے دل کے امراض کی کئی اور وجوہات ہوتی ہیں ان کی موجودگی میں جھوٹ بولنے کی عادت بھی شامل ہو جائے تو دل جلدی جواب دے جاتا ہے۔

جرمنی کے ایک اسپشلسٹ ڈاکٹر شائیڈر نے جس نے دل کے فعل اور امراض پر

marfat.com

Marfat.com

چار سال ریسرچ کر کے رپورٹ تیار کی ہے، کہا ہے کہ صرف جھوٹ بولنے کی عادت ہی دل کا مریض بنا سکتی ہے۔

اعصابی مرکز پر بھی جھوٹ کے جھٹکے کا اثر بہت برا ہوتا ہے۔ اعصابی نظام کے بگڑ جانے سے صرف جسم ہی متاثر نہیں ہوتا ذہن بھی متاثر ہوتا ہے۔

اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ سچ کا دامن تھامیں نہ کہ جھوٹ کا۔ کیونکہ جھوٹ میں بیماریاں اور پریشانیاں ہی ہیں اور سچ میں آرام ہے۔

یہی بات آج جدید سائنس کہہ رہی ہے مگر ہمارے آقا ﷺ نے بہت پہلے ہی فرما دیا تھا۔

''سچ میں اطمینان وسکون ہے اور جھوٹ میں بے ایمانی اور پریشانی۔''

marfat.com

Marfat.com

مومن کی نظر فراست اور جدید سائنس

مومن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر دوئم)

مومن کی فراست سے بچو۔

(حوالہ سابقہ)

عطا ابن رباح کے بقول ایسے لوگوں سے ملنے کا موقع ملا جو چہرے اور ہاتھوں کی ظاہری حالت دیکھ کر انسانوں کے حالات وواقعات بتا دیتے ہیں۔

(تاریخ فرشتہ)

ابن واقد کے بقول بعض صحابہ کرام کو اللہ تعالیٰ نے ایسی فراست سے نوازا تھا کہ وہ چہرے اور جسم کے ظاہری اعضاء کو دیکھ کر آدمی کے احوال کی اطلاع دیتے تھے۔

(ابن خلدون)

یہ علم دراصل مسلمانوں کے علوم کا حصہ ہے جو کہ خالص عقل ودانش اور فراست مومن کا حصہ ہیں اور فراست مومن کی شان ہے۔

ہاتھوں پر بالوں کا ہونا توجہ طلب ہے ماہرین دست شناسی کو ان کا مطالعہ کسی شخص کے پیچیدہ کردار کو سلجھانے میں مدد دے سکتا ہے۔ کسی شخص کے ہاتھوں پر بالوں کے زیادہ اگنے کا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کی قوت حیات بہت زیادہ ہے ایسا شخص شدید تھکن برداشت کر سکنے کے علاوہ تشویشناک امراض کے مہلک نتائج برداشت کر سکتا ہے۔ بہت سے ہاتھوں، خاص طور پر خواتین کے ہاتھوں کا معائنہ کرتے وقت آپ کا واسطہ بہت کم پڑے گا۔ تاہم جب یہ کسی خاتون کے ہاتھ پر نظر آ جائیں تو یہ اس میں ایک قسم کے مردانہ پن کو ظاہر کرتے ہیں اس لئے اس کے متعلق رائے اچھی طرح سے ماپ تول کر قائم کرنی چاہیے۔ مردوں کے ہاتھوں پر آپ کو اکثر بال نظر آئیں گے کیونکہ مرد حضرات خواتین کی نسبت زیادہ

marfat.com

Marfat.com

قوی ہوتے ہیں۔ یہ کسی طرح بھی درست نہیں کہ مرد کے ہاتھوں پر بالوں کی عدم موجودگی اس میں نسوانیت کی موجودگی کی دلیل ہے، بلکہ یہ اس چیز کا اظہار ہے کہ خواتین کے ہاتھوں کا معائنہ کرتے وقت آپ کا واسطہ بالوں سے بہت کم پڑے گا۔ لیکن یہ کسی طرح بھی ضروری نہیں کہ مرد کے ہاتھوں پر بالوں کی عدم موجودگی اس میں نسوانیت کی موجودگی کی دلیل ہے۔ بلکہ یہ اس چیز کا اظہار ہے۔ کہ ایسا شخص نازک اندام ہوسکتا ہے کہ یہ شخص جسمانی طور پر مضبوط نہ ہو لیکن یہ ضروری نہیں کہ اس کا کردار بھی کمزور ہو۔

آپ خواہ کتنی قسم کے بالوں کا مطالعہ کریں آپ دیکھیں گے کہ یا تو وہ کھردرے ہیں یا ملائم۔ یہ چیز اس شخص کی فطرت کو فوراً ظاہر کر دیتی ہے، کیونکہ نفیس جلد والے لوگوں کے ہاتھوں پر کھردرے بال نہیں اگتے۔ ایسے بال طاقتور اشخاص کے ہاتھوں پر ہی اگتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ یہ لوگ ارفع واعلیٰ بھی ہوں۔ اگر آپ کسی ایسی عورت کو دیکھیں جس کے ہاتھوں پر سخت بال ہوں تو اس کے قیمتی جواہرات اور بیش قیمت لباس کے باوجود سمجھ لیں کہ وہ ایک معمولی عورت ہے ہاتھوں کے بالوں سے کسی شخص کی شائستگی یا کھردرے پن یا جسمانی قوت کو معلوم کیا جا سکتا ہے۔ عضویاتی نقطہ نظر سے دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ بال جلد کے مساموں اور تھیلیوں سے نکلتے ہیں۔ اور یہ تھیلیاں ان کو خوراک و غذائیت پہنچاتی ہیں۔ یہ تھیلیاں بالوں کی نشوونما کے لئے غذائیت وصول کرتی ہیں اور خود بھی حصہ لیتی ہیں۔ ان تمام تھیلیوں سے بال نہیں اگتے بلکہ کچھ تھیلیاں ایسی بھی ہوتی ہیں جن سے بال کبھی نہیں نکلتے۔ اگر کسی شخص میں قوت حیات کافی زیادہ نہ ہو تو بال نہیں اگتے لیکن اگر بال نکلنے لگیں اور اس شخص کی قوت حیات میں کمی آجائے تو بال خشک ہو جاتے ہیں اور مزید نہیں بڑھتے چنانچہ شدید بخاروں کی حرارت بالوں کی تھیلیوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔ اور بال جھڑنا شروع ہو جاتے ہیں۔ شدید عصبی بیماریوں میں عصبی رطوبت ان تھیلیوں میں جمع شدہ قوت کو ختم کر دیتی ہے اور بال بھر بھرے اور بے جان ہو جاتے ہیں۔ یہی صورت انگلیوں کے بھر بھرے ناخنوں کے معاملہ میں بھی پیش آتی ہے خون میں فولاد کی موجودگی عظیم قوت کا ذریعہ ہوتی ہے۔ بال مختلف رنگوں کے ہوتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ بالوں کی تھیلیاں جسم سے فولاد کا رنگ جذب کر کے بالوں کو منتقل کرتی رہتی ہیں بالوں کے مختلف رنگوں کا انحصار اس بات پر

marfat.com

Marfat.com

ہے کہ یہ تھیلیاں فولاد کے رنگ کی کتنی مقدار جذب کر کے کس قدر بالوں کو مہیا کرتی ہیں۔

یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ شمالی عرض بلد کے باشندوں کے بالوں کا رنگ سنہری ہوتا ہے اور جنوبی آب و ہوا میں رہنے والی لاطینی اقوام کے بالوں کا رنگ سیاہ ہے تاہم ناروے، سویڈن اور ڈنمارک کے باشندوں کے بال سنہری ہوتے ہیں اور فرانسیسی، اطالوی، ہسپانوی اور مشرقی اقوام سیاہ بالوں والی ہوتی ہیں۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ ناروے کے باشندے بہت زیادہ تھکان، سردی اور خطرات برداشت کر سکتے ہیں اور ساتھ ہی یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ فولاد قوت بخشتا ہے تو یہ سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے کہ پھر ان کے جسم اس طرح کی سردی اور خطرات میں گھرے رہتے ہیں کہ ان کو زیادہ سے زیادہ قوت حیات کی ضرورت پڑتی ہے یوں ان کے جسم فولاد کا بیشتر حصہ اپنی غذا میں جذب کر لیتے ہیں اور بالوں کی رنگت کیلئے بہت کم فولاد بچتا ہے ناروے کے باشندے انسانی فطرت کے اعتبار سے سرد کہلاتے ہیں ان میں جذبات کی آگ نہیں ہوتی وہ سرد مہر ہوتے ہیں اگر ان کی خواہشات کی تسکین نہ ہو سکے تو وہ سیاہ بالوں والے لاطینیوں کی طرح نہ تو جذبات کی آگ میں جلتے رہتے ہیں نہ گھل گھل کر مرتے ہیں۔ چنانچہ کسی شخص کے ہاتھوں پر سنہری بال غمازی کرتے ہیں کہ وہ شخص صحیح المزاج، جلد برانگیختہ نہ ہونے والا، ٹھنڈے دل و دماغ کا حامل، ثابت قدم، بہت زیادہ عملی، مستعد، کم ہوس پرست، سوجھ بوجھ کا مالک اکثر و بیشتر ایماندار اور اپنے کام سے کام رکھنے والا ہے۔

خیال رہے کہ اس کا اطلاق صرف سویڈن اور ناروے کے باشندوں کے سنہری رنگ پر ہے جن کی رنگت ہلکے زرد تنکے جیسی ہوتی ہے۔ کہیں آپ تمام سنہری بالوں والوں کو مندرجہ بالا خصوصیات کا حامل نہ سمجھیں اگر مذکورہ بالا سنہری رنگت میں سرخ رنگت کی آمیزش پائیں یا سیاہی مائل دیکھیں تو اس کے مطابق آپ کو اپنی رائے میں بھی تبدیلی پیدا کرنا ہو گی۔ سویڈن کے سنہری بالوں کو معیاری سنہری بال قرار دیں اور اس سے مقابلہ کرتے ہوئے زیر مطالعہ شخص کی خصوصیات اندازہ لگائیں اس جگہ تمام قلم کے بالوں سے مراد صرف ہاتھوں کے بال ہی ہیں۔

سیاہ بال لاطینی اور مشرقی اقوام سے تعلق رکھتے ہیں ان کے حامل آفتابی موسم میں

marfat.com

Marfat.com

رہتے ہیں اور فرحت بخش ہوا سے لطف اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ یہ لوگ سوڈش لوگوں کی طرح جفاکش اور حوصلہ مند نہیں ہوتے۔ ان میں قوت حیات کی کثرت کے علاوہ فولاد وافر مقدار میں ہوتا ہے مگر ناروے کے باشندوں کی طرح ان کی نار حیات کو جلتے رکھنے کے لئے اتنے فولاد کی ضرورت نہیں ہوتی، اس لئے باقی ماندہ فولاد کو بالوں کی تھیلیاں جذب کر لیتی ہیں اور یہ ان کی نالیوں میں داخل ہو کر بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے لاطینی اور مشرقی اقوام جس آب و ہوا میں رہتی ہیں وہ انھیں جمود کی طرف مائل کرتی ہے ان کا نرم اور ہلکا ماحول کام کرنے کی خواہش پیدا کرتا ہے اس طرح قوت حیات کی کثیر مقدار رکھنے اور اس کو استعمال میں نہ لانے سے ان کی قوت نکاس کی راہ ڈھونڈتی ہے، اور یہ راستہ عیاشیوں کی طرف جاتا ہے اس طرح سرد ملک کے لوگوں کی نسبت سیاہ بالوں والے لوگ زیادہ جوشیلے، بے چین، بوالہوس، زندہ دل ہوتے ہیں سیاہ بال ان لوگوں کی نشانی ہے جن کے اندر حرارت ہوتی ہے ان میں ضرورت سے زیادہ قوت حیات ہوتی ہے جسے وہ عیش و عشرت میں صرف کرنا پسند کرتے ہیں اب یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ ہم یہ نہیں کہتے کہ تمام سیاہ بالوں والے لازمی طور پر فرانسیسی، ہسپانوی اور مشرقی لوگوں جیسے مزاج اور کمزور کردار کے حامل ہوتے ہیں۔ سیاہ بال وافر قوت حیات اور حرارت کا اظہار کرتے ہیں، اور زیادہ عملی ہونے اور قوت حیات کو مستعد راہوں میں لگانے کی غمازی کرتے ہیں۔

جب بھی سیاہ بال کسی ہاتھ پر کثرت سے ہوں اور نمایاں نظر آئیں تو آپ کے ذہن میں فولاد اس کی قوت بخشی، وہ طریقہ جس سے بالوں کی مخصوص رنگت پیدا ہوتی ہے اور وہ باشندے جن سے یہ رنگ نکلا ہے فوری طور پر آنا چاہیے۔ ان حقائق کو ذہن میں رکھیں گے تو آپ سمجھ جائیں گے کہ سیاہ بالوں کا صحیح مطلب کیا ہے؟

آپ ہاتھوں پر خاکستری اور سفید بال بھی دیکھیں گے، سفید بال دراصل بال کی وہ نالی ہے جس میں فولاد بالکل نہیں ہوتا جبکہ خاکستری بالوں میں پھر بھی تھوڑا سا فولاد پایا جاتا ہے۔ سفید بال اس شخص پر نمو پاتے ہیں جن میں قوت حیات عام معیار سے اتنی کم ہوتی ہے۔ کہ بالوں کی تھیلیوں کو جذب کرنے کے لئے اتنا فولاد بھی نہیں ملتا کہ وہ سنہرے ہو جائیں ہاتھ کی جھریوں والی جلد پر خاکستری بال تو بڑھاپے کی وجہ سے ہوتے ہیں لیکن اگر

marfat.com

Marfat.com

ہاتھ کی پشت جاندار ہو اور بال خاکستری نظر آئیں تو سمجھ لیں بے اعتدالیوں کی وجہ سے قوت حیات ضائع ہو گئی ہے۔ بالوں کی سرخ رنگت فولاد کے ایک اور کیمیاوی اتصال کی وافر مقدار میں موجودگی کی وجہ سے ہوتی ہے سرخ بالوں کا سرخ رنگ مزاج کی تندی، طبیعت میں برانگیختگی، لڑائیوں میں الجھنے کے میلان اور ذرا سی چھیڑ چھاڑ سے آگ بھبوکا ہونے کے امکان کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر سرخ بال ملائم ہوں تو تیزی مزاج کے دورے لمحاتی ہوتے ہیں لیکن جب تک وہ جاری رہیں تیز و تند ہوتے ہیں اگر سرخ بال کھردرے ہوں تو ان میں وحشت، تند مزاجی اور خاموشی کے ساتھ دل میں کینہ رکھنے اور انتقام کے مواقع کی تلاش کرتے رہنے کا اظہار ہوتا ہے سرخ بالوں کو ہمیشہ اشتعال انگیزی اور جھگڑوں میں الجھنے کے لئے بجلی کی سی سرعت سے آمادگی (جسے عام طور پر بدمزاجی کہا جاتا ہے) کا مظہر کہا جاتا ہے ان کو حد سے زیادہ شائستگی کا نشان سمجھنا غلط ہے۔ (Refrence Weekly Friday America)

marfat.com

Marfat.com

بچوں کو محبت بھرا خط، اسلام اور جدید سائنس

''پیارے بچو! اس خط میں تمہیں پیار اور محبت کے متعلق کچھ تحریر کروں گا۔ خدا کی محبت خاندان کی محبت ...... ہمسائے کی محبت...... دوست کی بے لوث محبت۔

پہلے بھی میں نے تمہیں کئی بار محبت کی ضرورت و اہمیت کے متعلق بتانے کی کوشش کی' لیکن غالباً اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوا۔ محبت کیا کچھ کر سکتی ہے؟ اس قسم کے جتنے بھی سوال نہاں خانۂ دل میں رینگتے رہتے ہیں' ان کا آسان فہم جواب اب میں تمہیں دے سکتا ہوں۔

کل مجھے تند و تیز لہروں نے جہاز کے عرشے سے اٹھا کر سمندر کی بے رحم گود میں پھینک دیا۔ بالکل کاغذ کے ایک پرزے کی طرح۔ پھر تمہارے ابو کو اپنے مکان سے بلند تر' سرکش اور بپھری ہوئی لہروں میں جہاز کی واپسی تک تیرنا پڑا۔ جب میری ہمت و طاقت جاتی رہی' تو تم لوگوں کی محبت نے میری نڈھال اور بے جان رگوں میں زندگی کی لہر اور زندہ رہنے کی امنگ پیدا کی' تمہاری محبت نے میرے دل پر ایک سحر طاری کر دیا جس کے سہارے میں تیرتا رہا۔'' (ڈیوڈ رابرٹ)

جنوری 1945ء میں کولمبیا یونیورسٹی کے آٹھ پروفیسر ایک سمندری مہم پر روانہ ہوئے 13 جنوری کی ہنگامہ خیز صبح کو چار پروفیسر جہاز کے عرشے سے سمندر میں گر پڑے۔ اس وقت جہاز برموڈا کے ساحل سے دو سو میل دور جنوب کی طرف تنکے کی طرح ڈگمگا رہا تھا۔ سمندری تحقیق کا بین الاقوامی ماہر ڈبلیو موریک ایونگ بھی ان میں شامل تھا وہ ڈوبنے والا تھا کہ اسے بچا لیا گیا۔ اس حادثے کے دوسرے دن اس نے اپنے پانچ بچوں کو ان ناقابل فراموش گھڑیوں کی داستان تحریر کرتے ہوئے لکھا:

''تم جاننے کیلئے بے چین ہو گے کہ یہ سانحہ کیسے اور کن حالات میں نمودار ہوا۔

Marfat.com

اچھا سنو ہم ایک خطرناک مہم سر کرنے جا رہے تھے۔ سمندر میں زبردست طوفان آیا ہوا تھا۔ جہاز بری طرح ہچکولے کھا رہا تھا۔ بلند و بالا لہریں عرشے کے کیبن سے ٹکرا کر جہاز میں داخل ہونے کی کوشش کر رہی تھیں۔ صبح کے سات بجے تھے۔ میں نے جہاز کی پوزیشن معلوم کرنے کیلئے چارٹ روم کا رخ کیا۔ اچانک میری نظر آپس میں ٹکراتے ہوئے اور ادھر ادھر لڑھکتے ہوئے چار ڈرموں پر پڑی۔ تیل سے بھرے ہوئے یہ ڈرم کیبن کیلئے سخت خطرناک ثابت ہو سکتے تھے۔ کیبن تباہ ہو جاتا' تو پانی اس کے راستے جہاز میں بھر جاتا' پھر اس کی خیر نہ تھی' میں سوچوں کے بھنور میں گرفتار تھا کہ انکل جونٹ' فرسٹ میٹ چارلس ویکلی اور سیکنڈ میٹ مائیک برون پہنچ گئے اور ہم نے مل کر ڈرموں کو محفوظ کرنا شروع کر دیا۔ ابھی چو تھے ڈرم کو رسی سے باندھ رہے تھے کہ ایک خوفناک لہر اٹھی۔ ہم اپنے کام میں اس طرح محو تھے کہ لہروں کو آتے ہوئے نہ دیکھا۔ جلد ہی ہم پانی میں چھپ گئے اور ڈرموں کے ساتھ جہاز سے باہر سمندر میں گر گئے۔ ہر لمحے یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کے بھاری بھرکم چیز سے ٹکرا کر ہماری ہڈی پسلی ایک ہو جائے گی۔ تھوڑی ہی دیر میں میری چھٹی حس نے خبردار کیا کہ لہر نے مجھے سمندر میں پھینک دیا ہے۔ سطح آب پر آنے کیلئے مجھے جان لیوا تگ و دو کرنی پڑی' اس جدوجہد میں پھیپھڑے پانی سے بھر گئے اور بلبلوں کی آواز سے ملتی جلتی موسیقی ترتیب دینے لگے جیسا کہ بیمار پھیپھڑوں سے گہرا سانس لیتے وقت پیدا ہوتی ہے۔

سطح آب پر پہنچنے کے بعد نظر دوڑائی۔ اپنے ساتھیوں کو بھی سمندر کی سنسناتی اور سیٹیاں بجاتی ہوئی لہروں کے رحم و کرم پر پایا۔ دونوں میٹوں کے تیل کا ڈرم تھام رکھا تھا جس کی مدد سے وہ با آسانی تیر رہے تھے۔ انکل جونٹ جہاز کی الگ لائن کے پیچھے پیچھے تیرتا چلا جا رہا تھا۔ انکل جونٹ سعی لاحاصل میں مصروف تھا جہاز بڑی تیزی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا۔ اسے جا پکڑنا اور جہاز پر سوار ہونا اس انکل جونی کے بس میں نہ تھا۔

قریب ہی تیل کا ایک ڈرم بپھری ہوئی لہروں پر بہتا نظر آیا میں نے ہاتھ پاؤں مارے اور اس کی طرف تیرنے کی کوشش کی۔ مگر پانی میں شرابور کپڑے بری طرح مزاحم ہو گئے۔ ڈرم تو کیا ہاتھ آتا' الٹا جان کے لالے پڑ گئے۔ بھیگے ہوئے کپڑوں سے چھٹکارہ پائے بغیر بچنا محال تھا' چنانچہ کپڑے اتارنے لگا' سب سے پہلے ایک ایک جوتا اتارا مجھے اچھی

marfat.com

Marfat.com

طرح یاد ہے' جوتا اتار کر جب میں نے سمندر میں پھینکا' تو دیر تک یہ سوچ کر حیران رہا کہ جانے یہ سمندر کی تہہ تک کتنی مدت میں پہنچے گا' پھر خیال آیا سمندر کی تہہ میں پڑا جوتا کتنا بڑا اور عجیب نظر آئے گا۔ ساتھ ہی دوسرا جوتا اتار کر پھینک دیا۔ اب کپڑوں کی باری آئی۔ سب سے پہلے پاجامے کی طرف توجہ دی اس کم بخت کی موجودگی میں تیرنا مشکل ہو رہا تھا' میں پاجامے سے الجھا ہوا تھا کہ میں نے سنا کوئی کہہ رہا تھا: ڈوک' ڈوک...... مدد مدد! بچاؤ' بچاؤ' آواز بالکل صاف تھی' پاجامہ اتارنے کے بعد میں نے ادھر ادھر نظر دوڑائی مگر بپھری ہوئی اور پھنکارتی ہوئی لہروں کے سوا کچھ دکھائی نہ دیا' یہ بھی پتہ نہ چل سکا کہ آواز کہاں سے آ رہی ہے۔

سخت اور جان لیوا مشقت کے بعد میں نے قمیص سے چھٹکارا پایا' اب میں سطح سمندر پر بالکل برہنہ تیر رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد پھر وہی آواز کانوں میں آئی لیکن اب کے وہ دھیمی اور کھانسی میں ڈوبی ہوئی تھی' میں نے ایک بار پھر چاروں طرف دیکھا' لیکن کوئی شخص نظر نہ آیا اس کے بعد خاموشی چھا گئی' مجھے یقین ہو گیا کہ آواز دینے والا شخص ڈوب گیا ہے۔ میرے خیال میں وہ ایک بڑی لہر کی زد میں آ گیا تھا جس کے نتیجے میں اس کے پھیپھڑے پانی سے بھر گئے اور کھانسی آ گئی' وہ اپنے سانس پر قابو نہ پا سکا اور جلد ہی غرق ہو گیا۔ بعد مین پتہ چلا کہ وہ فرسٹ میٹ چارلس ویکلی تھا وہ نہایت نیک نفس اور بہادر انسان تھا۔

کپڑے اتار دینے کے بعد تیرنے میں کوئی دقت نہ رہی۔ کسی زیادہ تگ و دو اور محنت کے بغیر لہروں پر ہلکورے کھاتا بڑھ رہا تھا کہ میری نظر اپنے جہاز دینا پر پڑی' وہ ہم سے کوئی ایک میل دور جا چکا تھا اور پھر میری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا جب میں نے دیکھا دینا نے اپنا رخ موڑا اور پھر ہماری تلاش میں واپسی کا سفر شروع کر دیا' میری ہمت قدرے بڑھ گئی مگر بے کراں سمندر کی متلاطم موجیں مجھے اٹھا اٹھا کر پٹک رہی تھیں اور میں جہاز کے راستے سے دور ہوتا چلا جاتا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جہاز کے پہنچنے تک میں زندہ نہ رہ سکوں گا۔ اب جہاز تقریباً آدھا میل کا راستہ طے کر چکا تھا' پھر اچانک وہ رک گیا۔

میرا دل ہول کھانے لگا۔ کل سٹیرنگ گیئر ٹوٹ گیا تھا' میں نے سوچا شائد وہ پھر

marfat.com

Marfat.com

ٹوٹ گیا ہے' لیکن میرا خیال غلط نکلا۔ دراصل جہاز انکل جونی کو اٹھانے کیلئے رکا تھا۔ بعد ازاں پتہ چلا کہ انکل جونی خاصی تیزی سے تیرتے ہوئے لاگ لائن کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے تھے' لیکن کچھ عرصے بعد وہ اپنی رفتار برقرار نہ رکھ سکے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے ساتھ جل گئے' اس طرف سے مایوس ہو کر وہ سیڑھی کی طرف بڑھے جو انہیں قریب ہی جہاز کے ساتھ ساتھ تیرتی ہوئی نظر آئی۔ انہوں نے سیڑھی پکڑ لی اور جہاز کے ساتھ ساتھ تیرنا شروع کر دیا' پھر انہیں جہاز پر کھینچ لیا گیا۔ اب جہاز دوسری طرف بڑھا۔ لہروں سے کش مکش اتنی شدید تھی کہ مجھے یقین نہ تھا کہ جہاز بروقت میری مدد کو پہنچے گا' میری قوت جواب دے چکی تھی' میں سیدھا تیرنے کے قابل نہ رہا تھا' چنانچہ الٹا تیرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس وقت مجھے سانس لیتے ہوئے سخت تکلیف ہو رہی تھی' اس نازک موقع پر تم لوگ میری سوچ کا مرکز بن گئے' میں نے خیال ہی خیال میں تمہارے ساتھ کئی باتیں کیں۔

بحری سکول کی تعلیم و تربیت کے مطابق ایسے موقع پر انسان کو چاہیے کہ وہ گہری سانس لے کر زیادہ دیر تک روکے رکھے اور پھر ایک لخت باہر نکال دے' لیکن یہاں اس ہدایت پر عمل نہ کر سکا' میرے پھیپھڑے پانی سے اس قدر بھر چکے تھے کہ میرے لئے سانس کو زیادہ دیر تک روکنا ناممکن ہو گیا تھا۔ سانس لینے کیلئے جونہی ذرا سا منہ کھولتا عین اس وقت کوئی لہر پھٹ جاتی اور بہت سا پانی پیٹ کے اندر چلا جاتا۔ اس دوران میں نے دو تین بار ادھر ادھر نظر دوڑا کر دیکھا۔ مجھے کوئی شخص نظر نہ آیا۔ آہستہ آہستہ میری آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا گیا اور میں کوئی چیز دیکھنے کے قابل نہ رہا۔

تم سوچ رہے ہو گے۔ اس وقت میں معمول سے زیادہ تنہائی محسوس کر رہا ہوں گا' نہیں یہ بات نہیں تھی شائد تم حیران ہو؟ بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے ساتھ ہمیں سچی محبت عقیدت ہوتی ہے وہ تنہائی میں ہمارے پاس ہوتے ہیں۔ ہم یہی محسوس کرتے ہیں جیسے وہ ہمارے پاس بیٹھے باتیں کر رہے ہیں' میری خوابیدہ قوتوں کو ابھار رہے ہیں' دم توڑتی ہوئی ہمت کو سہارا دے رہے ہیں' آہستہ آہستہ وہ میری سوچوں کے دائرے سے نکل گئے اور ان اچھے لوگوں کی جگہ میرے پیارے بچو' تم نے لے لی' یہ احساس برق کی سی قوت کے ساتھ میری رگ و پے میں دوڑ گیا۔ مجھے زندہ رہ کر اپنے پیارے اور بھولے بھالے بچوں کیلئے

marfat.com

Marfat.com

کچھ نہ کچھ ضرور کرنا چاہیے، مجھے یوں محسوس ہوا کہ اب تم سب ...... بل، جیری، ہوپی اور ننھی میجی ڈوبنے کے قریب ہو اور میں تمہیں بچانے کیلئے ہاتھ پاؤں مار رہا ہوں۔

پھر میری سوچوں کا آئینہ دھندلا گیا اور پھر اس پر میجی کا عکس ابھرا، میں اسے ظاہری آنکھوں سے دیکھنے سے قاصر تھا، لیکن مجھے اس کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی، اس کا لب و لہجہ اب بھی ویسا تھا جیسا اس وقت ہوتا تھا جب مجھے وہ شام کو روزانہ گھر آتے دیکھتی یا میرے آنے کی آوز سنتی تو سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر پکارتی، اس نے مجھے بار بار پکارا:

"ابو! ابو! میرے ابو! اب تو واپس آجاؤ۔"

میرے پیارے ابو! تمہیں یاد رکھنا چاہیے کے میجی کی محبت طوفانی اور سرکش لہروں سے زیادہ تھی' اگرچہ لہروں نے مجھے غوطے پر غوطہ دیا لیکن وہ پھر بھی میجی کی محبت کو شکست نہ دے سکی' اس وقت میرا ذہن بالکل صاف تھا اور آنکھوں کے سامنے صرف ننھی میجی کی شبیہ اور میں میجی کے پاس پہنچنے کی کوشش کر رہا تھا اس لمحے مجھے قریب ہی سے ایک آوز سنائی دی:

"ڈوک ...... میں بیرل کے ذریعے آسانی سے تیر سکتا ہوں، بیرل کا دوسرا سرا پکڑ لو۔"

یہ مائیکل برون تھے' جنہوں نے ایک ہاتھ ڈرم کے گرد پڑی ہوئی رسی اور دوسرے ہاتھ سے ڈرم کا کونہ پکڑ رکھا تھا، جب ڈرم میرے قریب آیا، تو میں نے اسے پکڑ لیا اب میں جہاز کو دیکھ سکتا تھا، وہ ہماری طرف چلا آرہا تھا کپتان گویلڈ عرشے پر کھڑا ہمیں دیکھ رہا تھا اور کپتان تک بک ہیری جہاز چلا رہا تھا، ہماری حالت سخت ناگفتہ بہ تھی، کسی نے وہ رسی ہماری طرف پھینکی جو ایسے موقع پر استعمال کی جاتی ہے۔ مائیکل نے رسی کو پکڑ لیا! چنانچہ اسے جہاز پر کھینچ لیا گیا، تند و تیز ہوا تھپیڑوں سے جہاز بری طرح ڈول رہا تھا، اس کی ایک کروٹ نے مجھے بہت دور پھینک دیا۔ اتفاقاً میرے ہاتھ میں ایک رسہ آگیا جس نے مجھے اس نازک موقع پر میرا بہت ہی ساتھ دیا، تاہم میرا اب بھی یہی خیال تھا کہ میں جہاز پر سوار نہ ہو سکوں گا، لیکن جہاز کی ایک اور کروٹ نے میری مدد کی اور جہاز والوں نے مجھے ہاتھوں سے پکڑ کر عرشے پر کھینچ لیا، اس کے بعد مجھے کچھ ہوش نہ رہا، تو میں نے اپنے آپ کو سیٹ پر کمبلوں میں لپٹے ہوئے پایا۔

marfat.com

Marfat.com

آج دوسرا دن ہے، میں خدا کا شکر گزار ہوں کہ میں ابھی تک زندہ ہوں، ہوش میں آنے کے بعد پتہ چلا کہ جہاز والوں نے رسے پھینکے تو کچھ دیر کے بعد جہاز کا سٹیرنگ ٹوٹ گیا، اگر یہ پہلے ٹوٹ جاتا' تو شائد میں تمہیں خط لکھنے کیلئے اس دلکش وخوبصورت دنیا میں زندہ نہ رہتا، انکل جونٹ خیریت سے ہیں، ان کی ٹانگ پر معمولی سی چوٹیں آئیں، لیکن ہڈی کو کوئی گزند نہیں پہنچا، مائیکل برون چند گھنٹے آرام کرنے کے بعد اپنی ڈیوٹی دینے کے قابل ہوگیا، میری بائیں ٹانگ زیادہ متاثر ہے اور مجھے لنگڑا کر چلنا پڑتا ہے کل ہمارا جہاز سودا کی بندرگاہ پر لنگر انداز ہوگا، وہاں ڈاکٹروں کا علاج میسر آسکے گا۔

اس تجربے سے ہم بہت سے سبق سیکھتے ہیں۔ میں سائنس دان ہوں، اس لئے پہلی مادی اشیاء اور قوت ہی کے بارے میں سوچ سکتا ہوں' میری نصیحت ہے تیراکی خوب اچھی طرح سیکھنی چاہیے اور ایسی تمام عادتوں سے اپنا دامن پاک رکھنا چاہیے جو جسم انتہائی کمزور کردیتی ہیں، تاہم میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے بچاؤ میں میری جسمانی قوت کے ساتھ ساتھ ایک اور بھی قوت شامل تھی اور وہ تھی تمہاری محبت۔ ہمیں ہر حال میں محبت کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ پیارے بچو! یہ ہماری ایک دوسرے کے ساتھ محبت تھی۔ جس نے مجھے سخت نامساعد حالات میں تیرنے کی قوت وہمت عطا کی، حالانکہ میری جسمانی حالت نہایت خراب وخستہ تھی، تمہاری محبت اور ننھی بیچی کی پیار بھری آواز سرکش لہروں سے زیادہ طاقتور تھی، خدا کی محبت مائیکل برون اور تیل کے ڈرم کو میرے پاس کھینچ کر لے آئی۔ فقط تمہارا ابو۔ (بحوالہ پوسٹ ڈیوڈ)

marfat.com
Marfat.com

نگاہوں کی حفاظت اور جدید سائنس

اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتیں عطا کی ہیں آنکھیں دیکھنے کے لیے دی ہیں ان کے اندر بند کرنے اور کھولنے کی صلاحیت انسان کے اختیار میں ہے اور یہ اختیار اس لیے دیا کہ جب رب کا حکم ہو آنکھیں کھولو اور جب رب کا حکم ہو آنکھیں بند کر لو۔ میں جہاں چاہوں دیکھوں اور جہاں دیکھنے سے چاہوں منع کروں نہ دیکھوں۔

حضور اقدس ﷺ کا فرمان ہے جو نظروں کی حفاظت کریگا اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان عطا فرمائے گا جس کی حلاوت وہ دل میں محسوس کریگا۔

جدید فرنگی ذہنیت کی سوچ یہی ہے کہ دیکھنے سے کیا ہوتا ہے۔ صرف دیکھا ہی تو ہے ہر کوئی غلط کام تو نہیں۔ تو کیا کبھی ہم نے یہ بھی سوچا ہے کہ!!!

شیر اگر سامنے آجائے اور انسان اسے صرف دیکھ لے تو صرف دیکھنے سے جسم اور جان پر کیا بنتی ہے۔ سوچیں!!!

سبزہ اور پھول صرف دیکھے جاتے ہیں تو پھر صرف ان کے دیکھنے سے دل مسرور اور مطمئن کیوں ہوتا ہے؟

کسی کو مصیبت میں دیکھتے ہی دل بے چین اور بے قرار ہو جاتا ہے۔ آخر کیوں؟

کسی کی بڑی دکان، مکان، بلڈنگ، کوٹھی یا کار دیکھتے ہی تو ہیں، فوراً دل کے اندر حسرت، امید، رشک، بے چین اور طمع جیسی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں۔ آخر کیوں؟ اور صرف دیکھا ہی تو ہے۔

کسی حسین جمال کو دیکھ کر دل دے بیٹھتے ہیں اسے صرف دیکھا ہی تھا۔

جہانگیر نے شہزادگی کے عالم مینا بازار میں نواب زین خان کی بیٹی صاحب جمال کو دل دیا۔ مینا بازار کے انگوری پارک سے گزر رہا تھا ایک خادمہ نے عرض کیا کہ صاحب عالم آپ کو بادشاہ سلامت یاد فرما رہے ہیں شہزادہ کے ہاتھ میں کبوتروں کا جوڑا تھا صاحب

Marfat.com

جمال سامنے سے آرہی تھی اس نے کہا تو ذرا ہمارے کبوتر تھاما ابھی واپس آتے ہیں واپس آئے تو صاحب عالم کے ہاتھ میں ایک ہی کبوتر تھا پوچھا۔ دوسرا کبوتر کیا ہوا؟

صاحب عالم، وہ تو اڑ گیا۔

کیسے؟

صاحب عالم نے دوسرا کبوتر بھی چھوڑ دیا اور کہا کہ یوں!!!

اس یوں پر جہانگیر لٹو ہو گیا اور آخر کار اس سے عقد کر لیا۔ کیا ہر منظر دیکھنے سے نہیں ہوا؟ سوچیں؟ آنکھیں کھولیں؟ دیکھیں؟ پھر دیکھیں؟ شاید دیدہ عبرت مل جائے۔

نوٹ اور کاغذ کا فرق ناسمجھ بچے سے پوچھو کہ نوٹ کو دیکھتے ہی اس کی کیا کیفیت ہوتی ہے اور کاغذ کو دیکھنے سے کیا۔ تو نوٹ صرف دیکھا ہی تو تھا۔

بقول شخصے۔

تیز نظر کا یہ اثر جس کو لگا شکار ہے!!!

الغرض آنکھیں چوری کرتی ہیں ہاتھ بڑھتے ہیں اور گناہ ہو جاتا ہے اسلام اسی کیفیت کے پیش نظر چہرے کو ڈھانپنے والے پردے کا حکم دیتا ہے۔ مخلوط تعلیم پر ایک صاحب فرمایا کرتے تھے۔ ننگا گوشت ہو اور بھوکا بلا ہو تو کیا وہ بھوکا بلا گوشت سے منہ موڑ کر چلا جائے گا۔ ہرگز نہیں۔ ماہرین کی تحقیق کے مطابق نگاہوں کا اثر بلواسطہ دماغ اور ہارمونزی سسٹم پر پڑتا ہے۔ اس نظام کے متاثر ہونے کی وجہ سے جسم کا تمام نظام متاثر ہو جاتا ہے اور بے شمار امراض وعلل میں آدمی مبتلا ہو جاتا ہے۔

ڈاکٹر نکلسن ڈیوز کا تجربہ:

مشہور ڈاکٹر روحانیت کا ماہر ہے تجربات بیان کرتے ہوئے کہتا ہے کہ

''نگاہیں جس جگہ جاتی ہیں وہیں جمتی ہیں پھر ان کا اچھا اور برا اثر اعصاب (Nerves)، دماغ (Brain) اور ہارمونز (Hormones) پر پڑتا ہے۔

بیوی، بہن اور ماں کے علاوہ کسی عورت کو دیکھنے سے اور خاص طور پر شہوت کی نگاہ سے دیکھنے سے ہارمونزی سسٹم کے اندر خرابی میں نے دیکھی ہے۔ شاید کوئی دیکھ سکے

marfat.com

Marfat.com

کیونکہ ان نگاہوں کا اثر زہریلی رطوبت کا باعث بن جاتا ہے اور ہارمونزی گلینڈز ایسی تیز، خلاف جسم زہریلی رطوبتیں خارج کرتے ہیں جس سے تمام جسم درہم برہم ہو جاتا ہے۔

کوئی انتہائی غریب شخص کسی انتہائی امیر آدمی کو دیکھتا ہے تو اس کے اندر حسد کی وجہ سے ہارمونز کی ایسی رطوبت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے اس کا دل اور اعصاب متاثر ہو جاتے ہیں۔ میرا تجربہ ہے کہ ایسی خطرناک پوزیشن سے بچنے کیلئے صرف اور صرف اسلامی اسلامی تعلیمات کا سہارا لینا پڑے گا۔

(اسلام اور مستشرقین)

اسلام حقیقتاً ایک پرسکون مذہب ہے جو آپس میں اخوت اور بھائی چارے کے فروغ کا درس دیتا ہے۔ یقیناً آپ لوگوں کا بھی یہ تجربہ ہوگا کہ ایک آدمی کے پاس اگر کار، بنگلہ اور دوسری آرام وہ چیزیں موجود ہیں جبکہ دوسرے کو یہ سہولیات میسر نہیں دوسرے نے یہ سب آرام وراحت، پہلے کے پاس دیکھی ہے نگاہوں سے اس میں لالچ، بغض اور حسد وغیرہ جیسے جذبات پیدا ہوں گے اور وہ بے چین اور بیماریوں کا شکار ہو جائے گا اس کے چہرے کی رونق مدھم پڑ جائے گی۔ یہ سب کچھ دیکھنے سے ہوا اور اس شخص کے ساتھ ایسا اس لئے ہوا کیونکہ اس کا ایمان کمزور تھا۔

Contempt Of Humanity

تحقیرِ انسانیت۔

کلارک بورڈ آف سائیکالوجی کا تجزیہ:

انسانی جسم کے نظام میں ایک ایسا سسٹم ہے جس کا تعلق انسان کی سوچوں کے ساتھ ہے۔ اور یہ سوچیں جب تک تبدیل ہوں گی انسانی مزاج اور اذھان بدل جائیں گے اگر یہ سوچیں مثبت ہیں تو جسم کا نظام ہمیشہ توانا، تندرست اور صحت مند رہے گا۔

اگر یہی سوچیں منفی ہوں تو جسم ہمیشہ طرح طرح کے امراض میں مبتلا رہتا ہے ڈاکٹرز کے بورڈ نے اس بات کا بھی انکشاف کیا ہے کہ انسانی سوچیں جب بھی کسی انسان کو

marfat.com

Marfat.com

نفرت کی نظر سے یا نفرت کی زبان سے مخاطب کریں گی تو فوراً ایک ایسا ہارمون بنتا ہے جس سے ہسٹامین کی زیادتی ہوتی ہے اور اس کے نقصانات مندرجہ ذیل اعضاء پر ہوتے ہیں۔

۱۔ نگاہوں کی کمزوری اور خاص طور پر دور کی نظر زیادہ متاثر ہوتی ہے۔
۲۔ جسم ناتواں اور نڈھال ہوگا ذہن پریشان ہوگا۔
۳۔ یادداشت میں کمی اور فقدان ہوگا۔
۴۔ دل کے امراض میں اضافہ ہوگا۔
۵۔ گردے کے امراض میں اس کی جھلی پر ورم ہوگا۔

ماہرین مزید تجربات کر رہے ہیں کہ آیا اس کا اثر فوری طور پر دماغ پر کتنا ہوتا ہے۔

(Refrence New York Time)

marfat.com

Marfat.com

احمق کا سنت نبوی ﷺ میں احترام اور جدید سائنس

اسلامی تعلیم میں احمق بحیثیت انسان بھی قابل احترام واکرام ہے کیونکہ بے عقل اور لاشعور انسان کا احترام اس لئے لازم ہے کہ وہ ''انسان'' ہے اور اس کے انسان ہونے کے ناطے سے دوسرے انسان پر لازم ہے کہ اس کو بھی وہی اہمیت دے جو دوسرے انسانوں کو دیتا ہے۔

کیونکہ بعض احمق ایسے ہوتے ہیں جو بظاہر دنیاداروں کی نظر میں احمق ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کا مقام عظیم تر ہوتا ہے۔

حضرت بہلول مجذوبؒ کو تمام لوگ احمق' پاگل اور دیوانہ کہتے تھے بچے پتھر مارتے اور مذاق اڑاتے تھے لیکن ان کا مقام اتنا بلند تھا کہ صرف صاحب نظر ہی پہچان سکتے ہیں۔

اسی طرح حضرت شبلیؒ کو لوگ دیوانہ اور مجذوب کہتے تھے لیکن وہ واقعی مجذوب پاگل اور احمق نہیں تھے بلکہ عشق الٰہی نے انہیں پاگل بنا رکھا تھا۔

لہٰذا کسی بھی کم عقل انسان کی تحقیر نہ ہو بلکہ اس کی تعظیم ہو۔ زیرِ نظر جدید تحقیق ملاحظہ فرمائیں۔

کولمبیا یونیورسٹی میڈیکل سکول کے آڈیٹوریم میں ایک عجیب تماشا ہو رہا ہے۔ آڈیٹوریم حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہے ان میں تقریباً دو سو نامور ڈاکٹرز شامل ہیں۔

اسٹیج پر 19 سال کا ایک بھولی بھالی صورت والا لڑکا مائیکروفون کے قریب کھڑا حیرت اور خوف کی ملی جلی نظروں سے حاضرین کی طرف دیکھ رہا ہے لڑکے کے چہرے پر چھائے ہوئے احمقانہ تاثرات میں ہر لحظہ اضافہ ہو رہا ہے وہ اپنی جگہ سکون سے کھڑا نہیں ہو

Marfat.com

سکتا۔ نہایت دلچسپ حرکتیں کر رہا ہے، لیکن حاضرین میں اکثریت چونکہ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور سنجیدہ حضرات کی ہے لہٰذا کوئی شخص لڑکے کی ان مضحکہ خیز حرکات پر ہنستا تو کیا مسکرا بھی نہیں رہا۔ وہ سب کے سب متانت سے بیٹھے ہیں اور لڑکے کو مسلسل گھور رہے ہیں۔ یکا یک تیسری قطار میں بیٹھا ہوا سفید بالوں والا ایک ڈاکٹر اپنی جگہ سے اٹھتا ہے اور لڑکے سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔

''پری' کیا تم مجھے بتا سکتے ہو 29 جون 1924ء کو ہفتے کا کون سا دن تھا؟''

''جمعہ'' پری ایک لحظہ تامل کیے بغیر جواب دیتا ہے۔

ڈاکٹر اثبات میں سر ہلاتا ہے جواب صحیح ہے کیونکہ 29 جون 1924ء کو جمعے کے روز اس ڈاکٹر کے گھر میں لڑکی پیدا ہوئی تھی۔ فوراً ہی دوسری قطار میں بیٹھا ہوا ایک معمر باوقار ڈاکٹر پری سے پوچھتا ہے۔

''اور 18 اپریل 1929ء کو کیا دن تھا؟''

''جمعرات'' پری نے اپنی کہنی کھجاتے ہوئے جواب دیا۔

''بالکل ٹھیک'' دوسرے ڈاکٹر نے تسلیم کیا اور اپنی جگہ بیٹھ گیا۔ کمرے کی آخری نشستوں سے تیسرا ڈاکٹر اٹھا اور پری سے کہنے لگا۔ ''اگر میں انیسویں صدی کے کسی سال کا دن پوچھوں تو بتاؤ گے؟''

''پوچھئے۔'' پری نے بے نیازی سے جواب دیا۔

19 اپریل 1967ء کو کیا دن تھا؟''

''منگل''

اور 17 جنوری 1601ء کو؟'' چوتھے شخص نے دفعتاً پوچھا۔

لڑکے نے تقریباً آٹھ سیکنڈ بعد جواب دیا۔

''بدھ''

''جواب درست ہے''

آڈیٹوریم میں ایک بار پھر گہرا سکوت چھا گیا۔ ڈاکٹر فرط سے پلک جھپکائے بغیر پری کو تک رہے تھے ان کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ لڑکے کے پاس کون سی پراسرار قوت ہے جو

marfat.com

Marfat.com

اسے ان سوالوں کا جواب آن واحد میں بتا دیتی ہیں جنہیں حل کرنے کیلئے حاضر وقت چاہیے۔ انہوں نے بارہویں، تیرویں، پندرویں، سولہویں اور انیسویں صدی عیسوی کے مختلف سالوں، مختلف مہینوں اور مختلف تاریخوں میں پڑنے والے دنوں سے متعلق سوالات پوچھے اور پری نے ہر سوال کا جواب دینے میں زیادہ سے زیادہ آٹھ سیکنڈ صرف کئے حاضرین کو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ ان سوالوں کا جواب پہلے سے رٹ کر آیا ہے، حالانکہ ایسا نہ تھا نہ صرف گزرے ہوئے دن اور تاریخوں کا ٹھیک سے جواب دیا بلکہ مستقبل کی قریب اور بعید کی تاریخوں میں پڑنے والے دنوں کا جواب صحیح صحیح تھا۔

کولمبیا یونیورسٹی میں شعبہ علم الاعصاب کے سب سے مشہور استاد ڈاکٹر سڈنی کارٹر اپنی نشست سے اٹھ کر سٹیج پر پہنچے۔ انھوں نے شفقت سے پری کی پیٹھ تھپتھپائی اور بولے۔

''شاباش بیٹا شاباش۔ تم نے ہر سوال کا جواب بالکل صحیح دیا ہے اب ان لوگوں کو اتنا اور بتا دو کہ آخر تمہیں ان سوالوں کے جواب کیونکر معلوم ہو جاتے ہیں۔ بتاؤ گے؟''

پری الووں کی طرح دیدے گھما گھما کر ڈاکٹر کارٹر کو تکتا رہا شاید وہ ڈاکٹر کی بات سمجھا نہیں تھا۔

''میں نے پوچھا ہے۔ بیٹے کہ تم ان سوالوں کا جواب کس قاعدے کے تحت دیتے ہو؟''

''قاعدہ'' پری نے کہا۔

''قاعدے کا مطلب کیا ہے ڈاکٹر؟''

ڈاکٹر سڈنی نے مایوس ہو کر گردن ہلائی پھر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

حضرات! آپ نے دیکھا کہ نوجوان پری کس قدر معصوم اور سادہ لوح ہے۔ اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ ''قاعدہ'' کیا ہوتا ہے، لیکن اس کی دماغی قوت بلاشبہ حیران کن ہے اور یہ بچہ دنیا کے ان حیران کن افراد میں سے ایک ہے جو پیدائش طور پر احمق اور کند ذہن سمجھے جاتے ہیں۔ لیکن درحقیقت ان کے اندر ایسی اعلیٰ دماغی صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ جو عام آدمیوں کو قدرت عطا نہیں کرتی۔ پری کو یہاں صرف تجربے کیلئے بلایا گیا تھا اور آپ نے

Marfat.com

Marfat.com

دیکھ لیا کہ بے وقوف ہونے کے باوجود اس کے دماغ کی ایک کڑی غیر معمولی قوت رکھتی ہے اور یہ اسی دماغی نظام کی کڑی کی مدد سے آئندہ و گزشتہ دنوں اور تاریخوں کا ٹھیک ٹھیک حساب کر لیتا ہے۔ اگرچہ اس ''حساب'' میں خود اس کی علمیت کا کوئی دخل نہیں ہے اسے آپ ایک ''الہامی کیفیت'' کا نام دے سکتے ہیں۔''

''بے وقوف ذہین'' شخص ہر دور اور ہر سوسائٹی میں مل جاتے ہیں، لیکن ان کی چھپی ہوئی ذہانت سے قطع نظر کر کے لوگ ان کی حماقت یا بے وقوفی پر زیادہ غور کرتے ہیں حالانکہ بے وقوف ذہین فرد کی تربیت اگر ابتدا ہی سے کی جائے اور یہ جان لینے کے بعد کہ اس کا ذہن کس شعبے کی طرف حیرت انگیز سرعت سے منتقل ہوتا ہے، اسی شعبے کی تعلیم کا انتظام کیا جائے تو یہی شخص آگے چل کر عبقری (Genius) بن سکتا ہے۔

یہ بات غلط ہے کہ جینئس بنتے نہیں، پیدا ہوتے ہیں۔ کوئی شخص پیدائشی طور پر جینئس نہیں ہوتا، بلکہ حقیقت میں وہ ''بنتا'' ہے۔ اور اسے جینئس بناتے میں حادثات بڑا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ آئزک نیوٹن جس نے سب سے پہلے کشش ثقل کا اسرار دریافت کیا۔ ''نہایت غبی اور بے وقوف لڑکا'' سمجھا جاتا تھا اور اس کے استاد بھی مایوس ہو کر کہتے تھے کہ یہ لڑکا ذہنی طور پر قطعی ناکارہ ہے، اسے پادری بنا دینا مناسب رہے گا۔ مگر چند برسوں کے بعد دنیا نے دیکھ لیا کہ وہی آئزک نیوٹن جسے احمق اور پاگل سمجھا جاتا تھا، ایک خاص شعبے میں کس قدر اعلیٰ دماغ (ذہن) کا مالک ثابت ہوا اور اس کے نظریات اتنے ٹھوس اور عظیم نکلے کہ اتنی صدیاں گزر جانے کے باوجود انہیں جھٹلانے کی جرأت کسی کو نہ ہو سکی۔

ایڈیسن، سٹیفنسن اور آئن سٹائن کے نام بھی اسی زمرے میں لیے جاتے ہیں۔ ان کے علاوہ بے شمار ''ذہین بے وقوف افراد'' کی نشاندہی کی جاسکتی ہے جو بچپن اور جوانی میں کند ذہن اور غبی سمجھے گئے لیکن واقعات، حالات اور وقت کی چکی میں پس کر ''جینئس'' بن گئے۔ قدرت ہر جگہ اور ہر معاشرے میں ایسے لوگ پیدا کرتی ہے جو ''ذہین بے وقوف'' ہوتے ہیں۔ لیکن مناسب تعلیم و تربیت نہ ملنے کے باعث انہیں پروان چڑھنے کا موقع نہیں ملتا اور وہ ہمیشہ کیلئے پردۂ گمنامی میں چھپ جاتے ہیں یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ ذہین بے وقوف قسم کے لوگ اس دنیا میں تن تنہا زندگی نہیں گزار سکتے۔ انہیں ہر وقت کسی نہ

marfat.com

Marfat.com

کسی سہارے کی ضرورت پڑتی ہے اس کے بغیر وہ آگے نہیں بڑھ سکتے۔ نگرانی یا سہارے کے بغیر زندگی گزارنے والے ایسے لوگوں کو کبھی جینئس بننے کا موقع نہیں ملتا اور وہ ہمیشہ دوسروں کی طنز و تضحیک کا نشانہ بنتے رہتے ہیں۔

''ذہین بیوقوف شخص وہ ہے جس کی چھٹی حس غیر معمولی ہو۔'' یہ چھٹی حس ہی اس کو شہرت کے بلند مدارج پر لے جاتی ہے بشرطیکہ ''مشق'' کے ذریعے اسے پوری طرح ابھارا جائے۔ دیکھنے، سننے، بولنے، سونگھنے اور چھونے کی حس کس میں نہیں ہوتی۔ لیکن ذہین بے وقوف وہ ہے جس میں انہی متذکرہ پانچ حسیات میں سے کوئی ایک حس زیادہ قوی ہو۔ اسی کو ''چھٹی حس'' کہتے ہیں۔ چھٹی حس کو مزید قوی اور کارآمد بنانے کے لئے دماغ اور جسم کے بعض اعصابی خلیوں کی قوت کار میں اضافہ کرنا ضروری ہے۔

ذہین بے وقوف کی ایک بڑی پہچان یہ ہے کہ اسے خود اپنے ''علم اور مشاہدات'' کے ماخذ کا پتہ نہیں ہوتا۔ پرسی کی مثال اسی لئے پیش کی گئی ہے کہ صدیوں پرانی تاریخوں اور دنوں کا ٹھیک ٹھیک نام بتا دینے کے باوجود اس ''قاعدے'' سے لاعلم تھا جس کے ذریعے جواب اس کے ذہن میں آتا تھا۔ لڑکوں کی نسبت لڑکیاں شاذ و نادر ہی ذہین بے وقوف پائی جاتی ہیں ''کیس'' ایسے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ذہین بے وقوف لڑکیاں بھی حیرت انگیز اور غیر معمولی سلاحیت کی مالک ہوتی ہیں کولمبیا یونیورسٹی کے ڈاکٹر اے ویزل، چھ سال کی ایک خوبصورت سنہرے بالوں والی لڑکی کا قصہ بیان کرتے ہیں جس کا نام سیا ئن تھا۔ اسکول میں داخل ہونے کے تھوڑے ہی دن بعد اس پر ٹائیفائیڈ کا شدید حملہ ہوا ''بے ہوشی کے لمبے لمبے دورے پڑنے لگے اندھی اور گونگی ہونے کے علاوہ وہ ذہنی طور پر بھی اس کا توازن بگڑ گیا علاج معالجے کے بعد اس کی بینائی اور گویائی تو واپس آ گئی مگر ذہن ٹھیک نہ ہو سکا اور وہ بے وقوفوں کی سی حرکتیں کرنے لگی کچھ عرصہ اسی طرح گزر گیا اور پھر اس بچی میں ایک حیرت انگیز تبدیلی واقع ہوئی وہ شعروں میں گفتگو کرنے لگی اگرچہ یہ اشعار مہمل ہوتے تھے تاہم قافیہ بامعنی ضرور ہوتا تھا۔ تیرہ سال کی عمر تک وہ کپڑے پہن سکتی تھی نہ گھڑی دیکھ کر وقت بتانے پر قادر تھی اب اسے سکے اور پرانے بٹن جمع کرنیکا شوق ہوا، چنانچہ ہزاروں بٹن اور چھوٹے سکے جمع کر لئے ان کی تعداد اسے ہر وقت یاد رہتی اور ان سکوں کی جمع، ضرب اور

marfat.com

Marfat.com

تقسیم کے سوالات وہ حیرت انگیز طور پر سیکنڈوں میں حل کر دیتی تھی۔ مثال کے طور پر اس سے پوچھا جاتا 23×23 کا حاصل ضرب کیا ہوگا تو فوراً جواب دیتی 5291 اور اگر 44×12 کے حاصل ضرب میں اگر ایک جمع کر دیا جائے تب بھی جواب یہی آئے گا۔ ایک سال کے اندر وہ ریاضی کے ایسے سوال حل کرنے لگی جو دوسروں کیلئے بڑے مشکل تھے مگر یہ تیرہ سالہ بچی چٹکی بجاتے ہی حل کر دیتی۔

ڈاکٹر مارٹن دی بار ایک بائیس سالہ نوجوان کا قصہ سناتے ہیں۔ جو نہایت کند ذہن، غبی اور احمق تھا سکول میں بارہ سال پڑھنے کے باوجود اسے پڑھنا آیا نہ لکھنا۔ لیکن قدرت نے اسے "زبان" کا تحفہ عطا کیا۔ یعنی وہ غیر ملکی زبانیں حیرت انگیز سرعت سے سیکھ جاتا تھا تین سال کے اندر اندر اس نے یونانی، جاپانی، فرانسیسی، جرمن، اطالوی اور چینی زبانوں پر ایسا عبور حاصل کر لیا کہ ان زبانوں کے ماہرین کو اس نوجوان کے بے عیب لب و لہجے اور روانی پر حیرت ہوتی تھی۔

1768ء میں سوئٹزرلینڈ میں ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام والدین نے گوڈ فرید رکھا اس شکل و صورت مضحکہ خیز اور نرالی تھی اور لطف یہ کہ جتنا بدصورت تھا اس سے کہیں زیادہ بے وقوف بھی ثابت ہوا۔ استادوں اور والدین کی حد درجہ کوشش کے باوجود اسے لکھنا پڑھنا بالکل نہ آیا، سارا سارا دن گلیوں اور بازاروں میں پھرتا اور شریر بچے اس کے پیچھے تالیاں پیٹتے نظر آتے اس وقت کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ مضحکہ خیز شکل و صورت کا بچہ یورپ کے نامور مصوروں میں شمار کیا جائے گا اور اس کی بنائی ہوئی بلیوں کی تصویریں بڑے بڑے بادشاہ خطیر رقموں کے عوض خریدیں گے گوڈ فریڈ نے ایک دن برش پکڑا، ادھر اُدھر سے رنگ جمع کیے اور بلی کی تصویر بنائی دلچسپ بات یہ ہے کہ اس سے پہلے اس نے کوئی تصویر نہ بنائی تھی اور نہ یہ فن کسی سے سیکھا تھا آہستہ آہستہ اس کی تصویروں کی شہرت پھیلنے لگی اور پھر بلیاں بنانے والے "رافیل" کو انگلستان کے بادشاہ جارج چہارم نے خصوصی دعوت پر بلایا اور واٹر کلر سے بنی ہوئی بلی اور اس کے بچوں کی ایک تصویر اپنے محل کی گیلری میں لگانے کیلئے خریدی۔

بعض ذہین بے وقوف افراد میں چھونے اور سونگھنے کی حسیات غیر معمولی ہوتی

marfat.com

Marfat.com

ہیں اس قسم کے ایک لڑکے کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر ایسے کمرے میں چھوڑ دیا گیا جہاں کپڑوں کا انبار لگا ہوا تھا یہ لڑکا کپڑوں کو چھو چھو کر اپنے کپڑے پہچان لیتا تھا گھڑی کو چھو کر ٹائم بتا دینا بھی اس کا خاص کمال تھا۔

1835ء کا ذکر ہے انگلستان میں ایک بچہ پیدا ہوا جو بعد میں جے ایچ پولین کے نام سے مشہور ہوا۔ عمر کے سات برس گزر جانے کے باوجود اسے اپنی زبان کا ایک لفظ بولنا نہ آیا، گونگا ہونے کے ساتھ وہ بہرا بھی تھا عمر کے آٹھویں برس وہ اٹک اٹک کر اور تتلا تتلا کر بولنے لگا عقل وخرد سے قطعی عاری تھا اور اتنا کوڑھ مغز کہ کوئی بات اس کی کھوپڑی میں نہ سماتی تھی اس کے والدین اور سبھی رشتے حیران وپریشان تھے کہ اس بچے کی زندگی آخر کیسے گزرے گی وہ صریحا پاگل تھا آخر انہوں نے اسے ارلزووڈ کے پاگل خانے میں بھیج دیا۔ یہاں وہ گھنٹوں ایک جگہ بیٹھا خلا کو گھورتا رہتا وفعتاً وہ ایک روز اٹھا اور پاگل خانے کے وسیع باغیچے میں گیا اور درختوں کی پتلی شاخیں اور ادھر اُدھر پڑی ہوئی لکڑی کی چھپٹیاں اٹھا لایا اور جہاز بنانے لگا۔ اس کا یہ شوق دیکھ کر ناظم نے اسے پاگل خانے کے ایک حصے میں بھیج دیا جہاں بڑھئی کا کام پاگلوں کو سکھایا جاتا تھا اس شعبے میں آنے کے بعد پولین کے اندر چھپی ہوئی صلاحیتیں انگڑائی لے کر بیدار ہو گئیں اور وہ بہت جلدی نت نئے بحری جہازوں کے نفیس ترین ماڈل بنانے میں دوسروں سے بازی لے گیا۔ دلچسپ بات یہ تھی کہ جب وہ کوئی ماڈل بناتا تو خوش ہو کر اپنے سر پر آپ ہی تھپکی دیتا اور کہتا ''شاباش'' کیا بے نظیر چیز بنائی ہے۔'' بڑا ہونے کے بعد اس نے جہازوں کے علاوہ میزیں، کرسیاں، الماریاں، تصویروں کے فریم اور نہ جانے کیا کیا چیزیں بنائیں اور ہزار ہا نئے ڈیزائن وضع کئے۔ (بشکریہ ماڈرن ایکسپوز)

marfat.com

Marfat.com

تربیت اولاد، والدین اور جدید سائنس

تربیت اولاد میں اسلام کو جس اہمیت سے نوازا گیا ہے اس کی مثال عالم میں نہیں ملتی۔ خاص طور پر اس بات کی اہمیت اس وقت زیادہ ہو جاتی ہے۔ جب گھر میں والدین کے اثرات اولاد پر پڑتے ہیں۔

حضور اقدس ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جس طرز کا معاملہ کیا، اور ان کی جس انداز میں تربیت کی وہ ایک خاص اہمیت رکھتی ہے۔ حتیٰ کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں بعض اوقات نماز مختصر کر دیتا ہوں جب کسی بچے کو روتا ہوا سنتا ہوں۔

(بحوالہ تربیت اولاد، ڈاکٹر حبیب المختار)

والدین ہمیشہ اپنی عادات بچوں میں منتقل کرتے ہیں اس لئے اسلام نے والدین کو ایمان اور اعمال کی زندگی کی طرف مائل کیا ہے۔

نفسیات کے بانی سگمنڈ فرائیڈ نے کہا تھا، خاندان میں بچے کی پوزیشن اس کی شخصیت اور کردار کی تعمیر میں اہم حصہ لیتی ہے۔

موجودہ دور کے ماہر نفسیات نے بھی مشاہدات اور تجربات کی بنیاد پر اس نظریے کی تصدیق کی ہے یہ پوزیشن کس طرح اثر انداز ہوتی ہے؟ اس کا جواب اپنی ذات، دوستوں اور بچوں کو سمجھنے میں آپکی رہنمائی کرے گا۔ دوسرا بچہ پہلوٹھی کے بچے سے عموماً مختلف ہوتا ہے اپنی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے وہ بڑے یا چھوٹے کی خامیوں کے مقابلے میں اپنی خوبیاں اجاگر کرنے کی کوشش کرتا ہے مثلاً ایک بچہ غلیظ اور گندہ رہتا ہے تو دوسرا صفائی پسند کرے گا۔ ایک مردہ دل اور بے ذوق ہے تو دوسرا ہنس مکھ اور جذباتی ہوگا، ایک بے رحم ہے تو دوسرے میں رحمدلی کی صفت ہوگی ایک اکھڑ اور بد دماغ ہے تو دوسرا نرم دل اور شگفتہ مزاج ہوگا۔ ہابیل اور قابیل برادرانہ مخاصمت اور متضاد شخصیت کی بہترین مثال ہیں۔

ایک ہی والدین اور ایک ہی گھر میں جنم لینے والے اور پلنے بڑھنے والے بچوں

marfat.com

Marfat.com

میں اس قدر بُعد کیوں ہو جاتا ہے؟ اکثر والدین حیرت اور تعجب کا اظہار کرتے ہیں دراصل کوئی سے دو بچوں کو بھی ایک جیسے والدین یا یکساں ماحول میسر نہیں آتا۔ پہلے کے مقابلے میں دوسرے بچے کو نسبتاً عمر رسیدہ اور تجربہ کار والدین سے سابقہ پیش آتا ہے۔

جن کی عادتیں اور اطوار خاصے بدل چکے ہوتے ہیں۔ ممکن ہے انکی معاشی حالت بھی پہلے سے بہتر یا بری ہو گئی ہو، وہ صحت مند یا کمزور ہو گئے ہوں، ان کی مصروفیات کم یا زیادہ ہو گئی ہوں سب سے اہم امر یہ ہے کہ دوسرے بچے کو بڑے بھائی سے واسطہ پڑتا ہے اور بڑے کو چھوٹے سے جس کا مطلب ہے وہ مختلف ماحول میں پروان چڑھتے ہیں۔

شروع میں والدین کی ساری توجہ، پیار اور محبت کا مرکز پہلا بچہ ہوتا ہے دوسرے بچے کی آمد سے اس کا یہ منصب برقرار نہیں رہتا۔ وہ محسوس کرتا ہے جیسے اسے اچانک پھولوں کی سیج سے اٹھا کر کانٹوں کے فرش پر پھینک دیا گیا ہو۔ مشہور ماہر نفسیات الفرڈ ایڈلر کے خیال میں پیار اور محبت سے محرومی بڑے بچے میں "تحفظ ذات" کا احساس پیدا کر دیتی ہے ابتدا میں وہ اپنے چھوٹے بھائی سے ہوشیار اور چوکنا رہتا ہے اور مستعدی سے اس کی حفاظت اور دیکھ بھال کرتا ہے اس طرح اسے رفتہ رفتہ اپنی بڑائی اور برتری کا شعور ہو جاتا ہے اور وہ چھوٹے بھائی کو اپنا محتاج اور ماتحت بنانے کی کوشش کرنے لگتا ہے۔

پہلوٹھی کے بچوں میں چھوٹے بہن بھائیوں کی حفاظت اور نگرانی کا جذبہ کیسے پیدا ہوتا ہے؟

ایک ماں کے لئے پہلے بچے کی پرورش اور تعلیم و تربیت ہمیشہ کٹھن اور دشوار ہوتی ہے اس پر اسے بڑی محنت اور توجہ صرف کرنا پڑتی ہے۔ چنانچہ پہلے بچے کے ساتھ اس کا تعلق گہرا اور قریبی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پہلوٹھی کا بچہ ماں باپ کی عادتیں زیادہ قبول کرتا اور ان کی دیکھا دیکھی چھوٹے بچے کی حفاظت کرنے لگتا ہے۔

پہلوٹھی کے بچے اکثر متفکر رہتے ہیں۔ انھیں کوئی پریشانی یا الجھن آ گھیرے تو کسی دوست یا ہمدرد کی صحبت میں غم غلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے برعکس دوسرے بچے تنہائی پسند کرتے ہیں اور کسی کو اپنے دکھ درد میں شریک نہیں کرتے۔ وہ اپنے راز اپنے سینے میں چھپائے رکھتے ہیں دوسروں کی صحبت کی خواہش پہلوٹھی کے بچوں کے لئے مضر نہیں مفید

marfat.com

Marfat.com

رہتی ہے۔اس سے ان میں گروپ میں کام کرنے اور لیڈر بننے کی صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں۔

پہلوٹھی کے بچے بڑے بااخلاق اور بلند کردار ہوتے ہیں۔مندرجہ ذیل مثال پر غور کیجئے۔ایک ماں بازار جانے سے قبل بچوں کو گھر رہنے اور باہر نہ جانے کی ہدایت کرتی ہے چھوٹا بچہ والدہ کی نظروں سے اوجھل ہوتے ہی کھیل کود سے فوری طور پر لطف اندوز ہونے کے لئے گیند بلا لے کر باہر دوڑ جاتا ہے اس کے برعکس بڑا بھائی ماں کی خوشنودی کے لئے کھیل کو ترجیح نہیں دیتا ہے۔

پہلوٹھی کے بچوں کا اپنی ماؤں کے ساتھ چونکہ گہرا تعلق ہوتا ہے اس لئے عورتوں کے بارے میں ان کی معلومات وسیع اور احساسات شدید ہوتے ہیں وہ بہت جذباتی اور ان میں کوئی امتیاز نہیں کرتے۔تعلیم اور عملی زندگی میں پہلوٹھی کے بچے زیادہ کامیاب رہتے ہیں وہ جلدی بولنا سیکھ جاتے ہیں ان کی زبان بھی چھوٹے بہن بھائیوں سے بہتر ہوتی ہے۔ شاید اس لئے کہ انھیں اوائل عمری میں بالغوں سے گفتگو کرنے کا موقع ملتا ہے زبان دانی میں مہارت کی بدولت وہ سکول میں بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں ڈاکٹر ولیم الٹس کے خیال میں اس معاملے میں کچھ اور عوامل بھی کارفرما ہوتے ہیں۔ان کا تجسس، بڑوں پر انحصار اور بیدار ضمیر ان کے فکر ونظر کو مثبت اور تعمیری جامہ پہناتے ہیں۔وہ دوسرے بچوں کی نسبت زیادہ تعلیم حاصل کرتے ہیں۔کالجوں میں ان کا تناسب بھی زیادہ ہے۔

پہلوٹھی کے اکثر بچے نامور ہوتے ہیں اور اس ناموری میں ان کی زبان دانی کی خوبی، تعلیم میں دلچسپی اور مہم جویانہ فطرت کارفرما ہوتی ہے وہ اپنی شاندار کامیابیوں اور عظیم کارہائے نمایاں سے اپنے والدین اور عزیزوں کو انگشت بدنداں کر دیتے ہیں لیکن ان کی اپنی مہم پسند طبیعت بہت کم سیر ہوتی ہے۔

اکلوتے بچے بھی پہلوٹھی کے بچوں کی طرح بہت حساس، اولوالعزم محتاط، تنقیدی اور خوش اخلاق ہوتے ہیں۔حقیقت میں اکلوتا بچہ والدین سے زیادہ توقعات وابستہ رکھتا ہے، چونکہ والدین کی ساری توجہ اس پر مرکوز ہوتی ہے اس لئے وہ کوئی قدم اٹھانے سے پہلے ان کی رہنمائی ضروری سمجھتا ہے چنانچہ اس کی کامیابی کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔وہ مخالفت اور دباؤ کو بہت کم خاطر میں لاتا ہے اور اپنی والدہ کی توجہ اور محبت حاصل کرنے کیلئے

marfat.com

Marfat.com

باپ سے سخت مقابلہ کرتا ہے۔ (لڑکی کی صورت میں معاملہ الٹ ہوتا ہے) تین افراد پر مشتمل خاندان بعض اوقات ایک قسم کا نفسیاتی میدان جنگ بن جاتا ہے۔ جہاں والدین بچوں کا پیار جیتنے کیلئے ایک دوسرے سے لڑتے جھگڑتے ہیں اور بچہ اپنی ذاتی خواہشات کے لئے دونوں کے جذبات سے کھیلتا ہے۔ کبھی تو وہ ماں سے لگاؤ ظاہر کرتا ہے تو کبھی باپ سے۔

بعض مائیں اکلوتے بچوں کو بے جالاڈ پیار سے بگاڑ دیتی ہیں اس صورت میں وہ بزدل اور دوسروں کے دست نگر بن جاتے ہیں اکلوتے بچے کو سیکھنے مسابقت کے مواقع بھی شاذ ہی ملتے ہیں جب وہ بڑا ہو کر باہر کی دنیا میں قدم رکھتا ہے تو اسے یہ کمی شدت سے محسوس ہوتی ہے۔ سکول میں اسے والدین کی طرح دوسروں کی توجہ اور محبت خود میسر نہیں آتی۔ وہاں دوسرے بچوں کے ساتھ مقابلے اور محبت خود میسر نہیں آتی۔ وہاں دوسرے بچوں کے ساتھ مقابلے اور باہمی تعاون کے مواقع مل جائیں تو یہ کمی دور ہو سکتی ہے۔ والدین کی عمر کے آخری دور میں پیدا ہونے والے بچے باغی اور خودسر ہوتے ہیں وہ والدین کی رضامندی اور ناراضگی کی پروانہیں کرتے۔ اس عمر میں والدین کی سرگرمیاں بڑھ جاتی ہیں اور طبیعت میں سختی کی جگہ نرمی آجاتی ہے۔ اس لئے وہ بعد میں جنم لینے والے بچوں پر زیادہ توجہ نہیں دیتے اور نہ ان کی سرگرمیوں میں مانع ہوتے ہیں، نتیجتاً بچے مغرور ہو جاتے ہیں انہیں والدین کی بے نیازی اور عدم توجہ کی بھی شکایت رہتی ہے۔

علم انسانیت کے ماہر مارگریٹ نے بعد میں پیدا ہونے والے بچوں کو دو بڑی قسموں میں تقسیم کیا۔ پہلی قسم نرم دل، خوش مزاج اور مہربان بچوں پر مشتمل ہے اور دوسری باغی، خودسر اور ضدی، دونوں میں مشترک خصوصیت ہے یہ کہ وہ بڑوں کی سرزنش اور ڈانٹ ڈپٹ کو ذرا اہمیت نہیں دیتے اور ان سے الگ تھلگ رہنا پسند کرتے ہیں۔ پہلی بار حجامت کرنے کا موقع ہو یا سکول میں پہلا دن، کسی شخص سے پہلی مرتبہ ملاقات ہو یا آخری امتحان، غرض ہر قسم کے نئے اور ہنگامی حالات سے وہ آسانی سے نبرد آزما ہوتے ہیں اس کی وجہ شاید ہے یہ کہ بڑے بہن بھائیوں کی شکل میں وہ پہلے ہی کئی آزمائشی سرحدوں سے گزر چکے ہیں۔ مزید برآں اپنی لاابالی طبیعت کی بناء پر وہ ناکامی سے بہت کم شہ سوار یا دل برداشتہ ہوتے

Marfat.com

Marfat.com

ہیں۔

ڈاکٹر رڈولف کے خیال میں مجھلے بچے زندگی کو ناخوشگوار بوجھ سمجھتے ہیں، کیونکہ نہ تو ایام طفولیت میں انہیں لاڈ پیار میسر آتا ہے اور نہ پہلوٹھی کے بچوں کی طرح ان کی قدرومنزلت ہوتی ہے تاہم وہ اکلوتے بچوں کی طرح والدین کی ڈھیل سے گمراہ نہیں ہوتے۔

مخلوط نسل کے بچے ہر قسم کے نامساعد حالات برداشت کرنیکی صلاحیت رکھتے ہیں وہ پہلوٹھی اور مجھلے بچوں کے مقابلے میں ناموافق ماحول سے زیادہ نفسیاتی اثر نہیں لیتے۔

خاندان کا سب سے کم سن بچہ پیار اور محبت سے معزولی کے ناخوشگوار تجربے سے محفوظ رہتا ہے تاہم اسے ایسے افراد سے سابقہ پڑتا ہے جو عمر میں اس سے بڑے اور ہر معاملے میں اس سے آگے ہوتے ہیں نتیجہ یہ کہ اس میں مقابلے اور دوسروں سے سبقت لے جانے کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ چھوٹے بچے اکثر دوڑ اور کھیل کود میں بڑوں سے بازی لے جاتے ہیں۔ چونکہ وہ اپنی توانائیاں کسی ایک نصب العین پر مرکوز نہیں کرتے اور ہر کام میں ہاتھ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے عملی زندگی میں ان کی کامیابی کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں۔ پہلوٹھی کے بچے کے مقابلے میں خاندان کا چھوٹا بچہ کوئی خاص شہرت نہیں پاتا۔

بعض اوقات جب چھوٹے بچے اپنے آپ کو ایسے ماحول میں پاتے ہیں جہاں ہر شخص ان سے بڑا ہوتا ہے تو وہ احساس کمتری میں مبتلا ہو جاتے ہیں اکثر بے تحاشا پیار اور حد سے زیادہ حفاظت اور نگرانی بھی ان کے لئے مضر ثابت ہوتی ہے اس طرح وہ ساری عمر بچے ہی بنے رہتے ہیں۔

ایڈلر کا کہنا ہے۔ خاندان میں بچے کی پوزیشن ہی اس کے کردار کی تعمیر نہیں کرتی بلکہ ماحول اور بچے کا ردِعمل بھی بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ اگر پہلوٹھی کا بچہ انتقال کر جائے یا اس کی ترقی رک جائے تو دوسرا بچہ اس کی جگہ سنبھال لیتا ہے یعنی اس میں پہلوٹھی کے بچے کی صفات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اگر پہلے اور دوسرے بچے کی پیدائش کے درمیان لمبا وقفہ پڑ جائے

.marfat.com

Marfat.com

تو دونوں میں اکلوتے بچوں کی تعداد، والدین کی معاشی حالت اور معاشرتی مقام بھی بچے کی شخصیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

ایک مثالی خاندان میں کتنے بچے ہونے چاہیں اور ان کی پیدائش میں کتنا وقفہ ہو؟ اس بارے میں کوئی حتمی رائے نہیں قائم کی جا سکتی۔ ہر خاندان کے مسائل اور ضروریات مختلف ہوتی ہیں۔ والدین کے لئے اہم امر یہ ہے کہ وہ مخصوص حالات میں بچوں کے ردعمل پر نگاہ رکھیں۔

ڈاکٹر ڈیری کرس اپنی کتاب ''بچے۔ایک چیلنج'' میں رقمطراز ہیں اگر والدین کو معلوم ہو جائے کہ منجھلے بچے کے خیال میں اسے نظر انداز کیا جاتا ہے تو وہ اس پر خاطر خواہ توجہ دے کر اس کا احساس محرومی دور کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر یہ پتہ چلے کہ پہلوٹھی کا بچہ منجھلے بچے کی ترقی سے پست ہمت ہو چلا ہے تو اس کی ہر ضرورت پوری کر دیتے ہیں تو وہ خود کچھ کرنے کے قابل نہیں رہتا لیکن والدین اسے احساس دلا سکتے ہیں کہ وہ بھی سب کچھ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

پہلوٹھی کے بچے میں نیک سیرت بننے کی صلاحیت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ خوش اطوار، خوش گفتار، بڑوں کا فرمانبردار، لکھنے پڑھنے میں ہوشیار اور دوسروں کے ساتھ برتاؤ میں بااخلاق ہوتا ہے۔

ان خوبیوں کے ساتھ اس میں چند خامیاں بھی ہوتی یں وہ عموماً کتابی کیڑا بنا رہتا ہے۔ اکثر بزدلی کا مظاہرہ کرتا اور نئے حالات سے جلد خوفزدہ ہو جاتا ہے اسے پرسکون رہنے اور تفکرات سے بچنے کی تلقین کرنا بیکار ہے وہ زندگی کو بہت سنجیدہ نقطہ نظر سے دیکھتا اور تنقید کے مقابلے میں بے حد حساس ہوتا ہے اگر اسے تنبیہ یا سرزنش کی جائے تو الٹا اس کی پریشانیوں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

سب سے چھوٹے بچے کی توقعات اور خواہشات پر بہت کم پورے اترتے ہیں انہیں یہ نصیحت کرنا کہ بڑے بھائی کی طرح نیک بنو بے سود ہے۔ والدین ان کے غلط رویے پر ان کی جتنی گوشمالی کرتے ہیں۔ اتنے ہی وہ ڈھیٹ اور خودسر ہو جاتے ہیں ایسے بچوں کو ڈانٹنے ڈپٹنے کے بجائے پیار اور محبت سے سمجھانا چاہیے

marfat.com

Marfat.com

منجھلے بچے نڈر اور بے فکر ہوتے ہیں اگر انہیں کوئی پریشانی اور فکر لاحق ہو جائے تو کسی بڑے کا سہارا لینے کے بجائے خود ہی اسے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں والدین کو چاہیے منجھلے بچے کو اس کے حال پر چھوڑ دیں اور بڑے بچے کی طرح اس سے یہ توقع نہ رکھیں کہ وہ آپ پر اعتماد کرے اور ہر معاملے میں آپ سے مشورہ کرے اس کی راز داری پر نکتہ چینی اسے اپنے طرز عمل پر مزید پختہ اور تنہائی کے خول میں اور زیادہ مقید کر دے گی۔ اس کی دلچسپیوں میں حصہ لینے کی کوشش نہ کیجئے۔

جاہل والدین عموماً سب سے چھوٹے بچے کی حد سے زیادہ نگرانی اور حفاظت کرتے ہیں جس سے وہ دوسرے بچوں کی طرح صحت مند سرگرمیوں مثلاً بھاگ دوڑ اور کھیل کود میں حصہ لینے سے محروم رہتا ہے نتیجہ یہ کہ جسمانی طور پر کمزور رہتا ہے۔

والدین کیلئے ضروری ہے کہ وہ پہلوٹھی کے بچے سے نہ تو ابتدا میں حد سے زیادہ پیار اور محبت رکھیں اور نہ دوسرے بچے کی آمد پر اسے یکسر نظر انداز کر دیں بعد میں پیدا ہونے والے بچوں سے زیادہ گفتگو کیجئے تاکہ انہیں بھی پہلوٹھی کے بچے کی طرح زبان دانی میں مہارت حاصل ہو جائے کسی ایک کی کامیابی پر دوسرے کو شرم سار کرنے اور غیرت دلانے کی بجائے نرمی اور حوصلہ افزائی کے ذریعے موافقت پیدا کرنے کی کوشش کیجئے۔ آخری بات یہ کہ بچوں کی خطاؤں اور غلطیوں سے درگزر کرنا سیکھئے۔ اور ان کے نامناسب رویے پر جز بز ہونے کی بجائے اسے بتدریج تبدیل کرنے کی سعی کیجئے۔ عمدہ تربیت کا یہی فطری راستہ ہے اور اس کے نتائج بہت خوشگوار نکلتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

بچوں کو حسد و بغض سے بچانا اور جدید سائنس

حسد کا جذبہ موروثی نہیں ہوتا یہ ایک عام جذبہ ہے جو عام طور پر ہر بچے میں پایا جاتا ہے اور یہ اس وقت ابھرتا ہے جب کسی بچے کو محرومی کا احساس ہوتا ہے اب چاہے وہ ایک چھوٹی سی گڑیا ہو یا ماں باپ کی محبت والدین کو آئے دن حسد اور جلن کے جذبے کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے جوان کے بچوں میں دوسرے کے خلاف ہو جاتا ہے جہاں دو یا دو سے زیادہ بچے ہوتے ہیں وہاں یہ جذبہ بچوں میں فطرتاً پیدا ہوتا ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے ماں باپ کا اکلوتا بچہ بھی اس جذبے کا شکار ہو سکتا ہے پس جو جذبہ صحت مند بچے میں پیدا ہوتا ہے جس کو عقل مند والدین سنجیدگی سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اکثر مائیں بچوں میں اس قسم کے جذبے کا تدارک صحیح طریقہ سے نہیں کرتیں بلکہ بچے میں اس جذبے کو دبانے کی کوشش کرتیں ہیں۔ یا پھر اس کے حاسدانہ عمل کو ایسے جملوں سے جھٹلاتی ہیں ارے نہیں میرا بیٹا تو اپنی بہن کو بہت چاہتا ہے۔ اچھا اب تو اس نے مار دیا ہے آئندہ حصہ بانٹ کر کھائے گا اس قسم کی باتوں سے گویا والدین حسد کے اس جذبے کو جو بچے کی حرکات میں کارفرما ہوتا ہے کہ یہ غیر شعوری طور پر بڑھتا جاتا ہے اور ان کیلئے پختہ اور خطرناک صورت اختیار کر لیتا ہے۔ جب بچہ اس جذبے میں مبتلا ہوتا ہے تو وہ قریب قریب اس قسم کی حرکات کرنے لگتا ہے جیسے جھوٹ بولنا، پیسے یا مٹھائی چرانا، کہنا نہ ماننا، حد تو یہ ہے کہ بعض اوقات وہ اپنے چھوٹے بہن یا بھائی کی دودھ کی بوتل کیلئے بھی ضد کرنے لگتا ہے وہ بچہ جو اپنے تاثرات کو الفاظ کا جامہ نہیں پہنا سکتا وہ عام طور سے اس کا اظہار اپنی حرکات سے کرتا ہے مثلاً اپنے چھوٹے بھائی کو مارنا، چٹکی لینا، اس کے کھلونے توڑ ڈالنا، اور اس کی چیزوں کو پھینک دینا وغیرہ پانچ سے دس سال تک کا بچہ اپنے اس جذبے کا اظہار سکول میں

marfat.com

Marfat.com

بھی کرتا ہے مثلاً وہ پیشاب پاخانہ کرنے میں ضد کرے گا کھلونے توڑے گا دوسرے بچوں کی چیزیں لے لے گا ان سے جھگڑا کرے گا اور اپنی حرکات میں اور بچہ بنتا چلا جائے گا۔

دس سال سے اوپر عمر کا بچہ اپنے اس جذبے کو دوسرا ہی رنگ دیتا ہے مثلاً وہ اپنے دل میں سوچ لیتا ہے کہ اگر وہ اپنے والدین کی خدمت حاصل نہیں کر سکتا تو دنیا میں دوسرے لوگوں کی حاصل کرے گا اس لیے وہ بڑے بڑے منصوبے بناتا ہے گھر سے بھاگ جاتا ہے اور ہر کام اپنی ہمت سے زیادہ بڑھ چڑھ کر کرتا ہے۔ وہ تنہا رہنے کی بھی عادت ڈال لیتا ہے اور اپنی باتیں چھپانے لگتا ہے۔

اکثر والدین اس قسم کی باتوں سے دوچار ہوتے ہیں لیکن ایسے مسئلوں کو حل کرتے وقت انہیں دوسرے والدین کی نقل نہیں کرنی چاہیے انہیں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ان کا بچہ دنیا کے اور بچوں سے مختلف ہو سکتا ہے اس لیے اپنا حسد دوسرے طریقے سے اور دوسرے حدود میں دکھا سکتا ہے۔

وہ ضدی ہو سکتا ہے بات بات پر آپ کی چاہ سکتا ہے اس کی یہ خواہش ہو سکتی ہے کہ ماں ہر وقت اس کے ساتھ کھیلتی رہے ساتھیوں سے جھگڑا کر سکتا ہے گھر میں ہر۔ چیز گرا سکتا ہے کسی کے دانتوں سے کاٹ سکتا ہے۔ یورپ وغیرہ میں تو ایسے دواخانے (نفسیاتی) کثرت سے موجود ہیں جہاں والدین اپنے بچوں کے اس قسم کے جذبے کا علاج کراتے ہیں لیکن ضروری نہیں کہ ان شکایات کا علاج نفسیات کے ماہرین سے کرایا جائے والدین اگر مسئلے کو سنجیدگی سے سمجھنے کی کوشش کریں اور اپنے بچوں میں حسد کے جذبے کے اسباب معلوم کرنے پر توجہ دیں تو بغیر کسی ماہر کے حاسد بچے کی بری عادتیں چھڑائی جا سکتی ہیں۔

والدین کو اپنے اس بچے پر بھی جبر نہیں کرنا چاہیے جسے دوسرے بچے کے ساتھ کھیلنے میں رغبت محسوس نہ ہوتی ہو۔

عام طور سے ایک برس اور تین برس کے بچوں کی دلچسپیوں میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے

بڑے بچے کو چھوٹے بچے کی دیکھ بھال کی ہدایت نہیں کرنی چاہیے کیوں کہ ظاہر تو ماں باپ کی خوشنودی کیلئے وہ ایسا کرے گا لیکن اندر ہی اندر غصے اور جلن سے کھولتا رہے گا

marfat.com

Marfat.com

اور بڑے بچے کو اپنے ہر کام میں مدد کرنے کیلئے بھی نہیں کہنا چاہیے اگر آپ ایسا کرتے ہیں تو بڑا بچہ یہ سمجھنے پر مجبور ہوتا ہے کہ وہ آپ کے نزدیک زیادہ اہمیت نہیں رکھتا اور اس کی اپنی پسند اور اس کے تمام حقوق دوسرے بچے کے اوپر قربان ہو گئے ہیں۔

والدین کی یہ عام عادت ہے کہ وہ اپنے بڑے بچے کے کھلونے چھوٹے بچے کو زبردستی دے دیتے ہیں اور اس کو اس قسم کی تعلیم ہر وقت دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ اچھے بچے مل کر کھیلتے ہیں اس طرح سے آپ بچے میں غصے اور حسد کا جذبہ پیدا کرتے ہیں پھر والدین بڑے بچے کو ہر وقت اس قسم کی ہدایت بھی کرتے ہیں کہ وہ اپنے کو ایسا بنائے کہ چھوٹا بھی اس کی تقلید کر سکے۔ بڑے بچے پر اس قسم کی مثال قائم کرنے کی ذمہ داری ڈال دینا اس کی ذہنی نشوونما کیلئے اچھا نہیں ہوتا۔ ان تمام باتوں کی طرف محتاط رہنے کے باوجود اگر بچہ حسد اور عداوت کا اظہار کرتا ہے تو اسے سزا نہیں دینی چاہیے کیونکہ اسے مار پیٹ کی نہیں بلکہ آپ کی محبت اور توجہ کہ ضرورت ہوتی ہے۔

یہ ایک عام رویہ ہے کہ چھوٹے بچے کی پیدائش پر بڑے بچے کو اس کے حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کے اس کے نہانے دھونے اور کپڑے بدلنے کی طرف سے بھی غفلت برتی جانے لگتی ہے ان باتوں سے بچے کا دل ٹوٹ جاتا ہے اور وہ دوسرے بچے سے حسد کرنے لگتا ہے۔

والدین کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنے دو بچوں کا مقابلہ کرنے لگتے ہیں مثلاً دیکھو شمی نے کتنا اچھا لکھا ہے؟ اور تم بالکل نالائق ہو اس قسم کے مقابلے غیر صحت مند ہوتے ہیں اور دوسرے بچے کی شخصیت پر ضرب لگاتے ہیں۔

اگر آپ اپنے کسی بچے سے زیادہ لاڈ کرتے ہیں تو دوسرا بچہ اس کو فوراً محسوس کر لیتا ہے پھر آپ اس ناانصافی پر وہ کبھی معاف نہیں کرتا اس صدمے کا بدلہ وہ آپ کے لاڈلے بچے سے لینے کی سوچنے لگتا ہے۔

غرض یہ ہے کہ بچے کی آئندہ زندگی کو سنوارنا اور اس کو کامیاب انسان بنانا کیونکہ والدین کے فرائض میں شامل ہوتا ہے اس لئے ان کو اپنے بچے کی تربیت قدم قدم پر کرنی پڑے گی اس زحمت سے بچنے کی کوشش کرنا آپ کے بچے کے مستقبل کو نقصان پہنچا سکتا ہے

marfat.com

Marfat.com

اور آپ کے دل کی یہ خواہش ہے کہ میرے سارے بچے ہمیشہ ایک ہو کر رہیں اور میرے خاندان کا نام روشن کریں۔ کبھی پوری نہیں ہو سکتی یعنی ممکن ہے کہ آپ اپنے سب بچوں کو یکساں نہ چاہتے ہوں لیکن اپنے کسی عمل سے بچے کو یہ احساس نہ ہونے دیجئے اور سب بچوں کو یہ کہنے دیجئے کہ میری امی مجھے بہت چاہتی ہیں لیکن بڑی عمر میں بچپن کے حسد کا ایک برا اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان مقابلے کی اس دنیا سے جلد بیزار ہونے لگتا ہے اور سب اپنے خلاف نظر آنے لگتے ہیں ماں باپ کی اچھی تربیت اور اچھا سلوک ہی مستقبل کے معماروں کو حسد کی آگ سے جلنے سے محفوظ رکھ سکتا ہے

آج جدید سائنس بھی اس حقیقت کو نہیں جھٹلا سکی کہ والدین کے منہ سے نکلنے والے الفاظ ان کے بچوں کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کو سزا دے سکتے ہیں میری والدین سے گزارش ہے کہ وہ اپنے بچوں کو یکساں پیار اور خوب خوب دعاؤں سے نوازیں۔

marfat.com

Marfat.com

مصافحہ اور جدید سائنس

پیرا سائیکالوجی کے آداب میں ہے کہ سب سے پہلے اہل یمن حضور اقدس ﷺ سے مصافحہ کا طریقہ لائے آپ ﷺ کو یہ طریقہ پسند آیا آپ ﷺ کے صحابہ کرام ؓ نے اس طریقے کو مستقل اپنا لیا حتیٰ کہ حضرت انس بن مالک ؓ اپنے ہاتھوں کو خوشبو لگائے رکھتے اور خوب مصافحہ کرتے۔

مفسرین کے مطابق مصافحہ حضور اقدس ﷺ کی سنت مبارکہ ہے کہ یہ نرم ہو اور مومن کیلئے تکلیف کا باعث بننے کی بجائے محبت اور شفقت کا ذریعہ بنے۔ اسلامی تعلیمات میں مسلمانوں کو ہر وقت اپنے مسلمان بھائی کا احترام اور اکرام ملحوظ رکھنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

حتیٰ کہ یہاں تک فرمایا کہ بہترین مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

زیر نظر تحقیق میں مسلمانوں کو اگر ہاتھ سے تکلیف دی جائے تو جہاں اسلامی تعلیمات اس کو برا محسوس کرتی ہے وہاں ہر معاشرہ اسے گری ہوئی نظر سے دیکھتا ہے۔

امیدوار نپے تلے قدم اٹھاتا متبسم چہرے کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا۔ پہلی بنظر میں اس کی شخصیت خاصی معقول اور موثر دکھائی دی۔ اس کی حرکات سے بظاہر خود اعتمادی ٹپک رہی تھی۔ لیکن جونہی اس نے مجھ سے ہاتھ ملایا، اس کی فطری بزدلی عیاں ہوگئی، ہاتھ کی گرفت بے جان اور رسمی تھی ذرا بھی گرم جوشی اور تپاک نہ تھا۔ میں فوراً سمجھ گیا اس شخص کا سارا رکھ رکھاؤ اور خود اعتمادی مصنوعی ہے اندر کا انسان باہر کے انسان سے مختلف ہے۔

مصافحے کا انداز، شخصیت اور کردار کا آئینہ دار ہوتا ہے ہاتھ جسم کا نہایت حساس عضو ہے اس کا سوچ اور ذہن سے گہرا تعلق ہے جذباتی یا اعصابی ردعمل اور لاشعوری محرکات

Marfat.com

Marfat.com

ہاتھ کی مختلف حرکات کی صورت میں ظہور پزیر ہوتے ہیں۔ مصافحہ کرتے وقت ہمارا ہاتھ دوسرے شخص کے ہاتھ سے چھوتا ہے۔ تو ہماری قلبی کیفیت غیر محسوس طور پر منتقل ہونے لگتی ہے۔

ڈاکٹر شارٹ ولف ایک مشہور ماہر نفسیات ہیں انہوں نے برسوں، انسانی ہاتھ کا گہرہ مطالعہ کیا ان کی کوششوں نے اسے ایک باقاعدہ علم کی شکل دے دی اس علم کی بنیاد ٹھوس مشاہدات، نفسیاتی مطالعہ اور تجزیے پر رکھی گئی۔ آپ اس کی روشنی میں لوگوں کے حقیقی کردار شخصیت کا با آسانی اندازہ لگا سکتے ہیں۔

مصافحہ بظاہر معمولی اور غیر اہم فعل ہے لیکن اگر تھوڑی سی توجہ کی جائے تو انسان اس کے ذریعے بہت کچھ فائدہ اٹھا سکتا ہے اجنبی افراد سے ملتے وقت جہاں آپ یہ اہتمام رکھتے ہیں کہ چہرے پر مسکراہٹ کی جھلک نمایاں ہو، الفاظ مناسب اور برمحل ہوں' وہاں اپنے مصافحے کے انداز کی طرف بھی خصوصی توجہ کیجئے۔ آپ کا تعلق اگر زندگی کے کسی ایسے شعبے سے ہے جہاں عام لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے، تو وہاں مصافحے کا خیال رکھنا اور بھی ضروری ہے۔

ہاتھوں کے ذریئے اپنی شخصیت کا اظہار کس طرح کیا جا سکتا ہے' ماہرین نفسیات کہتے ہیں اگر آپ دوسروں کے دل میں گھر کرنا چاہتے ہیں' تو مصافحہ کرتے وقت اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے زنبور کی مانند جکڑنے کی کوشش نہ کیجئے' بلکہ نہایت آرام' مگر مضبوطی سے اس طرح ہاتھ ملایئے کہ اس کی رگ وپے میں ایک خاص جذبے اور احساس کی لہر دوڑ جائے۔ اپنا ہاتھ مصافحے کیلئے بڑھائیں تو دائیاں پاؤں تھوڑا آگے کر لیجئے۔ اس سے جسم کا توازن برقرار رکھنے میں مدد ملے گی اور ملاقاتی یہ محسوس کرے گا کہ آپ کے دل میں دوستانہ جذبات کارفرما ہیں۔

ہاتھ کو دوبار اوپر نیچے حرکت دے کر چھوڑ دیجئے دو سے زیادہ مرتبہ ہاتھ ملانے سے کسی گرم جوشی اور تپاک کا اظہار نہیں ہوتا اس کے برعکس یہ تصنع اور بناوٹ کی علامت ہے اسی طرح صرف ایک بار حرکت دے کر ہاتھ چھوڑ دینا بھی مناسب نہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو ملنے والے سے کوئی دلچسپی نہیں اس کا وجود بہر مجبوری برداشت کر رہے ہیں۔

marfat.com

Marfat.com

اپنے گرد وپیش کا جائزہ لیجئے۔آپ دیکھیں گے کہ لوگ مختلف انداز میں مصافحہ کرتے ہیں۔اس کی وجہ ان کا مخصوص مزاج اور جذباتی کیفیت ہے۔ماہرین نفسیات کے ایک دوسرے سے پتہ چلاتے ہیں کہ اکثر لوگ مصافحے کے صحیح طریقے سے واقف نہیں۔ انہیں ہاتھ گرفت میں لینے کا صحیح انداز نہیں آتا۔کچھ لوگ رسمی اور مشینی انداز میں ہاتھ ملا کر آگے بڑھ جاتے ہیں بعض ضرورت سے زیادہ گرم جوشی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ دونوں صورتیں انتہاپسندی کی علامت ہے ان میں سے چند کا ذکر یہاں کرتے ہیں۔

بے جان مصافحہ:

یہ متضاد خصوصیات کا آئینہ دار ہے۔ایسا مصافحہ یا تو وہ افراد کرتے ہیں جن میں خوداعتمادی کی کمی پائی جاتی ہے اور وہ مطیع اور حکم کے بندے ہوتے ہیں یا وہ جن کے اندر انانیت اور سردمہری چھپی ہوئی ہوتی ہے ایسے حضرات اس طرح بے نیازی سے اپنا ہاتھ اگے بڑھاتے ہیں کہ دوسرے کے ہاتھ ان کی انگلیوں کے صرف سرے ہی چھو پاتے ہیں ان کے انداز سے یوں لگتا ہے کہ جیسے وہ ہاتھ ملا کر کوئی بہت بڑا احسان کر رہے ہوں ایسے لوگوں کو دوسروں کے ملاقات سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی بس اپنے ہی کام سے کام رکھتے ہیں جسمانی طور پر لاغر افرد بھی اس انداز میں مصافحہ کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔

ہڈیاں چٹخانے والا مصافحہ:

جس شخص کو مصافحہ کرتے وقت آپ کی ہڈیاں چٹخانے میں لطف آئے وہ درحقیقت احساس کمتری کا شکار ہوتا ہے اس عمل سے لاشعوری طور پر اپنی اس کمزوری کی پردہ پوشی کرنا چاہتا ہے ایسے افراد کو لوگ نہ پسند کرتے ہیں۔

جھولدار مصافحہ:

اس مصافحے میں آدمی ہاتھ کو یوں بار بار اوپر نیچے حرکت دیتا ہے جیسے دستی نل کی ہتھی چلا رہا ہو فطرتاً خوش باش اور ہنس مکھ ہے۔

marfat.com

Marfat.com

افراد عموماً اسی طرح کا مصافحہ کرتے ہیں ایسا مصافحہ کرنے والوں کی اکثریت لاشعوری طور پر احساس تحفظ سے محروم ہوتی ہے اس کی حرکت سے وہ گویا اپنے اندر گرم جوشی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں عام زندگی میں کم آمیز اور ہر وقت کھچا کھچا رہنے والا شخص اس طرح مصافحہ کرے تو سمجھ لیجئے اس کا یہ تپاک اور گرم جوشی مصلحت سے خالی نہیں۔

پنجہ توڑ مصافحہ:

ایسا مصافحہ کرتے وقت آدمی انگلیوں کو پوری قوت سے بھینچتا ہے یہ حرکت لاشعوری ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ مصافحہ کرنے والا اپنی دنیا میں مگن ہے اسے دوسروں کے احساسات اور جذبات کا قطعاً احساس نہیں۔

جھٹکے دار مصافحہ:

اس میں انسان ہاتھ کو ایک مختصر سا جھٹکا دے کر چھوڑ دیتا ہے اسے وہم و گمان تک نہیں ہوتا، مگر مصافحے کا یہ انداز فوراً پکار اٹھتا ہے کہ وہ ملاقاتی سے خوش نہیں یہ علامتی عمل بتاتا ہے کہ جو کچھ ہونا تھا، ہو چکا۔ اب جس قدر ہم الگ ہو جائیں' بہتر ہے تاہم ایسا مصافحہ کرنے والوں کو کڑی نظر سے جانچنا زیادتی ہوگی۔

فطرتاً تنگی اور کم آمیز اشخاص بھی اسی طرح مصافحہ کرتے ہیں۔

سریش دار مصافحہ:

یہ مصافحے کی بدترین قسم ہے ملاقات کے دوران میں اگر کوئی شخص ہاتھ پکڑ کر کھڑا ہو جائے اور پانچ منٹ، دس منٹ ہاتھ نہ چھوڑے، تو بڑا غصہ آتا ہے ایسا مصافحہ کرنے والا اپنے آپ کو نفسیاتی اعتبار سے غیر محفوظ سمجھتا ہے۔ اس میں سہارے اور چپک جانے کی بے پناہ خواہش ہوتی ہے اس کی یہ حرکت بتاتی ہے میں نے تمہیں پا لیا ہے اب جانے نہ دوں گا۔ ایسا شخص لاشعوری طور پر خودغرض اور لالچی ہوتا ہے۔

ماہرین نفسیات کی اکثریت آداب مصافحہ کو بڑی اہمیت دیتی ہے ان کے وضع

marfat.com

Marfat.com

کردہ اصولوں کی روشنی میں اپنے مصافحے کا انداز درست کیجئے۔آپ دیکھیں گے کہ یہ معمولی سی بات روزمرہ اور کاروبار زندگی میں کس طرح قدم قدم پر آپ کیلئے کامیابیوں اور کامرانیوں کا پیغام لاتی ہے۔

فرام ڈارکنس ٹو لائٹ کے اقتباس:

مجھے حضور ﷺ نے کلمہ پڑھایا۔

(فرام "ڈارکنس ٹو لائٹ" کا ایک باب)

مذاہب عالم کا مطالعہ کرنے والے ایک ہندو مہنت کے قبول اسلام کا ایمان افروز تذکرہ:۔

قبول اسلام سے قبل میرا نام مہنت ڈاکٹر شری شکتی اسروپ جی مہاراج اوامن دھر مچاریہ تھا۔ میں 3 فروری 1936ء کو اتر پردیش میں مدورا کے مقام پر پیدا ہوا۔ ہمارا آبائی پیشہ ہندوؤں کے مذہبی پیشوائی تھا میں نے ابتدائی تعلیم ہندوؤں کے ایک آشرم سے حاصل کی' آچاریہ کی ڈگری گوروکل کانگڑی سے اور مطالعہ شرق (Orientalism) میں ایم اے کی ڈگری آلہ آباد یونیورسٹی سے حاصل کی میں بارہ کے قریب زبانیں جانتا ہوں جن میں یونانی اور عربی شامل ہیں میں نے دنیا کے دس اہم ترین مذاہب کا تقابلی مطالعہ کیا اور الحیات (Divinity) میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری آکسفورڈ یونیورسٹی سے حاصل کی اور پھر وہاں سے مطالعہ شرق میں پی ایچ ڈی بھی کی۔

میری ذہانت کو سراہتے ہوئے ویٹی کن کے پوپ پال ششم نے مجھے اپنے شہر میں آنے کی دعوت دی وہاں مجھ پر عیسائیت قبول کرنے کیلئے بڑا زور ڈالا گیا مجھے سات مشکل ترین موضوعات دیئے گئے عیسائیت کے اس مرکز میں میں نے ان موضوعات پر اس خوبی سے تقریریں کیں کہ پوپ نے خوش ہو کر مجھے ویٹی کن کی شہرت اوایف ایم سی اے کا اعزاز عطا کیا تاہم عیسائیت نے مجھے بالکل متاثر نہ کیا۔ پھر میں نے خوب تر کی تلاش میں وہ جگہ چھوڑ دی۔ جب میں واپس بھارت آیا تو مجھے مہنت کے منصب پر سرفراز کیا گیا میں نے ہندوؤں کے مختلف مذہبی اداروں میں تبلیغ کی جن میں سب سے اہم بندرابن، متھرا کا

marfat.com

Marfat.com

بنگھرڈ آشرم' بمبئی کا ایک آشرم اور تیسرا اودوا ناس آشرم تھا جو پچاس ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا ہے یہ عالمی شہرت کا حامل ادارہ ہے میرا فریضہ ہے دھرم کا پرچار اور شاگردوں کی تربیت تھا 1981ء کے شروع میں اچاریہ ونوبا بھاوے نے مجھے اپنے پرام دھم والے آشرم میں آکر لیکچر دینے کی دعوت دی وہاں بڑے مہنتوں میں وادا مہنت ادھیکاری بھی موجود تھے اس اجتماع میں انہوں نے اچانک مجھ سے ایک مکارانہ سوال کیا۔" سوامی جی! آپ دنیا کے بہت سے مذاہب کا مطالعہ کر چکے ہیں آپ نے ان میں سے انسان کیلئے کس کو بہتر پایا؟"

میں نے جواب دیا: "اسلام کو"

اس نے کہا کہ اسلام تو بہت زیادہ پابندی والا مذہب ہے میں نے جواب دیا کہ اسلام پابندی کے باوجود آزادی بھی فراہم کرتا ہے اور انسان کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کرتا ہے انسان کو ایسے مذہب کی ضرورت ہے جو دنیا میں تو پابندی کرائے مگر آخرت میں آزاد کر دے میری رائے میں صرف اسلام سب سے اچھا مذہب ہے۔ اس وقت جب کہ ابھی میں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا یہ سب کچھ کہنا بڑے حوصلے کی بات تھی دراصل جب میں نے دنیا کے مختلف مذاہب کا مطالعہ کیا۔ تو اسلام کی سچائی کا قائل ہو گیا میرے ہم عصروں میں دنیا کے بڑے بڑے عالم اور ہندو شنکر اچاریہ شامل تھے مثلاً رام گوپال، سوامی اکھنڈ نند جی، گرو گوالکر' بابا صاحب دیش مکھ، بال ٹھاکرے، اٹل بہاری واجپائی، ونو بھاوے وغیرہ۔ وہ سب مجھ پر بہت مہربان تھے۔

اسلام کی سچائی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بدھ مت اور جین مت کے سوا دوسرے مذاہب کی کتابوں میں اللہ محمد یا احمد کے نام موجود ہیں مثلاً لفظ "الا" رگ وید کے پہلے باب میں آتا ہے اسی طرح محمد ﷺ اور احمد ﷺ کے نام بھی موجود ہیں رگ وید میں قرآن کیلئے "کردھانو" کا لفظ استعمال ہوا ہے یاد رہے کہ رگ وید چاروں ویدوں میں سے اولین ہے۔

مجھے ہندو ذہن دیکھنے کا بہت قریب سے موقع ملا۔ یہ ہر اس چیز کو اپنا رب مانتا ہے جو نفع یا نقصان پہنچا سکتی ہے اور جو متحرک یا جامد رہ سکتی ہے یہ انسانیت کی تذلیل کرنے میں پیش پیش ہے رنگ و نسل کا فرق ہو یا ذات پات کی تقسیم، امیری غریبی کا معاملہ ہو یا

marfat.com

Marfat.com

زبانوں اور علاقوں کے جھگڑے، ہندو مذہب ان تمام معاملات میں سب سے آگے ہے دوسری طرف اسلام میں امن وسلامتی کا پیغام ہے سچ تو یہ ہے کہ میں اسلام سے متاثر ہو گیا تھا مگر اسلام قبول کرنے کی ہمت نہ رکھتا تھا، پھر ایک لمحہ ایسا آیا کہ میں نے اپنے آپ کو اسلام کے سپرد کر دیا۔ ہوا یہ کہ ایک رات خواب میں خود کو بھاگتے اور رکتے پایا۔ پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک ہجوم میری پیروی کر رہا تھا۔ جب میں دوبارہ بھاگا تو اچانک کسی چیز کے ساتھ الجھ کر زمین پر گر گیا پھر دیکھتے ہی دیکھتے کسی انجانے ہاتھوں نے مجھے اٹھا کر کھڑا کر دیا جب میں نے اس روشن چہرے کی طرف دیکھا تو مجھے پہچاننے میں دشواری ہوئی مگر پھر کسی نے میرے پاس آکر کہا یہ حضرت محمد ﷺ ہیں اس بات نے مجھے حیرانی میں مبتلا کر دیا۔ پھر حضرت محمد ﷺ نے مجھے کلمہ پڑھنے کو کہا اور میرا دایاں ہاتھ تھام لیا۔ پھر آپ نے بلند آواز میں کلمہ پڑھا اور میں نے آپ ﷺ کی پیروی کی اس کے بعد حضور ﷺ نے مجھے گلے سے لگایا اور حکم دیا کہ اس ملک کے لوگوں کو کلمہ پڑھاؤں۔ مجھے علم نہیں کہ یہ سارا واقعہ کتنی دیر جاری رہا مگر جب میں جاگا، اس وقت رات کے تین بجے تھے مسرت کی بات یہ ہے کہ میری بیوی نے بھی اسی رات اور اسی طرح کا اسی وقت ایک دلچسپ خواب دیکھا ہم خوشی سے مدہوش ہوئے جا رہے تھے ہم خود کو پہلی صدی کے مسلمان تصور کر رہے تھے ہم اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے تھے کیونکہ بہت کم دنیا میں ایسے واقعات رونما ہوتے ہیں اس دن سے ہم نے یہ سوچنا شروع کیا کہ عام قبول اسلام کا اعلان کب اور کیسے کیا جائے۔ ہم نے خفیہ طور پر تلاوت قرآن اور نماز پڑھنا شروع کر دی اور ساتھ ہی مسلمانوں سے رابطے بڑھانے شروع کر دیے اور اس مقصد کیلئے ہمیں بہت سے علاقوں میں جانا پڑا۔ خفیہ دورہ بھارت کا سلسلہ ہمارے بھوپال جانے تک جاری رہا۔ وہ عالموں کا شہر ہے۔

آخر 10 مئی 1986ء کو رمضان کے مبارک مہینے کا چاند نکلنے کے ساتھ میں نے اپنی بیوی اور جوان بیٹی کے ساتھ اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔ دوسرے لفظوں میں ہم فطرت کی طرف لوٹ آئے۔ سالہا سال لق ودق صحرا میں بھٹکنے کے بعد ہم نے سکون کا سانس لیا۔

قبول اسلام کے بعد اگرچہ مجھے تنقید اور دیگر مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، مگر بفضل تعالیٰ

marfat.com

Marfat.com

میں حق پر قائم رہا اگر یہ لوگ مجھے دنیا کے سب خزانے اس شرط پر دیں کے میں حق کی راہ چھوڑ دوں تو میں سب خزانوں کو ٹھوکر ماردوں گا قبول اسلام کے بعد میرا اسلامی نام "اسلام الحق" میری بیوی کا نام خدیجہ بیگم" اور میری بیٹی کا "عائشہ" رکھا گیا ہم اپنے اچھے خوبصورت ناموں کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اب میری اولین خواہش یہی ہے کہ تمام نسل آدم کو کلمہ حق سکھانے کیلئے جدوجہد کروں یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں ایسی عظیم اور انمول نعمت دین حق یعنی اسلام کی شکل میں عطا کی میری اپنے مسلمان بھائیوں سے درخواست ہے کہ وہ اٹھیں اور اقوام عالم کو ایک جھنڈے کے نیچے جمع کریں اور اس کیلئے اسلام کا فروغ بہت ضروری ہے طاغوتی قوتیں اسلام کو ایک نظر نہیں دیکھ سکتیں اس لئے ہمیں اپنے استحکام کیلئے جہاد کرنا ہوگا۔

marfat.com

Marfat.com

کتابیات

۱۔ اُردو دائرہ معارف اسلامیہ (لاہور، دانش گاہ پنجاب، ۱۹۷۳ء)

۲۔ نسفی، عبداللہ بن احمد بن محمود، کنز الدقائق، اردو ترجمہ احسن المسائل (لاہور، حامد، اینڈ کمپنی،...... حصہ دوم)

۳۔ محمد شفیع، مفتی، معارف القرآن کراچی (ادارۃ المعارف اپریل ۱۹۸۳ء) جلد ہفتم۔

۴۔ روزہ اور میڈیکل سائنس، حکیم جمیل اصغر جاوید، (خزینہ علم وادب لاہور)

۵۔ اسلامی نظام طہارت اور جدید سائنس، اختر سعید احمد سعیدی (نوریہ رضویہ، گلبرگ اے فیصل آباد)

۶۔ نور باقی، ڈاکٹر ہلوک، قرآنی آیات اور سائنسی حقائق، مترجم سید محمد فیروز شاہ (کراچی، انڈکس پبلشنگ کارپوریشن ۱۹۹۰ء)

۷۔ Anees, Munawar Ahmed Islam and Biological Future (London: Manseel Publishing Limited,1989)

۸۔ مسلم، ڈاکٹر سید، صحت سب کے لئے (اسلام آباد۔ مقتدرہ قومی زبان پاکستان جنوری ۱۹۹۹ء)

۹۔ Al Bar Mohammad Ali; Breast Feeding and Islamic Teaching the Journal IMA 25, 1993

۱۰۔ سیرت مصطفیٰ اور عصری سائنسی تحقیق، بزم رضویہ لاہور۔ ۲۰۰۰ء

marfat.com

Marfat.com

۱۱۔ طارق محمود چغتائی، حکیم، سنت نبوی اور جدید سائنس جلد اول، سوئم۔

۱۲۔ مہر جبین، شیخ ڈاکٹر حاملہ، (میڈیکل بک فاؤنڈیشن، طبع اوّل ۱۹۹۳ء)

۱۳۔ Newton N, "Battle Between Breast & Bottle" Psychology today, july 1972.

۱۴۔ Haluk Nurbaki, Dr Verses from the Holy Quran and the facts of Science, Translation by Metin Beynam (Indus Publishing Corporation Karachi, 1992.

۱۵۔ طب اور سائنس، حکیم محمد سعید، ہمدرد فاؤنڈیشن، کراچی

۱۶۔ Shahid Ather, (ed) Islamic medicine (Karachi Islamic Publishing House, 1989.

۱۷۔ تفسیر ابن کثیر اردو، علامہ حافظ عماد الدین (لاہور مکتبہ تعمیر انسانیت ۱۹۸۳ء)

۱۸۔ محمد عالمگیر خان، اسلام اور طب جدید۔

۱۹۔ شمس الدین، خواجہ عظیمی، روحانی نماز (کراچی مکتبہ روحانی ڈائجسٹ)

۲۰۔ غلام جیلانی برق، ڈاکٹر، من کی دنیا (لاہور شیخ غلام علی اینڈ سنز، اشاعت پنجم ۱۹۷۷ء)

۲۱۔ Shaid Ather "Health guidlines from qur'an and Sunnah" in Islamic Medicine.

۲۲۔ Hasan Ghaznawi, Islam and medicine edited by Shahid Ather (Karachi, pan-Islamic Publishing House)

۲۳۔ اشرف علی تھانوی، مولانا، المصالح العقلیہ الاحکام النقلیہ، لاہور ۱۹۸۰ء

۲۴۔ طبرانی، بحوالہ حکیم محمد سعید، عرفانستان (کراچی، ہمدرد فاؤنڈیشن پریس، ۱۹۹۳ء)

marfat.com

Marfat.com

۲۵۔ محمد فاروقی کمال، سیرتِ محمد ﷺ۔

۲۶۔ محمد عثمان نجاتی، ڈاکٹر، حدیث نبوی اور علم النفس۔

۲۷۔ مجلہ المسلمون۔

۲۸۔ بچے، ڈاکٹر ڈیری کریں۔

۲۹۔ محمد کمال الدین ہمدانی، ڈاکٹر حکیم سید، اسلامی اصول صحت (علی گڑھ، جی علی الفلاح سوسائٹی ۱۹۸۵ء)

۳۰۔ سپر مین ان دی ورلڈ، محمد مختار شاہ۔

۳۱۔ ''مواعظ قبلہ، الخیر ذوالفقار احمد نقشبندی'' مطبوعہ جھنگ۔

۳۲۔ ''مسواک، اوورل اینڈ ہیلتھ ڈیوائس'' از ڈاکٹر مصطفیٰ الرجائی الجبوری مطبوعہ کویت ۱۹۸۱ء

۳۳۔ ''انجینئر محمد ضیاء صاحب'' ٹورنٹو کینیڈا۔

۳۴۔ طارق محمود چغتائی، حکیم، تعلیمات نبوی ﷺ اور جدید سائنس (علم و عرفان پبلشرز لاہور ۲۰۰۱ء)

۳۵۔ پیرا سائیکالوجی کے آداب۔

۳۶۔ جان کیسٹ کے نظریات۔

۳۷۔ ماہنامہ عصمت۔

۳۸۔ ویکلی فرائیڈے امریکہ۔

۳۹۔ حضور ﷺ دنیا کے سب سے بڑے ماہر نفسیات ہیں۔ محمد انور ...... (کراچی، ادارہ اشاعت اسلام لاہور)

marfat.com

Marfat.com

- حرف حرف خوشبو
- سیرت مصطفیٰ ﷺ اور جدید دور
- سنت نبوی ﷺ اور جدید دور
- تعلیمات نبوی ﷺ اور جدید دور
- اسلام میں مقبولیت اور جدید دور
- بڑے لوگ...... بڑی باتیں

بالمقابل اقبال لائبریری، بک سٹریٹ، جہلم پاکستان

Ph: +92 (0544) 614977 - Mob: 0333-5844622

Marfat.com